ISLAM
BP170
U23
1860

وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ

الحمد للہ کہ از تصنیفات حقائق آگاہ معرفت دستگاہ مولوی شیخ محمد عبید اللہ ادام اللہ فیوضہ کتاب بنظر ولی مانند

تحفۂ حنفی

فقیر محمد ہاشم علی بفرمائش محب باوقار نیکوکار خلیق عجیب و نادر منشی محمد عبد القادر صاحب

بمطبع ہاشمی و امیر طبع شد



بسم اللہ الرحمن الرحیم

شکر اوس پاک ذات کا کس زبان سی ادا ہوسکی کہ جسنی رنگا رنگ خلقت کو پیدا کرکی آدمی کو سب سے اشرف بنایا
اور اوسکو روشن چراغ عقل کا ایسا عنایت فرمایا کہ جسکی وسیلہ سی حق کو ناحق سی جدا کرکی اپنی مالک کے معرفت
حاصل کری اور اگر اس نورانی چراغ کو گرد اور غبار خواہش نفسانی سی بچاکر اسکی روشنی مین طرح طرح کی دینون
اور مذہبون پر نظر کری اور غور اور فکر اور انصاف سی کیہی تو بیشک جہوٹی دینون اور کہوٹی مذہبون سی بیزار
اور سچا دین حاصل کرکی مرضی پروردگار کا مطیع ہوجاوے اور جو کہ بسبب ہونے بنیاد انسان کی غفلت پر جدا ہونا
اس سچی موتی یعنی عقل کا تاریکی نفسانیت سی بہت مشکل ہے ہواسطی بموجب حکمت کاملہ اپنی کی حضرات انبیا
علیہم السلام کو سب کا مرشد اور راہ نما بناکر بہیجا تاکہ دین پاک کو سب گندی دینون سی جدا کرکی عام و خاص کو رہنمای
کرین اور ہر کسیکو شرک اور کفر سی نکال کر مومن اور دیندار بناوین خصوصاً ہماری پیشوا سید المرسلین رحمۃ للعالمین
حضرت احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری جہان کی ہدایت کی لیی بہیجا کہ ہم سبکو باپ اور دادا کے
رسمون کے اندہیری سی نکال کر سیدہی راہ پر ہدایت کی اور مان باپ سی بہی زیادہ مہربانی فرماکر ادنا ادنا نفع اور نقصان
دین اور دنیا کا بتادیا قربان ہون اوس مربی مہربان کی نہ کوئی ایسا ہوا ہی نہوگا اللہم صل وسلم علیہ وعلی آلہ و
ازواجہ واصحابہ اجمعین اسکی بعد کہتا ہی بندہ محمد عبید اللہ بنا منشی گوئی مل متوطن قصبہ بانپل کا کہ یہہ فقیر اپنے
مین اپنی باپ کے جیتی جی گرفتار دین بت پرستی کا تہا اتنی مین رحمت الہی نی ہاتہہ پکڑ کر کہینچا یعنی دین اسلام کے
خوبیان اور ہندؤن کی دین کی قباحتین میری دل پر کہل گئین اور دل و جان سی دین اسلام کو اختیار کیا اور اپنی
آپ کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان بردارون مین گن لیا اور پہر دوبارہ عقل خداداد نی مشورہ دیا

ہ دین اور مذہب کے تحقیق مین کہ ہمیشہ کا آرام یا ہمیشہ کا عذاب اسی پر موقوف ہی غفلت کرنا اور بی تحقیق صرف باپ
ور دادا کی رسم سی گمراہی کی جال مین پہنسی رہنا کمال نادانی ہی پس یہہ خیال کرکی مشہور اور رواجی دینون کا
حال دریافت کرنی لگا اور بدون رعایت کسی دین کے ہر مذہب مین فکر اور خوض کیا ہندون کی دین کو بخوبی تحقیق کیا
وراونکی بڑی بڑی پنڈتون سی گفتگو کی اور دین نصاری کی اعتقاد کو بخوبی معلوم کیا اور دین اسلام کی کتابین
بھی دیکھین اور عالمون سی بات چیت کی اور سب دینون کو بنظر انصاف بغیر لگاو کسی دینکی سوچا اور خوب چھانا
سب کو غلطی اور گمراہی پر پایا سوای دین اسلام کی کہ خوبی اسکی اچھی طرح ظاہر ہوگئی پیشوا اس دین کی جناب
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی خوبیون اور اخلاق کی ساتھہ موصوف ہین کہ زبان اوسکی بیان سی
عاجز ہی اور اعتقادیات اور عبادات اور معاملات اور اخلاق جو اس دین کی اندر ہین جو کوئی معلوم کرتا ہی خود بے
جان لیتا ہی سبحان اللہ کیا ہی دین ہی کہ کوئی بات اسکی ایسی نہین ہی کہ جسمین معبود حقیقی کیطرف توجہ نہو الحاصل
اللہ کی عنایت سی حق اور ناحق مانندن اور رات اور اوجالی اور اندیری کی جدا جدا ہوگیا ہر چند کہ بہت مدت
سی دل ساتھہ نور اسلام کی منور اور مونہہ ساتھہ کلمہ شہادت کی معطر تھا لیکن نفس اور شیطان نی غیر وارام
دنیای بی بنیاد کی زنجیرون مین جکڑ رکھا تھا اور مدت تک حال ظاہری رسوم کفری خراب رہا آخر جذبہ توفیق الہی
کا بزبان حال فرمانی لگا کہ اس گوہر بی بہا کو کب تلک پردہ کی صدف مین اور اس عطر راحت آفرا کو کہان تک
حجاب کی صندوقچہ مین رکھی گا اس موتی کو گلی کا ہار بنانا ہی چاہئی اور اس عطر کی خوشبوی فائدہ اوٹھانا
چاہئی آخر علمای عامل نی بہی فتوا دیا کہ دین اسلام کو چھپانا اور لباس اور وضع کفار کا رکھنا جہنم کو پہنچانا
سو الحمد للہ کہ سن بارہ سو چوالیسہ ۱۲۴۴ ہجری مین دن مبارک عید الفطر کی آفتاب اسلام اس فقیر کا ابر حجاب سی نکلکر
جلوہ گر ہوا اور بہای مسلمانون کی ساتھہ عید گہ کی نماز ادا کی فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ
اور مدت سی یہہ خیال تھا کہ واسطی فایدہ عام کی بیان حقیقت دین اسلام اور ملت منود مین کچھہ لکھا جاوی کہ
جو کوئی صاحب عقل انصاف کے نظر سی دیکھی حق اور باطل اوپر کھل جاوی سو الحمد للہ کہ سن بارہ سو اڑسٹھہ ۱۲۶۸ ہجری
مین یہہ رسالہ مختصر مسمی بتحفۃ الہند تمام ہوا اور لودہیانہ کی چھاپہ خانہ مین چھاپا گیا لیکن چونکہ اسمین بعضی
الفاظ اور عبارات مشکل تھی اور ہر کسی کی سمجھہ مین نہ آتی تھی اور حالات عجیبہ بعضی بزرگون کی جیسی برادر مکرم
شیخ عبد القادر صاحب وغیرہ کہ بعد طبع اس رسالہ کی دولت اظہار اسلام کو پہنچی تھی اسمین درج کرنی منظور تھی
سو باشارہ بعضی یاران صمیمی مثل مولانا و اولانا جناب مولوی شیخ محمد حسین صاحب متوطن قصبہ بنت اور شفیق رفیق
جناب پیر احمد صاحب متوطن پور قاضی اور جناب فضیلتمآب حافظ محمد اسمعیل صاحب متوطن قصبہ جہنجانہ وغیرہم کی اس کتاب کے

بعضی مشکلات کو آسان کرکی اور بعضی عبارات بدون فوت ہونی مطلب کے کم زیادہ کرکی اور بعضی مضمون اور قصے عجائب کے خوبی اونکی دیکھنی سی علاقہ رکھتی ہی اسمین شامل کرکی مطبع مصطفائے دلی مین باہتمام مصدر اخلاق مجمع اشفاق فرید عصر وحید زمان محمد حسین خان صاحب سلمہ الرحمن کہ علوم دین کی ترویج مین بہت مصروف رہتی ہین سنہ بارہ سو بہتر ہجری مین بار دیگر بہزار صحت مطبوع ہوا تہا جو کہ نسخہ قلیل طبع ہوئی تہی اور طالب اوسکی کثیر تہی بقول شخصی یک نا رصد بیمارت برادر محمد عبد القادر نے کہ خبلی اوصاف صفحہ ۱۴۱ مین مذکور ہین اپنی فرمایش سی مطبع ہاشمی باہتمام محمد ہاشم علی کے سنہ ۱۲۷۷ ہجری مین ماہ روم بہزار صحت الفاظ و حروف مطبوع کرایا اور یہہ رسالہ مرتب ہی چار باب اور ایک خاتمہ پر

پہلا باب اعتقاد کی بیان مین **دوسرا باب** عبادت مین **تیسرا باب** معاملات **چوتہا باب** ہندون کی اعتراضون کی جواب مین **خاتمہ** بیچ بیان خوبیون دین اسلام کے آپ دانایان صاحب شعور سی امیدوار ہون کہ تعصب اور طرف داری کو ایکطرف کرکی بدون رعایت کسیکی اس کتاب مین غور اور فکر سی نظر کرین جب حقیقت حال کہلجاوی تو حق کی قبول کرنی اور ناحق کی چہوڑنی مین دیر نفرماوین اور صرف باپ اور دادا کی پیروی سے گمراہی کی جنگل مین آوارہ نرمین خیال کرنا چاہئی کہ حق تعالی نی گو ہر شخص چراغ عقل کا آدمی کو صرف اپنی پہچان کی لئی بخشا ہی تو اس صورت مین لازم ہی کہ دین کی اختیار کرنی مین کسیکی تقلید کا گرفتار نرہی بلکہ جسطرح دنیا کی کامون مین کہ جلد فنا ہونیوالی ہی کمال فکر اور دور اندیشی کی ساتہہ کاروبار کرتا ہی اور جس صورت مین تہوڑا سا نقصان اپنا جانتا ہی تو اوس صورت مین کسی اپنی اور بیگانی کی نہین سنتا ویسی ہی بلکہ زیادہ اوس سی دین کی کامون مین بہی کہ اوسکا فائدہ ہمیشہ رہنی والا ہی نہایت تحقیق اور خوض بجالاوی اور اندہون اور باولون کی طرح دین کی راہ مین نہ چلا جاوی بہاں تک غفلت اور نادانی سی ہمیشہ کی عذاب مین گرفتار ہووی ؎ غم دین خور کہ غم غم دین است ٭ ہمہ غمہا فروتر ازین است ٭ غم دنیا مخور کہ بیہودہ ہست ٭ ہیچ کس در جہان نیاسودہ ہست ٭ اکثر ہندون کو کہتی سنا ہی کہ اپنا دہرم اگرچہ ری سمان یعنی رانی کی دانہ برابر اور دوسرے کا دہرم پربت سمان یعنی پہاڑ کی برابر ہو جب بہی اپنا دہرم نہ چہوڑنی لیکن تعجب یہہ ہی کہ یہہ قاعدہ صرف دین اور دہرم کے مقدمہ مین جاری کرتی ہین اور دنیا کی اکثر کامون مین بزرگون کی پیروی کا خیال نہین ہوتا یعنی اگر کسیکا باپ اور دادا مفلس اور خوار اور محتاج اور گمنام ہووی تو اولاد کو ہرگز یہہ لحاظ نہین ہوتا کہ باپ اور دادا کی متابعت کرکی دولتمندی اور نام آوری کو چہوڑ دین بلکہ جسطرح بن پڑی مال و دولت کی حاصل کرنی مین نہایت محنت اور کوشش کرتی ہین اور دین کے امر مین ہر چند کہ اپنی مذہب کا ناحق ہونا اور دین اسلام کا حق ہونا سورج کیطرح روشن ہووی اوسوقت جہوٹا عذر بزرگونکی پیروی کا پیش لاتی ہین سبحان اللہ اس عقل و شعور کو کیا کہا چاہئے سوا ایسے

اسکی کہ ان لوگون نی دنیا کو بڑی دولت اور عاقبت کو ناچیز سمجھہ رکھا ہی حال آنکہ موجب مذہب ہندون کے
ہی بلکہ تمام دین والونکی نزدیک دنیا کا عیش و آرام عاقبت کی نعمتون کی اگی کچھہ حقیقت ہی نہین کہتا ہے
دنیا ہیچست و کار دنیا ہمہ ہیچ ۔ ای ہیچ زہر ہیچ در ہیچ ہیچ ۔ اللہ تعالی فرماتا ہی وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا
لَهْوٌ وَّلَعِبٌ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۔ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۔ یعنی اور یہہ دنیا کا جینا تو یہی ہی جی بہلانا
اور کہیلنا اور پچھلا گہر جو ہی سو یہی ہی جینا اگر یہہ سمجھہ رکھتی ہون اور مطلب کے شروع سی پہلی کتنی التماس سچے
خدمت دکھنی والون اس رسالہ کی کرتا ہون **پہلا التماس** ہندون کی بزرگونکی روایات اور حکایات کہ اس
کتاب مین لکھی گئی ہین ایسی اور بہت قصے انکی پوتھیون مین موجود ہین یہان تہوڑی سی بطور نمونہ کی لکھی
گئی لیکن وقت گفتگو اور مناظرہ کی بعضی ہندو بعضی اون حکایات سی صاف انکار کرجاتی ہین اور اکثر اہل
اسلام کہ انکی کتابون سی واقف نہین ہین اوسکی جواب مین چپ ہوجاتی ہین اسواسطی مناسب یہہ ہے کہ وقت
گفتگو کی اول سر سے بدون اظہار قصد بحث اور مناظرہ کی اون حکایات کو ہندو سی پوچھا جاوے تو صاف
سچ کہدینگی جب سے اقرار کرلین پھر جو گفتگو منظور ہی سو کرین اور اکثر ہندو کہ اپنی مذہب سے بہی واقف نہین ہین
اسواسطی بہی اون باتون سی انکار کردیتی ہین **دوسرا التماس** جس جگہہ کہ اس کتاب مین کوئی برا کام ہندونکے
بزرگون کی نام منسوب ہے اوسپر یقین نہ کرین کیونکہ احتمال ہی کہ شاید انکی بزرگون مین بعضی اشخاص مقبول
بارگاہ الہی ہون اور یہہ باتین کہ اونکی نسبت انکی پوتھیون مین لکہی ہین صرف جہوٹ ہون اور ہوسکتا ہی کہ
اس ملک مین حق تعالی کیطرف سی بعضی نبیا بہی مبعوث ہوی ہون لیکن بہرحال جسدن سے حضرت خاتم النبیین
سید المرسلین محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوی ہین پچھلی دین سب منسوخ ہوگئی (یعنی کی ہون) **تیسرا التماس** جب کبی ہندو
سی دین کے بات مباحثہ کرنا منظور ہو تو اوسمین یہہ بات منظور نظر عالی رکہین کہ سچی دین کے حقیقت اور خوبی ظاہر
ہوجاوے اور بہولا ہوا ہدایت پاوی اور مباحثہ سی کوئی غرض نفسانی یا لقلقہ زبانی منظور نہو اور گفتگو مین نرم کلامی
کو اختیار کرین اور غصہ ظاہر نکرین بلکہ اگر دوسرا سخت کلام کری آپ صبر کرین اور اونکی بزرگون کو حقارت اور گالی
گلوچ سی یاد نکرین کہ اسمین کچھہ فائدہ نہین بلکہ کئی طرح کا ضرر متصور ہی **چوتھا التماس** اس کتاب مین بعضی
فصلونکا مطلب موقوف ہی بعضی فصلون دوسری پر سو چاہئی کہ اول سی آخر تلک ترتیب وار اس کتاب کو بغور
ملاحظہ فرماوین **پانچوان التماس** اکثر حکایات اور قصص کو مبنی مختصر کرکی لکہا ہی تاکہ کتاب دراز نہوجاوے لیکن اصلی مطلب
کم ہونی نہین یا اسبات کو مضر مقصد جانین **چھٹا التماس** غرض اس رسالہ کی تصنیف سے فقط یہ نہین ہے کہ ہندو ہی
بلکہ واسطی فائدہ مسلمان بہائیونکی اکثر مسایل ضروری دین اسلام کی بہی اسمین بیان ہوی ہین چاہئی کہ جو شخص اہل علم

اسکی مضمون سی واقف ہون دوسری مسلمانونکو کہ ان پڑہی ہین اسکی مضمون سی واقف کرین انشاء اللہ تعالی تو اب عظیم پاوینگی اور اس کتاب مین ایسے عمدہ مسایل ضروری بیان ہوئی ہین کہ خوب اونکی دیکہنی سی تعلق رکہتی ہی **ساتوان التماس** اس کتاب مین بعضی جگہہ پر واسطی ضیافت طبع ناظرین کی گفتگوی ظرافت امیز بہی کی گئی ہی اس گستاخی کو معاف فرماوین اور جہان کہین حکایات ہنود مین بیان فسق وفجور وغیرہ کا ہی ایسی مضمون کو عورتون کی بہری مجلس مین نہ سناوین **آٹہوان التماس** درود شریف پڑہ کر اس مسکین کے حق مین اور میری استادون اور دوستون اور ساری مسلمان مرد اور عورتون کی حق مین دعا فرماوین کہ حق تعالی بطفیل حبیب اپنی کی دنیا اور اخرت کی عذاب سی محفوظ رکہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ جب کوئی شخص اپنے بہائی مسلمان کی واسطی دعا کرتا ہی تو فرشتہ کہتا ہی کہ تیری واسطی بہی ایسا ہی ہو **مثنوی** بماند سالہا این نظم وترتیب ✣ زما ہر ذرہ خاک افتد بجای ✣ غرض نقشی ست کز ما یادماند ✣ کہ ہستی را نمی بینم بقای ✣ مگر صاحبدلی روزی برحمت ✣ کند در کار این مسکین دعای ✣ **نوان التماس** اس کتاب مین اگر کہین خطا معلوم ہو اصلاح فرماوین **دسوان التماس** پر ظاہر ہی کہ دنیا مین اگر ہزار ہا برس عمر پائی آخر ایک دن ضرور دنیا کو چہوڑنا ہی پڑی گا سو سب بہائی مسلمانونکو چاہئی کہ موت کو یاد رکہین اور آسایش جہان گذران کو چہوڑین اور عاقبت کی سفر کا توشہ درست کرین اور اوقات اپنی بیچ ادای نماز وروزہ وغیرہ عبادات مالی وبدنی اور بجاآوری تمام احکام شرع شریف کے خرچ کرین اور تلاوت قران شریف باہمی اور مطالعہ کتب اور استماع وعظ اور کثرت تسبیح اور استغفار اور درود مین مشغول ہین اور خدا کی مخلوق کو امر معروف اور نہی منکر کرتی رہین اور واسطی تہذیب اخلاق کے مضمون کتاب احیاء العلوم اور کیمیای سعادت ومنہاج العابدین وغیرہ پڑہتی سنتی رہین اور اتباع سنت نبوی کو ہر چیز پر مقدم رکہین کہ اس زمانہ مین خصوص اس زمانہ مین کہ اکثر لوگون نی سنت کو بدعت اور بدعت کو سنت سمجہہ رکہا ہی اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِي فَلَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيدٍ یعنی جو کوئی میری سنت کو مضبوط کر کی پکڑی جو وقت مین کہ میری امت بگڑ جاوے تو اوس شخص کے لئی سو شہید کا ثواب ہی سو چاہئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وعدہ کو سچا سمجہکر سب سنتون کی زندہ کرنی مین خصوص اپنی اولادونکی نکاح مین بہت سی کیا کرین اور بیاہ وغیرہ رسوم بد شادی وغیرہ سی دور کرین اور موت کو یاد رکہین اور جو علمای نفسانی اور طالب دنیا ہون اونکی بات پر اعتماد نہ رکہین اور اپنی دنیا کی سب کام مین مثلا بیاہ شادی مرنی وغیرہ مین اتباع سنت نبوی کو ہاتہہ سی نہ چہوڑین اور جو رسم باپ دادا کی سنت نبوی سی ثابت نہو اوسکو ترک کرین اور حضرت کی اہلبیت اور اصحاب اور جمیع اولیاء اللہ اور تمام صلحا سی محبت رکہین والسلام علی

من

من اتبع الهدی **باب پہلا اعتقاد کی بیان مین** اس مین اٹھہ فصلین ہین **فصل پہلے**
خدا یتعالی کی پہچان مین ہم سب مسلمان اسبات پر یقین رکہتی مین کہ پیدا کرینوالا اور مالک ساری جہان کا ایک
ہی اللہ وسکا نام پاک ہی کوئی اوسکا شریک نہین کیونکہ اگر کئی حاکم دنیا کی ہون تو جہان کا بندوبست بگڑجاوے
اور سب بڑائیان اور کمال اوسیکو ہین اور وہ سب عیبون سی پاک ہی کیونکہ عیب و الا لایق خدا ہونی کی نہین
ہوتا اور وہ کسی کام مین کسیکا محتاج نہین نہ کسی جن اور آدمی کا نہ کسی فرشتہ کا کیونکہ جو خود دوسری کا محتاج
ہو تو ساری جہان کا پیدا کرنا اور سب کے حال کی خبر رکہنی اور سب کے فریاد سُنی اور سب کو رزق پہنچانا اور سب کے
حاجت روا کرنی اوس سی کیونکر ہوسکی اور سب اللہ کے محتاج ہین کوئی چیز کسی وقت مین اوس سی بی پروا نہین
ہر کسیکو ہر وقت مین اوسیکطرف حاجت ہی اور خدای تعالی ہر وقت مین ہر چیز کو جانتا ہی خواہ وہ چیز اندیری
مین ہو خواہ اوجالی مین خواہ زمین پر خواہ آسمان مین خواہ پہاڑ کی چوٹی پر خواہ سمندر کی تہ مین اور ازل سی ابد
تک ہر چیز کا احوال جسطرح جسوقت جس مکان مین جو کچہہ گذرا اور گذریگا خدای تعالی کو سب معلوم ہی یہانتک
کہ ہر کسی کی دلکی بہید بہی جانتا ہی کسواسطی کہ اگر کسی چیز کو نہ جانتا تو لائق خدای کی نہوتا اور اوسکا جاننا آدمیون
اور جنون اور فرشتون کی جاننی کی مانند نہین ہی کیونکہ ان سب کو جو کچہہ معلوم ہوتا ہی سو اللہ تعالی کے
بتلانی سی معلوم ہوتا ہی اور عقل اور حواس کی وسیلہ سے معلوم ہوتا ہی اور کسیوقت مین کوئی چیز معلوم ہوتی
ہی کسیوقت مین نہین معلوم ہوتی ہر وقت مین ہر چیز نہین معلوم ہوتی اور حق تعالی کو سب کچہہ آپہی سی بغیر بتلانے
کسی کی اور بغیر وسیلہ عقل اور حواس کے معلوم ہی اور ہر چیز کو ہر وقت جانتا ہی اور ہر چیز کو ہر وقت بدون انکہون
کی دیکہتا ہی کوئی چیز کسیوقت مین اوسکی نظر سی باہر نہین یہان تک کہ اندیری رات مین چینوٹی کی پانو کو
بہی دیکہتا ہی اور سب کچہہ بغیر کانون کی سنتا ہے یہان تک کہ چینوٹی کی پانو کی آواز بہی سنتا ہی اور ہر کام پر
قدرت رکہتا ہی جو چاہی سو کری فقط اوسکی ارادی سی اور ایک حکم کُن سی سارا جہان پیدا ہوا ہی اور چاہی
ایک حکم سی سب کو فنا کردی اور جو کسی کام کو نکر سکتا تو خدا ہی کی لائق نہوتا اور اوسکی قدرت ایسی نہین جیسی
آدمیون اور جنون اور فرشتون کی قدرت ہی کسواسطی کہ یہہ سب اللہ کے محتاج ہین اپنی کچہہ نہین کرسکتی اور انکی قدرت
ضعیف کسیوقت مین چلتی ہی کسیوقت مین نہین چلتی اور اللہ تعالی کی قدرت قوی ہر وقت چلتی ہی اور خدای تعالی
نی نہ کسیکو جنا ہی اور نہ کسینی اوسکو جنا اور نہ کسی کا بہای ہی اور نہ کسی سی ناتا رکہتا ہی غرض کہ خدا تعالی کی مانند اور کوئی
چیز نہین ہے خدای تعالی بیچون اور بیچگون اور بی شبہ و بی نمون ہی اور جو کوئی کہی کہ خدا یتعالے کا انکہونسی دیکہنا
تو اس جہان مین ثابت نہین ہوا پہر تمنی خدای تعالی کو کسطرحسی پہچانا ہی سو اوسکا جواب یہہ ہے کہ ہمنے

ے من تبع الہدی کا ہی
اسکی معنی مین ہوسکا
ہے

اللہ تعالی کو اوسکی مخلوقات کو دیکھکر پہچانا ہی مثلاً رنگی ہوی کپڑی کو دیکھکر رنگریز کو جان لیتی ہین کہ ایک شخص اسکا رنگنی والا ہی اور خط کو دیکھکر اوسکی لکھنی والیکو پہچان لیتی ہین کہ ایک شخص اسکا لکھنی والا ہی کیونکہ بنا لکھنی والی کی لکھنا نہین ہوسکتا اور تخت کو دیکھکر برہمی کو پہچان لیتی ہین کہ کوی شخص کاریگر بنانی والا ہی پہر آدمی اس سب مخلوقات مثلاً زمین آسمان چاند سورج ستاری خاک پانی ہوا آگ درخت دریا پہتر لکڑی حیوان انسان بادل مینہہ پہول پہل گرمی سردی خشکی تری بیماری تندرستی وغیرہ کو دیکھکر انکی پیدا کرنیوالی کو کیونکر نہین پہچانیگا دوسری ہم کسی کام کا ارادہ کرتی ہین اور وہ کام اکثر اوقات ہماری خواہش کی موافق نہین ہوتا پہر ہماری اوس مراد کو کون پلٹ دیتا ہی سو وہ پلٹ دینی والا خدا تعالی ہی اور آدمی یہہ خیال کرکی تہوڑی سی مدت کی آگی اسکا نام اور نشان دنیا مین نتہا پہر پہلی منی کا قطرہ ہوا اوس سی آدمی بنا یہہ کسنی بنا دیا کر جانتا ہی کہ اپنا بنانی والا آپ ہی تو یہہ خیال کری کہ اسوقت مین کہ موجود ہی اپنی بدن پر یہہ ایک بال نہین پیدا کرسکتا پہلی کہ اسکا نام اور نشان نتہا اپنی آپ کو کیونکر پیدا کرلیا ہوگا سو معلوم ہوا کہ اسکا پیدا کرنیوالا یہہ آپ نہین کوئی اور ہی سوا اسکی پرمیشور ہی خدا ہی جسنی سب کچہہ پیدا کیا اور اگر آدمی اللہ تعالی کی مخلوقات کو بدیدہ غور و فہم دیکھا کری تو اللہ تعالی کی وجود کی شناخت خوب حاصل ہو اور بموجب دین ہندوؤنکی خدا تعالی کی ذات مین اختلاف بہت ہی چنانچہ کچہہ بیان اسکا ہی باب کی ساتوین فصل مین آویگا انشاء اللہ تعالی اوپر بیان یہان یہی ہوتا ہی جاننا چاہی کہ ازروی دین ہندوؤنکی خدا دو طور پر ہی ایک نرگن یعنی جسکو کچہہ صفت نہین دوسرا سرگن یعنی صفتون والا اور کہتی ہین کہ نرگن اوسوقت ہوتا ہی جب تمام مخلوقات فنا ہوتی ہی اور اوسکی احوالت کا بیان کچہہ نہین ہوسکتا اور سرگن اوسوقت ہوتا ہی جب اسکا پیدا کرنیکا ارادہ ہوتا ہی اور مایا جنبش ہوتی ہی تو تین گن یعنی رج اور ست اور تم اوسمین ظاہر ہوتی ہین رج کی جہت سی برہما کی صورت مین ظاہر ہوکر خلقت کو پیدا کرتا ہی اور ست کی جہت سی بشن کے صورت مین ظاہر ہوکر خلقت کو پالتا ہی اور تم کی روی مہادیو کیصورت مین ظاہر ہوکر خلقت کو فنا کرتا ہی اور مفصل یہہ بیان اس باب کی ساتوین فصل مین ہوگا انشاء اللہ تعالی تو گویا برہما اور بشن اور مہادیو یہہ تینون دیوتی بقول ہندوؤن کی مظہر اور نائب خدا بلکہ ایک خدا کی تین خدا اور بالکل حاکم اور مختار ساری جہان کی ہین اسمقام مین ایک بات کو سمجہنا چاہی کہ اول تو سوای اللہ کی اور کوئی جہان کا مختار ہی نہین اور نہ خدا کا منقسم ہونا جائز ہی اور اگر فرض کیا جاوی کہ یہہ تینون نائب خدا اور مختار کل ساری جہان کی ہین تو عقل سلیم کی نزدیک نہایت ضروری کہ یہہ تینون عاول اور منصف اور ایسی صفتون سی موصوف اور بری صفتون سی پاک

ہون لیکن ہندون کی دین سی ان تینون کی اوصاف ایسی ظاہر ہوتی ہین کہ جو شخص کہ بہت ہی کم عقل ہو وہ بہی
انکی بیعقلی پر ہنسی چنانچہ اوسمین سی بہت ہی کم بطور نمونہ کی لکہی جاتی ہین **مہابہارت** مین لکہا ہی کہ
اکثری منی کی جورو بہت نیک تہے یہہ تینون یعنی برہما بشن مہادیو اوسکی عصمت مین رخنہ ڈالنی کو اوسکی دروازہ
پر بہیکہ مانگنی گئی وہ بیچاری بہیکہ دینی کو باہر آئی یہہ صاحب فے مانی لگی کہ ہم کیا بہوکہی ہین کہ ایسی بہیکہ لینکی
بان اگر ہمکو اپنی گہر مین لیجاکر اورننگی ہوکر ہمکو کہلانا کہلاوی تو ہم ٹہیری رہین وہ بیچاری اپنی خصم سی اجازت
لیکر ان تینون کو اپنی گہر مین لیگئی جب کہانا کہلانی لگی اوس عورت کی انکی بدن پر پانی چہڑکا یہہ تینون
چہوٹی لڑکی بن گئی انتہی اس سی معلوم ہوا کہ یہہ تینون بدمعاش اور دغاباز اور رشوت پرست اور عاجز
ایسی ہتی کہ ایک عورت کی جادو سی لڑکی بن گئی بہلا ایسا شخص کہین خدا اور نائب خدا اور دنیا کا مالک
ہوسکتا ہی اور **مارکنڈ مہاتم** اور **پدم پوران** مین لکہا ہی کہ ایکدفعہ اندر دیوتا مہادیو کی درشن کو
کیلاس پربت پر گیا وہان جاکر کیا دیکہتا ہی کہ ایک شخص بدصورت سرخ چشم بڑی بڑی دانتون والا بیٹہا ہی
اندر نی اوس سی پوچہا شو کہ شو یعنی مہادیو کہان ہی اوسنی اندر کی بات کا کچہہ جواب ندیا بلکہ سخت کوئی سی
پیش آیا اندر نی خفا ہوکر اوسکی گردن پر گرز مارا وہ گرز اوسیوقت راکہہ ہوگیا اندر حیران رہگیا اور حقیقت مین وہ
شخص بدصورت آپ ہی مہادیو تہا مہادیو نی چاہا کہ اندر کو جلاکر راکہہ کرڈالی اتنی مین برہسپت کہ ساری دیوتاؤنکا
پیرومرشد ہی وہان حاضر ہوا اور اندر کی سفارش کرنی لگا اور بہت عاجزی سی اندر اور برہسپت نی مہادیو کو
بہت سراہا تب مہادیو نی اندر کا گناہ معاف کیا اور کہا کہ جو تمہاری مراد ہی مجسی مانگو ان دونون نی کہا
کہ ہم یہہ چاہتی ہین کہ یہہ غصہ کی آگ تمہاری آنکہون مین بہڑک رہی ہی اسکو دابیجی مہادیو نی کہا کہ یہہ
آگ دب نہین سکتی لیکن مین اسکو کہین اور جگہہ پر پہینک دیتا ہون پہر مہادیو نی اوس غصہ کی آگ کو سمندر مین
جہان گنگا ندی ملتی ہی وہان پہینک دیا وہ آگ وہان پڑتی ہی ایک لڑکی کی صورت بن گئی اور اوس لڑکی نے
رونا شروع کیا اوسکی آواز کی ہیبت سی زمین اور آسمان مین بہونچال پڑگیا برہما وہان آیا سمندر نی برہما کی تعظیم
بجالاکر اوس لڑکی کو برہما کی گود مین رکہدیا اور کہا کہ اسکا نام آپ ہی رکہہ دیجی اوس سعادتمند لڑکی نی برہما کی ڈاڑہی
ایسی زور سی پکڑی کہ برہما کی آنکہون سی جل یعنی پانی نکل پڑا چونکہ اوسوقت برہما کی آنکہون سی جل نکلا تہا اوس
لڑکیکا نام جلندہر رکہا اور شکر دیوتا کو کہ ساری دیتون کا گورو ہی بلاکر کہا کہ جلندہر کو سب دیتون کا راجا بنادی اور
برندا نام عورت سی کہ کالنیمی دیتون کی سردار کی بیٹی سی اوسکا بیاہ کردی شکر نی موجب حکم برہما کی ہیطو کیا
اور جلندہر اوسیوقت جوان قوی ہیکل بن گیا اور زمین کی ساری راباؤن اور بہادرون سی زیادہ تہا کہ کوئی

دیت اور دیوتا اوسکی مقابلہ کا نہ تہا تب اوسکو بہت سا کبر اور غرور پیدا ہوا اور اندر کو سرگ سی نکال دیا اسبات
سی ساری دیوتاون نی غمناک ہوکر یہہ حال برہما سی عرض کیا برہما نی اونکو بشن کی پاس بہیجا بشن کو
جلندہر کا ہلاک کرنا منظور ہوا نارد دیوتا کہ بشن کا دل ؟ ہا اوسی بشن کا یہہ ارادہ دریافت کرکی یہہ سوچا
کہ جلندہر بغیر مہادیو کی اور کسیکی ہاتہہ سی مارا نہین جاویگا پہر نارد نی حسلہ کیا کہ جلندہر سی جاکر کہا کہ سب
اسباب بادشاہت کا تیری گہر مین موجود ہی لیکن پاربتی مہادیو کی جورو کہ نہایت خوبصورت ہی جبتک وہ تیرے
ہاتہہ مین نہ آوی تو کچہہ لطف نہین ہی جلندہر نی مہادیو سی پاربتی مانگی لیکن نہ ملی تب لڑای کا قصد کیا چنانچہ
مہادیو اور اونکی صاحبزادی جلندہر مین سخت لڑای ہوئی برہما اور بشن اور تمام دیوتا مہادیو کی مدد کو پہنچی پر جلندہر
کی اگی سب عاجز ہوئی پہر بشن نی اپنی دلمین سوچا کہ برندا جلندہر کی جورو بہت نیک اور جبتک اوس کے
عصمت مین خلل نہ آویگا جلندہر نہین مریگا پہر بشن نی اپنی آپ کو جلندہر کی صورت بناکر اوسکی جورو سی فعل بد کیا
اس حیلہ سی اوسکا جت توڑ دیا تب جلندہر مہادیو کی ہاتہہ سی مارا گیا جب برندا جلندہر کی جورو کو بشن کا یہہ فریب
معلوم ہوا اوسنی بشن کو سراپ یعنی بددعا دیکر کہا کہ تو پتہر بن جا بشن اوسکی سراپ سی پتہر بن گیا جسکو سالگرام
کہتی ہین اور گنڈکا ندی مین جاپڑا چنانچہ اب اوس ندی مین سی پتہرون کو لاکر پوجتی ہین القصہ برندا جلندہر
کی جورو اس غم سی اگ مین جلکر راکہہ ہوگئی اور اوسکی راکہہ سی تلسی کا درخت جم آیا چونکہ بشن نی برندا کی وصل سے
بہت مزا لوٹا تہا اور برندا پر عاشق ہوگیا تہا اوسکی جل مرنی سی بہت اداس ہوا اور بیتاب ہوکر اوسکی بہسم یعنے
راکہہ پر آبیتہا اور بیقرار ہونی لگا دوسری دیوتاون نی یہہ حال دیکہکر تلسی کے پتی اوسکی سر پر رکہی چونکہ تلسی بہی
بشن کی معشوقہ کی راکہہ سی ظاہر ہوئی تہی اوس سی بشن کی دل کو تسلی ہوی چنانچہ اب تلک جو لوگ بشن کو پوجا
کرتی ہین سالگرام پتہر کو بشن کا روپ سمجہہ کر پوجتی ہین اور تلسی کی پتی اوسپر چڑہاتی ہین یہہ قصہ مختصر اتمام ہوا اس
داستان سی معلوم ہوا کہ جناب مہادیو صاحب بڑی خوش اخلاق ہی کہ باوجودیکہ مہمان کی خاطرداری میزبان
پر لازم ہوتی ہی اندر اونکی زیارت کو گیا اوسکو جہڑک کر بیعزت کردیا کیا خوب کہا ہی کسی شاعر نی فرد بیت ترش
روی برای دفع صد مہمان بس است ۔ چین ابرو چوب دربان بس است صاحب خانہ را ۔ اور عاجز اور مغلوب الغضب
ایسی تہی کہ اپنی غصہ کی آگ کو روک نہ سکی اور برہما ایسا عاجز تہا کہ ایک لڑکی سی اپنی داڑہی چہوڑا نہ سکا بلکہ چشم
پر آب ہوا اور بشن نی دغا اور زنا کیا اور ایک عورت کی عشق مین عاجز اور بیقرار ہوا اور اوسکی بددعا سی پتہر بن گیا
چنانچہ اب تلک تلسی کی پتی سالگرام پر رکہکر اوسکی پوجا کرتی ہین یہہ اوس کی زنا کی نشانی ہی کہ ہندون کی
عبادت مین داخل ہی اور نارد نی کہ بشن کا دل ہی جلندہر کو بہکا کر مہادیو کی عورت کا سوال کروایا ۔

بیچاری مہادیو کی عزت کو بٹا لگایا اور برہما اور بشن اور مہادیو یہہ تینون کہ بقول انکی ساری جہان کے مالک
و مختار ہین ایک جلندہر کی قتل کرنی سی عاجز ہوگئی پہر ایسی فریبی نفسانی اور عاجز تھضون کو نائب خدا بلکہ خدا
اور مختار کل سمجھنا محض جہالت اور ضلالت ہی اور سوای بدبختی ازلی کی کیا تصور کیا جاوی اور سنو کہ انکی بعضی
اہل تواریخ لکھتی ہین کہ ایکبار پاربتی مہادیو کی بیوی بٹنا ملکر نہانی لگی اور اپنی بدن کی میل سی ایک پتا بیٹا
بنایا جسکا نام گنیش ہی اور اوسکو گہر کی دروازہ پر بٹہایا تاکسی کو اندر نہ جانی دی اتنی مین مہادیو باہر سی
آئی گنیش نی اونکو اندر جانی سی منع کیا مہادیو نی خفا ہوکر اوسکا سر کاٹ کر دور پہینکدیا پاربتی اوسکی غم
سی بہت روی اور کہنی لگی کہ اوسکو زندہ کرو مہادیو نی ہرچند گنیش کی سر کو تلاش کیا کہین نہ ملا ناچار ایک ہاتہی
کا سر کاٹ کر گنیش کی جسم سے ملاکر زندہ کردیا اور اوسکو یہہ بر یعنی انعام دیا کہ جو کوئی شخص کچہہ کام کیا کریگی پہلی
تیرا نام لیوی اور جو کوئی کسی دیوتا کی پوجا کریگی پہلی تیری پوجا کرلی تب اوسکی وہ پوجا قبول ہوا اس سی بہی
مہادیو کا ظالم اور ناقص العلم ہونا ثابت ہوا پہر ایسا شخص خدا اور مختار کل کیونکر ہوسکی اور شو پوران مین
لکہا ہی کہ سب سی پہلی بشن کی ناف سی کنول کا پہول نکلا اوسمین سی برہما پیدا ہوا برہما اور بشن اپسمین جہگڑنی
لگی برہما نی کہا تجکو مینی پیدا کیا ہی بشن نی کہا مینی تجکو پیدا کیا ہی اتنی مین آسمان سی ایک دہوان ظاہر ہوا
اوس دہوئین مین سی برہما کو خطاب ہوا کہ تو برہما اور یہو بشن ہی جسکی ناف سی کنول نکلا اور اوس سی تو ظاہر ہوا اب
تو خلقت کو پیدا کر جب برہما نی اوس دہوین کیطرف غور سی نگاہ کی تو اوسمین سی ایک لنگ یعنی آلت نظر آئی
برہما ہنس کے شکل بنکر اوس لنگ کے پیمایش کی لئی اوپر کو اوڑا اور بشن سور [illegible] پاتال کو گیا دس ہزار برس تک
دونون دوڑی گئی پر اوس لنگ کا انتہا نہ پایا بس برہما نی جان لیا کہ میرا مالک اور پیدا کرنیوالا یہی ہی اوسوقت
سی اوس لنگ کی پوجا شروع کی کہ آج ملک ہوئی ہی اس سی معلوم ہوا کہ برہما اور بشن ایسی جاہل تہی کہ اپسمین
جہگڑنی لگی اور ہر کوئی اپنی اپکو دوسریکا پیدا کرنیوالا جاننی لگا اور پہر برہما نی اپنی خالق کو پہچانا تو اسطرح
پہچانا کہ ایک بڑی الت کو بسبب درازی اوسکی کی اپنا خالق سمجہہ لیا اور دونو ملکر اوس آلت کی مقدار
دریافت کرنی سی عاجز ہوگئی اور الت کل دریافت کرنا اور اوسکی ناپنی مین اہتمام کرنا عقلمندون کا کام نہین
بلکہ مسخرون اور بڑی بیجاؤن کا کام ہی غرض ایسی شخصونکو مظہر خدا بلکہ خدا کہنا محض گمراہی ہی اور طرفہ تر
یہہ ہی کہ بعضی شاستروں مین ان تینون کی بیجو لکہی ہی چنانچہ پدم پوران مین لکہا ہی کہ برہما اہنکار یعنے
منکبر اور مہادیو کا مائر یعنی شہوتی ہی ایک بشن پوتر یعنی پاک صاف ہی اور اوسی کتاب مین لکہا ہے کہ
کہ بشن نی جلندہر کی جورو سی زنا کیا سبحان اللہ پوتر ایسا ہی چاہئی اور سکندہ پوران مین

لکھا ہی **اشلوک** بشنو درشن ماتری نی سوُدرُدہ پرجا پتی + سوُدرُدہاتُ نندسُتے ہوتر نرن یافت
وادرشن + یعنی بشن کی درشن سی شودر یعنی مہادیو خفا ہوتا ہی اور مہادیو کی خفگی سی بلاشک بڑی دوزخ مین
جاتا ہی اور **بیدانت** شاستر کہ بقول انکی سب شاستروں سی افضل ہی اوسمین یون لکھا ہی کہ ابدیا یعنی
نادانی کا سُتبندہ یعنی پوند خدا ہی ہوا سب مخلوقات بن گئی یعنی معاذاللہ خدا نی آپ کو جیو یعنی حیوان
سمجھہ لیا اور بقول **سانکھہ** شاستر کی جہان کا پیدا ہونا خدا ہی نہین بلکہ پرکرتی سی ہی چنانچہ اسکا بیان ساتوین
فصل مین ہوگا انشاءاللہ تعالی اور بقول **میمانسا** شاستر کی بہی خدا خالق نہین ملک پیدا ہونا جہانکا کرم
یعنی اعمال سی جانتی ہین اور بعضون کی نزدیک کال یعنی زمانہ سی پیدا ہونا جہان کا ہی اور بعضون کے نزدیک
سبہاؤ یعنی خاصیت سے ہی غرض خلاصہ انکی اکثر شاستروں کا یہہ ہی کہ خدای تعالی خالق کسی چیز کا نہین ہے
سبحان اللہ عجب بات ہی کہ اللہ صاحب کو جو سب کا مالک ہے محض معطل اور بیکار جانتی ہین اتنا نہین بوجہتی
کہ اگر اللہ تعالی معطل ہو تو ساری جہان کی خبر کون رکہی اور بقول انکی خدا تعالی کا ہونا اور نہونا برابر ہوا اور
خدا ہی کسیکو کچہہ نہ نفع پہنچی نہ نقصان پہر اوسکی خدا ہونی سی کیا فائدہ اور لوگونکو بُری کامونسی بچانا اور
اچہی کامون کا کرنا کچہہ ضرور نہوا کیونکہ جو ساری جہانکا مالک ہے وہ تو بقول انکی کچہہ کرتا ہی نہین نہ نیکون
کو جزا دیوی نہ بدونکو سزا پہر کسیکو اوسکا خوف کیا رہا اور کسیکو اوس سی امید کیا رہی اور دوسرے جانا چاہیے
کہ خدا تعالی کا پہچانا بدون پہچانی اوسکی مخلوق کے نہین ہوسکتا کیونکہ جو کاریگر انکہونسی نہ دیکہا
ہو تو اوسکی کام کو دیکہہ کر اوسکا پہچانا ہوتا ہی اسیطرح خدای تعالی کا دیکہنا آنکہونسی اس جہان مین بات
نہین ہوا آخر اوسکی مخلوقات کو دیکہکر پہچانا گیا ہی پہر جبکہ کوئی چیز اوسکی پیدا کی ہوئی ہو تو اوس کو
پہچانی کسطرح اور عجب یہہ ہی کہ جو ساری جہانکا مالک و انا بینا شنوا خالق مدبر حی قیوم ہی
اوسکو معطل جانتی ہین اور جہانکا پیدا ہونا سمجہتی ہین پرکرتی سی جو بقول انکی اندہی اور بیعقل ہی چنانچہ
اسی باب کے ساتوین فصل مین اسکا مذکور ہوگا انشاءاللہ تعالی یا سمجہتی ہین کرم سی جو فاعل اوسکی مخلوقات
ہین اور وہ انکا فعل ہی یا سمجہتی ہین کال یعنی وقت سی جو وہ بہی بے شعور اور بیجان ہی اور خدا پاک سی
نادانی کی نسبت کرنی اور اسیکو جہان کی پیدایش کا سبب سمجہنا بلکہ حیوان کو خدا کہنا کیسی نادانی ہی
معاذاللہ اگر خدا نادان ہو تو جہان کا کام کسطرح چلی کوئی نادان خدا کو نادان نہکہی گا یہان منصفون
سی امید انصاف ہی کہ بغور تمام قیاس فرماوین کہ بموجب ہماری دین کی اللہ صاحب کے صفتین کسطور پر
بیان ہوئی ہین اور بموجب دین ہندون کے

کیا کچہ

کیا کچھہ بیان واسی بتاسی ہی ہماری نزدیک اسد تعالی ایسا علیم ہی کہ ہروقت ہر چیز کو جانتا ہی اور ہندون
نی اوسکی ساتھہ نادانی کا پیوند جائز رکھا ہماری نزدیک سب کا خالق اور نفع نقصان بخشنی والا سوا خدا کی اور
کو جانا شرک ہی اور ہندون نی خدا کو معطل مے تہیرایا استغفر اللہ استغفر اللہ الہی ہماری ہزار ہزار توبہ اور پناہ
تیری اہبات سی کہ ہم بجہہ عالم الغیب والشہادۃ سی نادانی کی نسبت کرین یا بجگہ معطل سمجہین اور سوا تیری کسی اور
کو جہانکا پیدا کرنیوالا اور نفع نقصان بخشنی والا سمجہین اور سوا تیری اوسی خوف اور امید رکہین ای پروردگار
توہی ہی سبکا مالک اور خالق اور زندہ کرنیوالا اور مارنی والا اور عزت دینی والا اور ذلت دینے والا
اور جزا دینی والا اور سزا دینی والا تو جو چاہی سو کری کوئی تیرا شریک نہین سب تیری
بندی اور تیری آگی عاجز ہین اگر ہندو ہمقام مین اس اعتراض کا یہہ جواب دین کہ بعضی عبارت بید اور شاستر
کی سی معلوم ہوتا ہی کہ خدا تعالی سب کچھہ جانتا اور بغیر کانون کی سنتا اور بغیر آنکہون کی دیکہتا اور خلقت کو
پیدا کرتا ہی اور مہابہات کی آدرپ یعنی پہلی باب مین حقتعالے کی صفت مین یون لکہا ہی کہ برہما اور مہادیو اور
بشن اور اندر سب کو اوسی پیدا کیا ہی اور وہ ہمیشہ ہی اور موکا اور فنا نہین ہوتا اور سب جگہہ محیط ہی اور کریم بخشندہ
اور ضعیفون کو قوی کرنیوالا ہی سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ یہہ بہی تو تمہاری (ہی) بید اور شاستر ہی ثابت ہوا ہی کہ
خدا کچھہ نہین کرتا چنانچہ ابہی اسکا بیان گذرا ہی اور مفصل بیان اسبات کا اسباب ساتوین فصل مین دیکہہ لو
تو یہہ خلاف تمہاری ہی دین مین ہوا پہر جن شاسترون سی خدا کا معطل ہونا ثابت ہی اگر تم اونکو مردود سمجہو
تو البتہ یہہ بات تمہاری قابل سماعت ہو اور تم سب شاسترون کو وت یعنی حق کہتی ہو سیو اسطی یہہ التزام تمپر باقی رہا اور
تمہاری اکثر شاسترون کا خلاصہ تو یہی ہی کہ خدا خالق نہین ہی اگر کوئی ایک آدہا قول اسکی برخلاف ہوا تو کیا
ہوا اور دوسرے انکی دین مین لکہا ہی کہ جب کوئی شخص باغی اور متکبر سرکشی شروع کرکی دیوتا وغیرہ کو تکلیف دیتا ہے
تو خدا یتعالی ایک مکل اختیار کرتا ہی یعنی ایک جسم مین اوترتا ہی اسواسطے اوسکو اونار کہتی ہین سو بعضی کہتی ہین
کہ چوبیس مرتبہ خدا نی جسم اختیار کیا ازانجملہ دس اونارون کو بہت اشرف جانتی ہین اور کہتی ہین کہ اون مین سی
چار اونار ست جگ کی زمانہ مین ہوی ہین پہلا مچہہ اونار کہتی ہین کہ سنکا سرویت برہما کی چارون بیدون
کو چراکر لیگیا اور سمندر مین غائب ہوا برہما نی لاچار ہوکی بہگوان سی عرض کیا بہگوان نی مچہلی کیصورت
اختیار کرکر سمندر کی تہ مین جاکر سنکہاسر دیت کو مارکر بیدون کو اوس کی پیٹ سی نکالکر برہما کی حوالہ کیا
دوسرا کچہہ اونار کہتی ہین کہ دیوتاون نی پرودہ رتن نکالنی کی لی چاہا کہ سمندر گودنی کی طرح
بلووین مندراچل نام پہاڑ کی رئی اور باسک ناگ کی اوس مین رسی ڈالکر سمندر کو بلونی لگی مندراچل

۱۲ یعنی جاننی والا سبکا اور
۱۳ نظری یعنی ایسی جاننا کہ کسی کی مدد نہ چاہی اور
۱۴ اوس کی کوئی برابری نہ کرسکے
۱۵ یعنی ہمیشہ ہمیشہ سی ہوا
۱۶ ہندوان کے ایک دیوتا کا نام
۱۷ دوہرا یعنی دو بار کہا
۱۸ یعنی بقول بقول ہندوان
۱۹ ہندوان کے ایک دیوتا کا نام
۲۰ ایک بڑی سانپ کا نام
۲۱ ہندوان کے ایک دیوتا کا نام

پہاڑ جو بہت گران تہا پاتال کو چانی لگا دیوتا اوسکو سنبال نہ سکی لاچار ہوکر بہگوان سی عرض کیا بہگوان نی آپ
کچہوہ کی صورت پر ہوکر اوس پہاڑ کی نیچی اپنی پیٹہہ رکہی تب دیوتاؤن نی حسب دلخواہ چودہ رتن سمندر سی نکالی
اور وہ چودہ رتن یہہ ہین امرت یعنی امجیات ہلاہل یعنی زہر بدہرا یعنی شراب لچھمی یعنی لچشن کے جورو کامدہیہ
گای سپت مکہی یعنی سات موہنہ والا گہوڑا سورج کی سواری کا چندرما یعنی چاند زنبہا پاتر یعنی عورت ناچنی والی
جو اندر کی آگی مجرا کرتی ہی کلپ برچہ یعنی درخت جو سرگ مین ہی کوستبہ منی یعنی جواہر دہنتر بید نام طبیب
کای آبرایت نام فیل دہنک یعنی کمان جو بشن کی ہاتہہ مین ہی ستلہہ جسکو ہندو لوگ پوجا مین بجاتی ہین
تیسرا بارہ اوتار کہتی ہین کہ ایک دیت ساری زمین کو معہ ساکنان زمین کی بوریہ کیطرح پر لپیٹ کر پاتال
کو لیگیا بہگوان خوک کی صورت اختیار کر کی پاتال مین جا کی اوس دیت کو مار کی زمین کو اوسکی ماتہہ سی چہوڑالایا
چوتہا نرسنگہ اوتار کہتی ہین کہ ہرن کسپ دیت نی لوگون سی کہا کہ تم میری عبادت کرو پر پلاد اوسکا
بیٹا خدا پرست تہا ہرن کسپ نی لوہی کا ستون آگ مین سرخ کر کی ارادہ کیا کہ پرہلاد کو اوس سی باندہے
بہگوان نی اوسوقت ایسی جانور کی شکل پر کہ آدہا کلا بدن اوسکا شیر کا اور آدہا پچہلا بدن اوسکا انسان کا تہا
ظاہر ہوکر ہرن کسپ کو ہلاک کیا اور کہتی ہین کہ تین اوتار تر تیا جگ مین ہوی ہین **پہلا باون اوتار**
کہتی ہین کہ بہگوان نی بموجب التماس دیوتاؤن کی بقدر باون اوتگی کی جسم اختیار کر کی راجا بل کو کہ
بہت عادل اور خوش خصال تہا چہل یعنی مکر کی ساتہہ سلطنت سی خارج کیا چنانچہ اس چہل یعنی مکر کو
بہگوان کی مناقب مین داخل کرتی ہین **دوسرا پرسرام اوتار** کہتی ہین کہ راجا سہسر باہو چہتری نی
جمدگن برہمن پرسرام کے باپ کو کہ اوسکا حریف تہا قتل کر دیا بہگوان نی کہ اوسکا بدلا لینی کو جمدگن کی گہر
پیدا ہوا تہا ایک پیر ہاتہہ مین لیکر ایک خون کی ندی ساری جہان کی چہتریون کو قتل کر ڈالا اور چہتریون کا
تخم جہان مین نچہوڑا اور اون مقتولون کی عورتون سی برہمنون نی جماع کیا اونسی جو اولاد باقی رہی
وہی اب کہتری اور چہتری کہلاتی ہین **تیسرا رامچندر اوتار** کہ واسطی قتل راون دیت کی راجا
دسرت کی گہر تولد ہوا اور سیتا رامچندر کی بیوی کو راون دیت چرا لیگیا رامچندر نی ہنومان کی مدد سے
اوسکو ہلاک کیا اور اپنی بیوی کو چہوڑا لایا اور بالمیک کے رامایں مین لکہا ہی کہ شورپ نکہا راون کی بہن
نی رامچندر سی اپنا بیاہ کرنا چاہا رامچندر نی کہا کہ میرا بیاہ ہو لیا ہی میری بہای لچھمن کا نہین ہوا تو
اوسکی پاس جا جالانکہ لچھمن کا بیاہ بہی ہو چکا تہا اور مخفی لچھمن سی کہلا بہیجا کہ اس عورت کی ناک اور
کان کاٹ لی لچھمن نی ویسا ہی کیا کہتی ہین کہ اسی سبب سی راون اور رامچندر مین فساد برپا ہوا تہا

اور

اور لکھا ہی کہ راجہ چندر نی کہ عوام الناس اور برہمنون کو قتل کیا اور اپنی بیوی کو راون سی چھوڑا کر پھر اپنی گھر مین داخل کیا وہ اس سبب سے ایسا ناپاک ٹہیرا کہ اجودہیا کی لوگ اوس سی پرہیز کرنی لگی اور دو اوتار دوا پر جگ مین ہوئی ہین **ایک کرشن اوتار** کہتی ہین کہ بہگوان نی واسطی قتل کنس نام متہرا کی راجا کی تا بسندیو کی گھر دیوکی کی پیٹ سی کہ کنس کی چچیری بہن تہی تولد ہو کر کنس کو قتل کیا اور حکومت متہرا کی راجا کرسین کو دی کہتی ہین کہ اس اوتار نی عورتون سی بہت ہنسی اور کہیل کیا ہی **دوسرا بودہا اوتار** اور وہ آدمی کیصورت صندل سی تراشی ہوی اتبک جگن ناتہہ مین موجود ہی جب پورانی ہو جاتی ہی پہر نئی بنا دیتی ہین کہتی ہین کہ جو کوئی ساری عمر مین اوس مورت کا درشن کرلی اوسکی تمام عمر کی گناہ عبادت بن جاتی ہین اور اس مقام مین ہندو ایک دوسرے کی جہوٹی سی پرہیز نہین کرتی اور کہتی ہین کہ ایک اوتار آخر زمانہ کلجگ مین سنبل شہر مین وشن دت برہمن کی گہر پیدا ہوگا جسکو کلکے اوتار کہتی ہین اور حلانچ ہین کہ اوسکی ہونی سی تمام خلقت کہ کلجگ کی تاثیر سی بگڑ گئے ہوگی پہر درست ہو جاوی گی اور ست جگ کا زمانہ شروع ہوگا فقط خلاصہ مذہب ہنود کا پیچ بیان شناخت حق تعالی کی پورا ہوا اب ذرا انصاف کرنا چاہئی کہ اول تو خدای تعالی کا ظاہر ہونا کسی حیوان کی جسم مین درست ہی نہین کیونکہ جسم حیوانی اول نطفہ اور مضغہ ہو کر ماکی پیٹ مین رہتا ہی اور خون حیض کہاتا ہی اور پہر ومان ہی براہ معہود دہ پیدا ہوتا ہی اور پہر بہوکہہ پیاس نیند اور قضا حاجت وغیرہ حادثات کا پابند اور عاجز ہوتا ہی اور ایسی باتون سی حضرت کی قدوسیت مین فرق آتا ہی اور پہر ایسی جسمون مین اوترنا کہ صورت نہایت کریہی جیسی خوک وغیرہ اور پہر جسم انسانی مین آکر ظلم اور فسق اور فجور اور دغابازی اور عجز اور جہالت اور شہوت پرستی اور نفسانیت کے کلام کرنی جیسی اوپر بیان ہوی ہین اور لکڑی کی جسم مین اوترنا یہہ باتین تو اللہ کی شان سے نہایت ہی بعید ہین بہلا یہہ سب باتین کہ ہندون کی دین مین ہین عقل اور قیاس کے نزدیک مستحسن ہین یا وہ باتین مستحسن ہین کہ بموجب دین ہماری کی حق تعالی کی شناخت مین مذکور ہوی ہین جو لوگ کہ تہوڑی سی بہی عقل رکہتی ہین اس بیان کو سنکر وہ بہی سمجہہ جاوینگی کہ دونون دینون مین کونسا سچا ہے

دوسرا فصل فرشتون کی بیان مین ہماری مسلمانون کی نزدیک فرشتی اللہ کی بندے ہین نوری پیدا ہوی نہ مرد ہین نہ عورت نہ کچہہ کہاتی ہین نہ پیتی اللہ کا ذکر اونکی زندگی ہی اور پاک ہین گناہ نہین کرتی جس جس کام پر اللہ نی قایم کردیی اوس پر قایم ہین کبہی اللہ کی نافرمانی اور فساد نہین کرتی اور گنتی اونکی سوای اللہ کی کوئی نہین جانتا اور خدای تعالی نے

اونکو بہت قوت اور زور دیا ہی اور ہندؤن کی دین سی فرشتونکا حال کچھہ نہین کہتا ہے مگر کہتی ہین کہ ایک قسم
مخلوقات کی دیوتی ہین اور وے مرد بہی ہین اور عورت بہی جنکو دیوتی اور دیویان کہتی ہین اور جانتی ہین کہ دنیا
کی کام اونکی تابع ہین اندر دیوتا سرگ کا راجا مینہہ برسانی والا یم راج یعنی عورت دہرم رای نرک کا داروغہ خلقت
کا انصاف بعد مرنی کی کرنیوالا نارد دیوتا بش کا دل چتر گپت مصدی دفتر نویس لوگونکی اعمال
لکہنی والا برہسپت دیوتا سب دیوتاؤن کا گورو اور سوامی انکی اور بہت دیوتی ہین اور سالگرہ شالیگرام ہین
لکہا ہی کہ دیوتی آٹہہ قسم پر ہین پراجاپتی ایندر پتر گاندہرپ رچہ
راچہس براسمے پتیاچ اور ہین دیوتاؤن کو سب سی افضل جانتی ہین ایک برہما
دوسرا بشن تیسرا مہادیو اور ان تینون کو نائب خدا بلکہ ایک خدا کی تین خدا جانتی ہین اور بید پوران
ہین لکہا ہی کہ تین دیویان سب دیویون سی افضل ہین اور ان تینون دیوتاؤن کی مددگار ہین ایک
مہا کالی کہ مہادیو کی مددگاری وطن اوسکا منگ لاج مغرب کیطرف ایک کراچی بندر کی اور ظہور اوسکا کالیگڈہ
اور جوالامکہی وغیرہ اٹہتالیس کوس ہین کلیسر سے جامنڈا تلک دوسرے مہالچہمی کہ بشن کی مددگار
وطن اوسکا بندر ساحل متصل مزاپور کی اور ظہور اوسکا چاندی اور سونی وغیرہ مال و دولت ہین تیسرے
سارسوتی کہ برہما کی مددگاری وطن اوسکا کشمیر اور ظہور پہوہ کی نزدیک نہر کی صورت ہین اور کہتی ہین کہ ان
تین دیویون سی تو کروڑ دیویان موجود ہوی ہین اور کہتی ہین کہ دیوی دیوتی کہاتی پیتی بہی ہین چندی
پاٹ سی معلوم ہوتا ہی کہ چنڈی دیوتی شراب پی ہی اور دیوتاؤن کا پاک ہونا گناہ اور فساد اور خدا کے
نافرمانی سی شرط نہین جانتی کیونکہ بقول انکی دیوتاؤن سی ایسی بری کام صادر ہوی ہین کہ ادنی ہر عاقل کو
عار آتی ہی چنانچہ کچھہ بیان اسکا انشاء اللہ تعالی اسباب کی چوتہی فصل مین برہما کی تعریف مین آویگا اور
مہابہارت کی آدیپرب مین لکہا ہی کہ راجا اپرچر شکار کی لی گیا اور جنگل مین اپنی بیوی کو یاد کیا تو اوس کے
منی نکل پڑی راجا نی اوس نطفہ کو ایک پتی مین رکہکر باز کی ہاتہہ اپنی بیوی کی پاس بہیجدیا راہ مین ایک
اور باز اس پتی کو طمعہ سمجہکر اس باز سی آپٹا پتی مین سوراخ ہوگیا راجا کا نطفہ وہان سی نکلکر پانی مین ایک
مچہلی کی موہنہ مین جا پڑا اور یہہ مچہلی ایک اپسرہ یعنی بہشت کی عورت تہی کہ برہما کی دعا سی مچہلی بن گئی تہی
الغرض بعد دس مہینہ کی ایک مچہوی نی اس مچہلی کو پکڑ کر جب شکم چاک کیا ایک لڑکا اور ایک لڑکے
اوسکی پیٹ سی نکلی مچہوا اونکو راجا اپرچر کی پاس لیگیا راجا نی اوس لڑکی کو اپنا بیٹا بنا کر رکہا اور لڑکے
مچہوی کو دی دی اوسنی اوس لڑکی کا نام ستوتی رکہا جب جوان ہوی نہایت صاحب جمال اور راست گو تہی

اور اوسکی

۱ نام شہر کہ کوہ ہندوکش پر ہی ۲ نام شہر کہ کوہ ہندوکش پر ہی ۳ نام شہر کہ کوہ ہندوکش پر ہی ۴ نام شہر کہ کوہ ہندوکش پر ہی
۵ نام شہر کہ کوہ ہندوکش پر ہی ۶ نام شہر کہ کوہ ہندوکش پر ہی

اور اوسکی بدن سی مچھلی کی بو آتی تہی اسواسطی اوسکو مچھہ گندہ بھی کہتی تہی اوسکی باپ نی ایک چھوٹی کشتی
اوسکی حوالہ کی اور وہ مسافرون کو بدون لینی مزدوری کی دریا سی پار کیا کرتی ایک بار پراشر رکہنہ وہان
آپہنچا اور اوس لڑکی پر عاشق ہوا جماع کا قصد کیا لڑکی نی کہا کہ برہمن وغیرہ جب ہمکو اس فعل بد مین دیکہینگی
کیا کہینگی پراشر نی ایسا منتر پڑہا کہ ابر ظاہر ہوا اور اندہیرا ہوگیا اوسنی لڑکی کا ہاتہہ پکڑا لڑکے نی کہا مین کنواری
ہون میری بکارت زائل ہوجاوی گی تو فضیحت ہوگی پراشر نی کہا تیری بکارت پہر بدستور ہوجاوی گی اور تو
مجہی کچہہ اور بہی مانگ لڑکی نی کہا میری بدن کی بدبو دور ہوجاوی پراشر نی دعا کی اوس کی بدن سی
ایسی خوشبو آنی لگی کہ ایک جوجن یعنی چار کوس تک پہیچتی تہی پہر اوس کا نام جوجن گندہا مشہور رہا القصہ اوس
مستجاب الدعوات شہوت پرست نی اوس ستونتی سی جماع کیا اور اوسکی نطفہ سی اوسیوقت ایک لڑکا پیدا
ہوا اور جلد جوان ہوا اور جنگل کو عبادت کی لی چلا گیا اور اپنی مان سی کہہ گیا کہ وقت مشکل کی مجکو یاد کرنا
اور اوس لڑکی کا نام بید یاس ہی یعنی بید کو جدا جدا کرنیوالا کہتی ہین کہ بید کو چار حصی اوسنی کیا ہی جب
اوس لڑکی سی اوس مچھوہ وغیرہ نی پوچہا کہ تیری بدن سی خوشبو کیسی آتی ہی اوسنی کہا یعنی ایک عابد
مستجاب الدعوات کو دریا سی پار کیا تہا اوسنی میری حق مین دعا کی یہہ اوس کی برکت ہی چنانچہ پہر اس لڑکے
کا نام جوجن گندہا رکہا گیا اتفاقا ایک راجا اس لڑکی پر عاشق ہوا اور اوسکی باپ سی اوسکو چاہا اوسنی کہا
ایک شرط سی تجکو دیتا ہون کہ اسکی اولاد تیری ولیعہد ہو راجا نی یہہ منظور نہ کیا اور وزیر سی کہا کہ مناسب
نہین ہی کہ میری ایک بیٹا گنگا کی پیٹ سی موجود ہو اوسکی ہوتی ملاح کی اولاد کو حکومت اور ریاست سپرد
کردن لیکن راجا کی دل مین عشق کی آگ بدستور بہڑک رہی تہی راجا کی بیٹی نی جو گنگا کی پیٹ سی پیدا ہوا
تہا اور نام اوسکا بہیکہم تہا اس حال سی واقف ہوکر ستونتی کی باپ کی پاس آکر اس عہد سی کہ ستونتی کے
اولاد صاحب ریاست ہو ستونتی کو ملاح سی لیکر اپنی کردن پر اوٹہا کر لایا باپ کی حوالہ کی اوس سی دو بیٹے
پیدا ہوئی راجا کی مرنی کی بعد ستونتی کا بڑا بیٹا حاکم ہوا اوسکی بعد چہوٹا بیٹا سندیپ بیٹہا بہیکہم نی بندر
کی راجا کی دو بیٹون کو زبردستی سے پکڑ لاکر اوسسے بیاہ دین لیکن اوسکی اولاد نہوی جب مرگیا ستونتی نے
بہیکہم سی کہا کہ تیری بہائی کی دو جورؤین موجود ہین تو اوسنی صحبت کرتا کہ نسل باقی رہی بہیکہم نی منظور
نہ کیا آخر اوس یہہ بات ٹہہری کہ ستونتی نی بید یاس کو جنگل سے بلا کر فرمایا کہ تو اپنی بہائی کی بیویون سی
جماع کرتا کہ اولاد باقی رہی یاس نی منظور کیا پہلی ایک عورت کی پاس گیا اوسنی یاس کی صورت
دیکہی بال سرخ اور سیاہ اوبجہی ہوئی آنکہین مشعل دار رہی اور مونہہ سرخ وہ عورت دہشت مین آگئی

آگئی اور آنکھین بند کرلین بیاس نی اوس سی جماع کیا اور اپنی مان سی کہا کہ اس عورت سی لڑکا پیدا ہوگا
صاحب نصیب زور آور عقلمند بادشاہ لیکن اس عورت نے مجھکو دیکھہ کر آنکھین بند کرلین وہ لڑکا اندھا ہوگا چنانچہ
اوس سی راجا دہرتراشٹ پیدا ہوا کہ اندھا تھا پھر بیاس مو جب حکم ستونتی کی دوسری عورت کے پاس گیا بیاس
کی صورت سی اوس عورت کو ایسی دہشت ہوئی کہ رنگ زرد ہوگیا بیاس نے اوس سی جماع کیا اور کہا کہ
اس عورت کا رنگ میری دہشت سے زرد ہوگیا اسکا بیٹا پانڈ یعنی سفید رنگ زردی آمیز ہوگا اس عورت سے
راجا پانڈ پیدا ہوا پھر ستونتی نی اسی عورت کو بیاس سی جماع کروانا چاہا اس عورت نے بیاس کے ڈرانی صورت کے سبب سے
اپنی باندی کو اپنی پوشاک پہرا کر بیاس کے خدمت مین حاضر کیا اوس باندی نی بیاس کی بہت تعظیم کی بیاس
نی اوس سی جماع کیا اوس سی راجا بدر پیدا ہوا ایک روز راجا پانڈ شکار کی لئی باہر گیا جنگل مین ایک برہمن
اور اوسکی بیوی ہرن کیصورت اختیار کرکی جماع کر رہی تھی راجا پانڈ نی اوسکی تیر مارا اوسنی راجا کی حق مین
بد دعا کی کہ تو جب جماع کریگا ہلاک ہوجاویگا راجا پانڈ نی گھر مین آکر اپنی عورتون سی یہہ قصہ کہا اور کہا کہ مین
اب جماع نہین کرسکتا اور یعنی سنسکار سے کہ لاولد بہشت مین نہین جاتا پھر اپنی جورو کنتی سی کہا کہ جسطرح ہوسکی
میری لئی اولاد حاصل کر پس کنتی نی کہین کہین سی تین بیٹی حاصل کی ایک جدشٹر دوسرا بھیم تیسرا ارجن اندر دیوتا سی
جو دہرم یعنی خیر و صلاح بگانی جوروی مشغول ہو تو ادہرم یعنی شر و فساد کیا کچھہ کریگا دوسرا پہیم پون
دیوتا سی تیسرا ارجن اندر دیوتا سی راجا پانڈ اسبات سی خوش ہوا اور کہا جیسی تونی اولاد حاصل کری ہمیطرح مادری کی لئی بہی اولاد حاصل کر اور مادری اسکی دوسری جورو تھی چنانچہ اسنی کمار دیوتا سی دو
بیٹی مادری کی پیدا ہوی ایک نکل دوسرا سہدیو اور یہہ پانچ پانڈو کہلاتی ہین کہ اس دیوت بیعزت
کی اولاد ہین سبحان اللہ بہشت کے داخل ہونیکا بہی سبب ہے کہ اولاد ولد الزنا حاصل کری گویا انکی دین مین
بہشت کی کنجی زنا ہی اور ان پانچون کی ایک جورو تھی دروپدی نام سات سات دن ہر ایک بہای اپنی اپنی
نوبت پر اوس کی کامرانی کرتا تھا اور اوسی کتاب کی آدیپرب مین لکھا ہی کہ بہیکم اپنی ماندر یعنی سوتیلی ماں
ستونتی سی کہنی لگا کہ ایک عابد تھا اوسکی جورو کا نام تھا ایک روز اوس عابد کا بہای برہشپت دیوتا اوسکی
جورو کی جماع کرنیکو آیا اوسنی کہا مجھکو تیری بہای سی حمل ٹہیر رہا ہی اور اوسکا لڑکا جو میری پیٹ مین ہے
بید پڑہتا ہی اور سانہی تیرا نطفہ ٹہیر جاویگا برہشپت شہوت کی غلبہ کو ضبط نکر سکا اور اوس سی صحبت
کرنی لگا جب نطفہ کرنی لگا وہ لڑکا پیٹ مین ہی بولا کہ میری جگہہ کو تنگ مت کر برہشپت نے کچھہ نمانا اور
تخم ریزی کی اوس بچہ نی اپنا قدم آگی بڑہا کر بچہ دان کا موہنہ بند کیا اور برہشپت کا نطفہ ضایع کردیا

برہسپت نی خفا ہوکر کہا کہ تونی میرا عیش بیزہ کردیا مین بہکو ان سی چاہتا ہون کہ تو بادر زاد انہا ہو چنانچہ
اوسکی دعا قبول ہوئی لڑکا اندہا ہی پیدا ہو سبحان اللہ ایسی زنا کار شہوت پرست کی دعا مین زنا کی وقت مین
کیون نہ قبول ہون بالقصہ وہ لڑکا عالم بیدخوان ہوا ایک عورت حسن جمال اوسکو جورو ملی گوتم نام ایک بیٹا اور
سوای اسکی اور کئی بیٹی اوسکی پیدا ہوئی پر اوسکی عورت اوس سی راضی نہتی ایک روز خاوندنی عورت سی سب
دلگیری کا پوچہا اوسنی ننگی گذران کی بیان کی خاوندنی کہا تو مجہکو چہترلوین کی پاس بہیجدل کہ کچہہ دونسی مانگ کر
تجہکو دون عورت خفا ہوکر بولی کہ مین مانگا ہوا مال نہین چاہتی اور آج سی مین تیری گہر کا انتظام نہین کرنی
گی تو جو چاہی سو کر خاوندنی کہا آج سی مین ایسا قاعدہ ٹہیراؤنگا کہ کوئی عورت سوای ایک خاوند کی دوسرا خاوند نکری
اور جو کری تو دنیا مین رسوائی اور عاقبت مین عذاب ہمیشہ کا پاوی عورت یہہ سنکر خفا ہوئی اور لڑکونکو کہا کہ
اوسکو دریا مین ڈالدو لڑکون نی اپنی باپ کو تختہ سی باندہ کر گنگا ندی مین بہادیا اور وہ وہان پہنچا جہان جاہل
نہا رہا تہا راجا اوسکو اپنی گہر لیگیا اس ارادہ سی کہ اوسکی جورو مین اس کا بیٹا سی اولاد حاصل کرین اور اپنی ایک
جورو کو اسکی پاس جانیکا حکم دیا اوس عورت نی اندہی کی نزدیکی سی کنارہ کیا اور اپنی جگہہ دالی کو بہیج دیا اوس
دالی کو اوس اندہی سی گیارہ بیٹی حاصل ہوئی اندہی نی اونکو بیدپڑہایا پہر راجا نی اپنی دوسری عورت اوس پاس
بہیجی اندہی نی اوسکی بدن پر ہاتہہ رکہا اور کہا تیری ایک بیٹا زور آور پیدا ہوگا وہ عورت اوسیوقت حاملہ ہوئی اور
ایک لڑکا پیدا ہوا کیون نہو ایسی نیک بخت پرہیزگار کی بچن قول نہلا خالی جاتی ہین بہیکہم نی کہا اسطورا چہی
نیک چہتری برہمنون سی پیدا ہوتی رہی ہین اور اوسی کتاب کی اوپر سب مین لکہا ہی کہ بشوامتر نی بہت
بہت عبادت کی اندر دیوتا ہولناک ہوا کہ مبادا یہہ شخص کثرت عبادت سی میری منزل یعنی بہشت کا راج
لی لی ایک عورت پشرہ کو بہشت سی بہیجا اوس عورت نی اپنی ناز و کرشمہ اور رقص و نغمہ سی بسوامتر کو اپنی
صحبت مین مایل کیا اور عبادت سی باز رکہا جاننا چاہی کہ عبادت سی سٹانا شیطان کا کام ہی اور اوسی کتاب
کی اوپر ب مین لکہا ہی بیشم پاین نی راجا جنمیجہ سی کہا کہ راجا اپرچہہ ترک دنیا ہوکر عبادت کرنے لگا
اندر دیوتا نی اوسکو طرح طرح کی باتون سی فریب بکر عبادت سی سٹا دیا اور اوسی کتاب مین لکہا ہے
کہ ایک دفعہ اندر دیوتا اور چندرمان دیوتا دونون آپس مین گوتم رکہہ کی بیوی پر عاشق ہوی ان دونون مین
سی ایک نے مرغ کی صورت پر بنکر آدہی رات کو آواز بلند کی گوتم رکہہ نی جانا کہ مرغ بولنا ہی صبح ہوگئی
جلدی سی اوٹہہ کر نہانی کی لی گنگا پر گیا گنگا نی کہا کہ ابہی بڑی رات ہی نہانی کا وقت نہین ہوا گوتم
رکہہ گہر مین آیا کیا دیکہی کہ چندرمان دیوتا دروازے پر کہڑا ہوا نکہبانی کر رہا ہے

اور اندر دیوتا اوسکی جورو کی ساتھہ جماع کررہا ہی گوتم نی خفا ہوکر مرگ چھالا یعنی ہرن کی کہال چندرمان کی ماری
اور سراپ یعنی بدوعا کی کہ اسکا دونغ تمام عمر تیری بدن پر رہیگا اوسیوقت سیاہی کا دونغ چندرمان کی بدن پر پڑگیا
اور یہہ سبب ہی کہ چاند مین نظر آتی ہی اوسیکا نشان ہی اور اندر خوف سی بہاگ گیا گوتم رکہہ نی اندر کو سراپ دیا کہ تو نی
ایک فرج کی واسطی یہہ محنت اوٹہائی تیری بدن پر ہزار فرجین ظاہر ہوجاوینگی چنانچہ اوسیوقت اندر کی بدن پر ہزار
فرج ظاہر ہوگئین اندر اوسکی شرم سی چھپکر تالاب کی درمیان کنول کی جڑ مین جا چھپا قصہ کوتاہ بعد مدت دراز
کی بشن کی مہربانی سی وہ فرجین کہ اندر کی بدن پر تہین آنکہہ کی صورت پر بدل ہوگئین تب اندر وہان سی باہر
نکلا اور سرگ کو گیا مقام غور کا ہی کہ چاند ہندون کا معبود اور اندر بقول اونکی بہشت کا راجا ان دونون کی بدن
پر بقول اونکی اب تک زنا کا نشان موجود ہی یعنی چاند مین سیاہی اور اندر کی ہزار آنکہہ اور جیسا ایسی تہی کہ دونو ملکر
ایک عورت سی زنا کرنی گئی معاذ اللہ جس بہشت کا بادشاہ ایسا ہو کہ اوسکی بدن پر زنا کی شامت سی ہزار فرج
کا نشان موجود ہو تو اوس بہشت کی رہنی والون کی عین ہیزہ ہوجاوینگی اور دیوان نام ایک برہمن کہنی لگا
کہ دہرم راج ایسی کہ بقول اونکی ساری جہان کا عدالتی ہی اور بعد مرنی کی ہر کسی کی اعمال کا حساب لیتا ہی گنہگار
راجا پانڈی کی جورو نی بیٹا حاصل کیا جسکا نام جدشٹر ہی اور ہیواسطی اوسکو دہرم پوت کہتی ہین ذرا انصاف
کرنا چاہئی کہ جب صاحب عالمالت عاقبت غیر کی جورو سی زنا کری اور اوسکی زنا کی خبر ہر خاص و عام کو معلوم ہو تو رعیت
کی لوگ زنا کو کیا برا جانینگی اور وہ صاحب عدالت زنا کارون پر کیونکر مواخذہ کریگا ذرا سوچو تو سہی کہ بقول ہندو کے
اندر بہشت کا حاکم اوسنی گوتم کی جورو سی زنا کیا دہرم راج دوزخ کا حاکم اوسنی راجہ پانڈ کی جورو سی زنا کیا جس دین
مین عالم غیبی اور دار الجزا کا کارخانہ ایسا بگڑا ہوا ہو پہر اوس دین سی فلاح کی امید رکہنی بعقلی ہی اور جو ہندو یہہ
کہین کہ ہاروت اور ماروت فرشتی ایک عورت پر عاشق ہوئی تو اوسکا جواب یہہ ہی کہ اول اونکی عاشق ہونیکی روایت
بعضی علماء کی نزدیک معتبر نہین ہی دوسری جب دونون نی گناہ کیا تہا اوسوقت مین محض فرشتی نہی تہی بلکہ
بعضی صفات بشریت کی اونکو لاحق ہوگئی تہی اور گناہ کی بعد بہت نادم ہوئی اور اللہ نی گناہ کی سزا اونکو دی
اب تلک بابل کی کنوئین مین قید اور سخت عذاب مین مبتلا ہین قیامت تک عذاب مین رہینگی برخلاف تمہاری
بڑی دیوتاؤن کی کہ بقول تمہاری رنگارنگ گناہ اونسی ہوئی اور بیگانی بہو بیٹیون سی بہوگ یعنی مزی کرتی رہی
اور کبہی پشیمان نہوئی دیوتا کیا اگر اونکو سانڈ کہو تو بجا ہی **فصل تیسری** بیچ بیان کتابون آسمانی کے
ہم یقین رکہتی ہین اس بات پر کہ بعضی پیغمبرون پر حق تعالی کی طرف سی لوگون کی ہدایت کی لئی کتابین نازل
ہوئین کہ وہ خاص اللہ کی کلام ہین اون مین سی چار کتابین مشہور ہین توریت حضرت موسی علیہ السلام

نازل ہوئی زبور حضرت داود علیہ السلام پر انجیل حضرت عیسی علیہ السلام پر قرآن شریف حضرت محمد مصطفی صلی اللہ
علیہ وسلم پر مگر جب ہی قرآن شریف وتر اچھلی کتابون پر چلنی کی حاجت نرہی اب یہہ خدای تعالی کا حکم ہی
کہ ہر کوئی اپنی چال وچلن بموجب حکم قران شریف کی رکہی اور ہندون کی نزدیک کتاب آسمانی چارون بید مین
مہابہارت مین لکہا ہی کہ بید کو چار حصہ بیاس نے کر دیا ہی اور بعضی کہتی ہین کہ چارون بید برہما کی چارون منہہ ہی
نکلی ہین اور برہما کی چار موہنہہ ہونیکا سبب اس باب کی چوتہی فصل مین لکہا ہی **اب** سنا چاہی کہ قران شریف
مین اتنی کچہہ خوبیان اور مطالب حسین کہ بیان مین نہین آسکتی پر بطور مختصر کی یہان بیان کرتا ہون **پہلی**
خوبی یہہ کہ مقتضائے عقل کا یہی ہی کہ جو کتاب آسمانی بندون پر اوتری ایسی زبان مین ہو کہ وہ زبان دنیا مین
بولی جاتی ہو اور جو بنی اوس کتاب کو لاوی اوسکی اور اوسکی قوم کی بولی خاص وہی زبان ہو کہ جسمین وہ کتاب
اوتری تاکہ لوگون پر خدای تعالی کا الزام پورا ہو سو یہہ صفت قرآن مجید مین موجود ہی نہ یہہ کہ ایسی زبان مین ہو کہ
اب وہ ساری عالم مین کسیکی بولی نہین ہی جیسی ہندون کی بید کہ اونکو کتاب آسمانی کہتی ہین اور ایسی بولی
مین مین کہ وہ کسی بشر کی کلام نہین ہی بلکہ بڑی بڑی پنڈتون سی کوئی ہزار مین ایک ہوگا کہ بید کی معنی سمجہنا
ہوگا ۔ **دوسری خوبی** عقلا یہہ بات ثابت ہی کہ جو شخص کتاب آسمانی بندون پر لیکی اوی چاہکی اچہی
صفتون سی موصوف اور بری کامون سی بچنی والا ہو سو حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم جنکی ماہنہ سی
ہمکو قران شریف پہنچا ہی ایسی ہی ہے چنانچہ اسکا بیان انشاء اللہ تعالی اسباب کی چوتہی فصل مین ہوگا نہ یہہ
کہ وہ شخص فاسق اور نفسانی ہو چنانچہ برہما کہ ہندو اوسکو حامل کتاب آسمانی جانتی ہین اور اوسکا فاسق اور
نفسانی ہونا انہین کی دین سی ثابت ہی چنانچہ اسکا بیان بہی اوٹہانیوالا (۲) باب کی چوتہی فصل مین آویگا انشاء اللہ تعالی
تیسری خوبی لازم ہی کہ جو خبرین غیب کے اور اصل اصول دین کی کتاب آسمانی سی ثابت ہون اونمین اختلاف
نہو ورنہ کلام الہی پر کذب لازم آویگا سو قران شریف کی کسی خبر مین اور اصول دین مین باہم اختلاف نہین ہی نہ یہہ
کہ اوسکی اخبار اور اصول مین بڑا اختلاف ہو جیسی ہندون کی جہہ شاستر کہ بقول انکی بیدہی نکلی ہین اور انکی اخبار اور
اصول دین مین اختلاف عظیم ہی کہ بیان اوسکا اسباب کی پانچوین اور ساتوین فصل مین ہوگا انشاء اللہ تعالی اور
کچہہ حال اس اختلاف کا اسباب کی پہلی فصل سی معلوم ہو چکا ہی **چوتہی خوبی** مناسب ہے کہ کتاب آسمانی بر سبیل
عموم ساری جہان مین پہیلجاوی سو قرآن شریف اس کثرت سی جہان مین پہیلا ہوا ہی کہ کوئی بستی اہل اسلام کیے
ایسی نہوگی کہ جسمین دو چار قران شریف نہ نکلینگی نہ یہہ کہ ہزار تلاش اور تردد سی کسی پرگنہ مین ملی ملی نہ ملی نکلی جیسی
ہندو نکی بید شاید بنارس مین موجود ہون گی اور کہین پتا نہین لگتا **پانچوین خوبی** جب تلک خدا پاک کو

اوس کتاب آسمانی کا حکم عالم مین جاری رکہنا ہوجاہیگی اوتنی مدت تک اسکا مدار حق سی وہ کتاب تحریف سی محفوظ
رہی اور عالم سی گم نہو جاوی سو قرآن مجید کا حکم خدا پاک کو قیامت تلک باقی رکہنا منظور ہی قرآن مجید ایسا محفوظ
رہا ہی کہ حضرت کی وقت سی ابتلک صدہا اور ہزارہا اور لکہہا حافظ قرآن مجید کی عالم مین موجود ہین اور اس مقام
ایک اور بات ہے کہ قرآن مجید کی صداقت اور حضرت کے پیغمبری کی حق ہونی پر دلیل روشن ہی اور وہ یہہ ہی کہ حق تعالی
فرمایا ہی وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ یعنی ہم اس قرآن کی حفاظت آپ کرنیوالی ہین سو یہہ پیشین گوئی ظاہر ہوئی کہ قرآن
مجید ایسا محفوظ رہا ہی کہ مشرق سی مغرب تلک جتنی نسخہ قرآن مجید کی موجود ہین سب مین وہی الفاظ موجود ہین کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سی اصحابونکو پہنچی تہی کسمین زیر و زبر کا بہی اختلاف نہین ہی اور جسمین کہین سی کچہہ غلطی ظاہر ہوئی
ہی تو فی الفور حافظ اور عالم اوسکو نکال دیتی ہین یہہ کہ حامل کتاب سی اوسکی پہنچی مین شک ہو جیسی ہندون
کی بید کہ معلوم نہین کسکی کلام ہین اور کسکی ہاتہہ سی پہنچی اور ساری جہان مین ایک بہی حافظ اونکا ایسا نہین
ہی جسکی زبان پر یا دہون اور اسمقام مین اگر ہندو یہہ کہین کہ بید خدا کی کلام قدیم ہین اور برہما ہی ہمکو پہنچے
ہین سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ تم لوگ تواریخ کی بہت کچی ہو تمہاری روایت کی حفاظت بالکل نہین ہی اور ہمارے
روایت کی حفاظت کے ائی ایک علم جدا مقرر ہی چنانچہ اسکا بیان چوتہی باب مین ہوگا انشاء اللہ تعالی اس سی یہہ
بہی شک ہوتا ہی کہ خدا جانی برہما اصل مین کچہہ وجود رکہتا ہی یا یون ہی تمہاری پرکون کے وہم اور خیال بندی
ہی اور اس بید کے بابت خود تمہاری بعضی شاستر اس قول کی برخلاف کہتی ہین چنانچہ منو شاستر مین ہی کہ برہما نے
بید ونکو آگ اور ہوا اور سورج سی حاصل کیا اب ذرا انصاف کرو کہ بموجب اس قول کی بید خدا کا کلام اور قدیم کہانتا ہی
چہٹی خوبی باوجود رکینی عبارت اور اسکو قوانین علم صرف اور نحو اور بیان کی چہوٹہہ سی خالی ہی اور طرح
طرح کی مضمون اوسمین ہین چنانچہ جتنی علم دین کی ہین فقہ اور اصول اور تصوف اور اخلاق اور علم کلام وغیرہم
سب قرآن ہی سی نکلی ہین بلکہ سوای انکی جتنی علم دنیا مین ہین سب کا اصل قرآن مین پایا جاتا ہی لیکن سمجہنی کو
عقل سلیم اور فہم مستقیم چاہیی اور کچہہ بیان اسبات کا انشاء اللہ تعالی اسی باب کی چوتہی فصل مین ہوگا **ساتوین**
خوبی لایق ہی کہ اوس کلام مین بہت اللہ کی تعریف اور توحید کا بیان ہو چنانچہ قرآن شریف مین جابجا توحید کی
خوبی اور شرک کی برای کا بیان ہی نہ یہہ کہ اوس کلام کی مضمون سی اللہ کے تعطیل اور غیرون کی تعریف بہت نکلی
چنانچہ ہندون کی بید کہ اللہ کے توحید کا بیان اوسمین کہی بلکہ بعضی شاستر کہ بیدسی نکلی ہین ادنی اللہ کا خالق
ہونا ثابت نہین بلکہ معطل ہونا ثابت ہی چنانچہ اسی باب کے ساتوین فصل سی معلوم ہوگا اور سوای اللہ کے دوسرونکی
تعریف بہت سے موجودہی اور گایتری کہ انکی نزدیک ساری بیدونکا خلاصہ اور سب منترون سے افضل ہے اسمیوبطے

اوسکو مول منتر کہتی ہین سو اوسمین اللہ کا ذکر بھی نہین ہی بلکہ سورج ہی کا ذکر ہی اور اوسکا مضمون بھی خراب اور مخالف توحید کی ہی چنانچہ کایتری کی تعریف اور اوسکی معنی کا بیان انشاء اللہ تعالی دوسری باب کی پہلی فصل مین ہوگا واللہ علم بالصواب **فصل چوتھی** پیچ بیان اون شخصون کی جو اللہ تعالی کی عبادت کی راہ بتلاتی ہین اور اونکی وسیلے ہر کوئی اپنی بہتری کو پہنچتا ہی اور اونکی متابعت بغیر کسیکو نجات نہین حاصل ہوتی جاننا چاہی کہ جو چیزین کہ زمین پر ہین سب اللہ تعالی نی واسطی فائدہ انسان کی بنائی ہین اور انسانکو اسواسطی بنایا ہی کہ اپنی سعادت حاصل کری اور سعادت اسکی کیا ہی ہمیشہ کی آرام مین رہنا اور ہمیشہ کی دکہہ سی بچنا اور یہہ تب اوسوقت حاصل ہو کہ اپنی مالک اور پیدا کرنیوالی کو پہچان کر اوسکی رضامندی اور نارضامندی کی کام جانکر اوسکے حکم کا تابع رہی اوسکے رضامندی کی کام کریے اور نارضامندی کی کامونسی بچی سو ہر کسیکو چاہی کہ ایسی شخص کو جس سی اللہ کی رضامندی اور نارضامندی کی باتین معلوم ہون تلاش کر کی اپنا اوستاد و مرشد بناوی اور جو زمانہ حال مین ایسا شخص نہ ملی تو اس زمانہ سی پہلی جو کوئی ایسا شخص گذرا ہو اوسکا کلام معتبر کتابون اور معتبر آدمیون کی زبانون سی دریافت کر کی اوسکی متابعت کری پر ایسی شخص کی تلاش اور شناخت مین خوب فکر اور غور کرنا چاہی کیونکہ **فرد** ای بسا ابلیس آدم روی ہست ۔ پس ہر دستی نباید داد دست ۔ سو ایسی شخص کی شناخت بموجب اعتقاد ہم مسلمانون کی یون ہی کہ اللہ صاحب نی اپنی بندونکی بہتری کی واسطی اور اپنی رضامندی اور نارضامندی کی باتین بتلانی کیواسطی انہین آدمیون مین سی ایسی شخص مقرر کی ہین کہ وہ لوگ اللہ کی بہت مقبول ہین اور اونکا مرتبہ اللہ کی نزدیک سارے مخلوقات سی زیادہ ہی اور اللہ تعالی نی اپنی پیغام اونکی زبانی بندون پر بہیجی ہین سو اسواسطی اونکو پیغامبر اور نبی اور رسول کہتی ہین اور وہ لوگ ایسی نیک اور خوش اخلاق ہوتی ہین کہ اونسی کبھی تمام عمر مین برا کام نہین صادر ہوتا اور طمع اور حرص سی بالکل پاک ہوتی ہین نہ کبھی جہوٹہہ بولین نہ کسی سی مکر اور فریب کرین نہ کسی پر ظلم کرین ایک لقمہ کی چوری بھی اونسی ہونی درست نہین غرض اونسی قصدا کوئی گناہ نہین ہوتا کیونکہ اگر پیغمبر بری کام کرتی لگین تو اور ونکو بری کامون سی کسطرح ہٹاوین اور لوگ اونکی بات کا اعتبار کسطرح کرین بدکار اور مکار کی بات کا اعتبار ہرگز نہین ہوتا پہر وہ اللہ کے رسول لوگونسی فرماتی ہین کہ ہمکو اللہ تعالی نی تمہاری طرف بہیجا ہی ہم تمکو سعادت کی راہ بتلانی والی ہین تم ہماری متابعت کرو اور نہین تو ہمیشہ دوزخ کی آگ مین جلوگی پہر جب لوگ اونکی پیغمبر ہونی پر کوئی نشان مانگتی ہین تو اللہ تعالی اونکے سچی کرنیکو اونکی ہاتہہ سی بعضی ایسی کام ظاہر کر دیتا ہی جو اللہ کی عادت کی برخلاف ہوتی ہین جیسی کہ پہتر لکڑی کا گویا کر دینا اور دو تین سیر اناج سی سیکڑون آدمیون کا پیٹ بہر دینا اور بعضی جنرن عیب کی بتا دینی

اور اونکی انگلیون سی پانی کا نالا چلا دینا علی ہذا القیاس اور باتین ظاہر ہوجاتی ہین اور ایسا کام جو پیغمبر کی ہاتہہ پر
ظاہر ہوتا ہی تو اوسکو معجزہ کہتی ہین سو پیغمبر جہان مین بی شمار ہوئی ہین گنتی اونکی اللہ خوب جانتا ہی سب
سی پہلی حضرت آدم علیہ السلام کہ سب آدمی اونہین کی اولاد ہین اور سب سی پچہی حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم
لیکن روح پاک آپکی سب سے پہلی پیدا ہوئی مکہ معظمہ مین حضرت پیدا ہوی جب اونکی عمر چالیس برس کی ہوئی اللہ تعالی
نی حضرت جبرئیل فرشتہ اونپر بہیجا اور اونپر پیغمبری ہوئی قرآن شریف اونپر اترنا شروع ہوا تیرہ برس مکہ مین رہی
وہان ہی معراج ہوئی حضرت جبرئیل براق واسطی سواری حضرت کی لیکر آئی حضرت کو سوار کرکی مسجد اقصی مین لیگئے
اور وہان سی ساتون آسمانون پر تشریف لیگئی عرش کرسی سب کچہہ دیکہا بہشت دوزخ کی بہی سیر کی اوس رات
مین بڑی بڑی نعمتین خدا سی پائین پہر جب حضرت ترپن برس کی ہوئی خدا کی حکم سی مدینہ شریف کو تشریف
لیگئی دس برس وہان رہی وہان ہی انتقال ہوا قبر شریف وہان ہی ہی چار کرسی آپکی بیہہ ہین حضرت محمد
مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم بیٹا عبداللہ کا عبداللہ بیٹا عبدالمطلب کا عبدالمطلب بیٹا ہاشم کا ہاشم بیٹا عبدالمناف کا
ترسٹہ برس کی آپکی عمر ہوئی اللہ تعالی نی پیغمبری آپ پر ختم کری اب قیامت تلک حضرت ہی کا دین اللہ تعالی کے
جناب مین مقبول ہی پہلی دین سب منسوخ ہوگئی اکیدفعہ حضرت عیسی علیہ السلام کہ اب آسمان پر ہین دنیا مین تشریف لاوینگے
حضرت محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم کی دین پر ہونگی اور حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی ہاتہہ سی بہت معجزی
ظاہر ہوئی چند معجزات کا ذکر یہان کیا جاتا ہی کتاب تفسیر مین لکہا ہی کہ حضرت ابو نعیم رحمہ اللہ محدث نی اپنی
کتاب دلائل النبوۃ مین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سی نقل کیا ہی کہ ایک بار رات کو مکہ کی بت پرست سردار جیسی
ابوجہل ابن ہشام اور عاص بن وائل اور اسود بن مطلب وغیرہ جمع ہوکر حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آئی
اور کہا کہ اگر تو سچا پیغمبر ہی تو چاند کو دو ٹکڑی کرکی ہمین دکہادی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی چاند کی دو ٹکڑی
ہوگئی اور پہر مل گئی اور حضرت امام احمد حنبل اپنی کتاب مین عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سی روایت کرتی ہین کہ پیغمبر
صاحب کی سامنی چاند کی دو ٹکڑی ہوتی مکہ کی بت پرستون نی دیکہا اور کہنے لگی کہ اگر اس شخص نے جادو کیا ہی تو ہماری تے
اوپر کیا ہوگا نہ کہ ساری جہان پر پس باہر سی جو مسافر لوگ آوین اونسی پوچہنا چاہیی پہر جب مسافر لوگ آئی انہون نے اس
واقعہ کی دیکہنی کی گواہی دی اور اس معجزی کی روایت اور بہی بہت سے محدثون نی مثل حضرت امام بخاری و مسلم وغیرہ
نی بہت سی اصحابیون سے بیان کی ہی اور اس معجزی کی خبر خدای تعالی نی قرآن مجید مین بہی دی ہی اون بی دنیون
کی واسطی جنکی نزدیک قیامت کا قائم ہونا اور آسمان کا پہٹ جانا محال تہا جیسی فرمایا اللہ تعالی نی اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ
وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝ یعنی قیامت نزدیک

پہنچی اور اگر کچھ شک ہو کہ آسمان کیونکر پھٹ جاویگا دیکھو چاند پھٹ گیا اور بید نونکا یہہ حال ہی کہ اگر کوئی نشانی
دیکھتی ہین تو ٹال جاتی ہین اور کہتی ہین کہ جادو ہی قدیم اور حضرت امام مسلم نی حضرت ابن عباس اور حضرت سلمہ
صحابیون سی روایت کی ہی کہ خیبر کی لڑای مین جب بت پرست موذیون کا ازدحام اور ہجوم ہوا اور مسلمانون پر
وی ٹوٹ پڑی اور ہزارون ہی تھی تو پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک مٹھی خاک کی اوٹھاکر اونکی لشکر
کی طرف پھینکی تو کوئی اونمین ایسا باقی نرہا کہ جسکی آنکھون مین خاک نہ بھر گئی ہو اور اونھون نی ہزیمت فاش
اوٹھائی اور شکست کھائی اور مشکوۃ شریف اور روضۃ الاحباب معارج النبوۃ وغیرہ کتابون مین لکھا ہی کہ ایکدفعہ
عرب کے بہت سے کافر جمع ہوکر حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھہ لڑای کرنیکو مدینہ منورہ پر چڑھ کر آئی حضرت پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نی سلمان رضی اللہ عنہ فارسی صحابی کی مشورہ سی حکم فرمایا کہ اپنی اور اونکی فوج کی بیچ ایک
خندق کھودی جاوی پس حضرت کی اصحاب خندق کھودنی لگی اور حضرت باوجود اوس عظمت اور شان کے آپ بھی
یارون کی ساتھہ خندق کی کھودنی مین شریک ہوی ناگہان ایک جگہہ خندق مین ایسا سخت پتھر ظاہر ہوا کہ لوگ
اوسکی توڑنی سی عاجز ہوی یہہ حال حضرت کی خدمت مین عرض کیا گیا حضرت نی اپنی ہاتھہ مبارک سی اوپر
سابل مارا وہ پتھر چور چور ہوکر ریت بن گیا اور حضرت کی پیٹ پر بسبب غلبہ بھوک کی پتھر بندہا ہوا تھا کسواسطی کہ اوس
ہنگامہ مین بہاور دنکو تین دن سی روٹی کھانیکا اتفاق نہین ہوا تھا حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ میینے
حضرت کی بھوک کا حال دریافت کرکی اپنی گھر آکر ایک بزغالہ ذبح کیا اور میری بیوی نی بقدر چار سیر جو کہ اونسی
موجود تھی پیسی اور میینے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوکر آہستہ آپ سی عرض کیا کہ اتنا کچھہ سامان ضیافت کا
میری گھر ہی آپ اور کچھ اصحاب آپکی ساتھہ میری گھر تشریف لیچلین حضرت نی آواز بلند فرمایا کہ ای خندق والو
جابر نی تمہاری مہمانی کی ہی جلد آؤ اور مجھی فرمایا کہ جب تلک مین تمہاری نہ آون ہنڈیا کو چولہی سی نیچی نہ اوتارو
اور روٹی مت پکائیو پھر حضرت ہماری گھر تشریف لائی اور گندھی ہوی آٹی مین اور گوشت کے ہنڈیا مین اپنی مونہہ
مبارک کا لعاب ڈالا اور برکت کی دعا فرمائی اور روٹیان پکانی کا حکم دیا اور حضرت اپنی ہاتھہ مبارک سی روٹے
تندور سی نکالکر گوشت اور شوروی مین ملاکر لوگون کو کھلاتی تھی یہانتک کہ ہزار بھوکھون نی پیٹ بھر کی کھایا
اور حضرت کی ارشاد سی ہمسایونکو بھی تقسیم کیا اور کتاب مشکوۃ شریف مین حضرت جابر صحابی رض
سی روایت ہی کہ جنگ حدیبیہ کے دن لوگ پیاسی ہوی اور حضرت کی پاس ایک برتن پانیکا تھا حضرت نی اوس سی وضو کیا
اصحاب حضرت کیطرف جھکی اور عرض کیا کہ ہم پاس پانی نہین جس سی وضو کرین اور پیین مگر یہی پانی کہ آپ کی حدمت
مین موجود ہی پھر حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنا ہاتھہ مبارک اوس برتن مین ڈالا پھر حضرت کی انگلیونمین سے

پانی کی نہرین جاری ہوین وہ پانی بہتی پیا اور اوس سی وضو کیا کسی نے حضرت جابر سی پوچھا کہ تم اوسدن کتنی تھی حضرت جابر نی کہا کہ اگر لاکھہ ہوتی تو سیر ہو جاتی لیکن اوسدن ہم پندرہ سو آدمی تھی اور روضۃ الاحباب اور ملایح اور معارج النبوۃ وغیرہ مین لکھا ہی کہ ایک اعرابی یعنی گنوار جنگل سی ایک گوہ پکڑکی لیا راہ مین بہت سے لوگون کا مجمع دیکھا اور پوچھا کہ یہہ لوگ کون اور کیون جمع ہوئی ہین لوگون نی بتلایا کہ محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم بیٹا عبداللہ کا دعوی پیغمبری کا کررہا ہی لوگ اوسپر جمع ہوئی ہین اعرابی نی اوس جماعت مین داخل ہوکر حضرت سی کہا کہ قسم ہی لات اور عزی کی کہ تجھی زیادہ جھوٹا اور میرا دشمن کوی نہین حضرت عمر نی چاہا کہ اوسکو گوشمالی کرین حضرت نی فرمایا کہ ای عمر درجہ حلم کا درجہ نبوت سی نزدیک ہی پھر حضرت نی فرمایا ای اعرابی قسم ہی خدا کی کہ مین زمین اور آسمان مین امانت دار ہون اور آدمیون اور فرشتون کی نزدیک سراہا گیا ہون خدا ہی کو اور بتون کے پرستش کو چھوڑ اور اللہ صاحب کے وحدانیت اور میرے پیغمبری کو مان اعرابی نی کہا قسم ہے لات اور عزی کی کہ مین تجھہ پر ایمان نہین لاتا جبتک یہ گوہ تجھپر ایمان نہ لاوی اور گوہ کو حضرت کی آگی چھوڑ دیا گوہ بہاگنی لگی حضرت نے فرمایا ای گوہ آگی آ گوہ ست آگی پھر حضرت نی فرمایا ای گوہ گوہ نی خوش آوازی سی کہا لبیک وسعدیک حضرت نی فرمایا تو کسکی بندگی کرتی ہی بولی اوس اللہ کے بندگی کرتی ہون جسکا عرش ہی آسمان مین اور اوسکی حکومت ہی زمین مین اور بہشت مین اوسکی رحمت ہے اور دوزخ مین اوسکا عذاب ہے حضرت نی فرمایا مین کون ہون بولی تو رسول ہی پروردگار عالمیان کا اور خاتم ہی پیغمبرون کا جو کوئی تمکو سچا اپنی جانی نجات پاوے اور جو کوی تمکو جھوٹا سمجھے دوزخ مین مبتلا ہوا اعرابی گوہ کی زبانی یہہ تین سنکر حیران ہوا اور کہا مین اور کوی دلیل اور معجزہ نہین مانگتا یعنی مجھی اتنی ہی بات سی آپکی سچی ہونیکا یقین ہوگیا پھر کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وانک عبدہ ورسولہ اور کہا قسم ہی اللہ کے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مین آیا تھا اوسوقت آپسی زیادہ میرا کوئی دشمن نہ تھا اب مین تمکو اپنی کان اور آنکھہ اور مان باپ اور اولاد سی زیادہ دوست کہتا ہون حضرت نی فرمایا الحمد للہ اور مشکوۃ وغیرہ مین لکھا ہی کہ حضرت امام بخاری نی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سی نقل کیا ہی کہ حضرت پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام ایک ستون مسجد سی کہ کھجور کی لکڑی کا تھا یکبارگی خطبہ فرمایا کرتی تھی جب حضرت کی لیی منبر تیار کیا گیا حضرت منبر پر تشریف لای وہ ستون ایسا چلانے لگا گویا یہی پھٹ جاویگا حضرت خاتم المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام منبر سے اوترے اور اوس ستون کو اپنی بدن مبارک سی لگایا تب وہ ستون اسطرح رونی لگا جیسی چھوٹا لڑکا روتا ہو اور کوی اوسکو رونی سی چپ کراوی اور وہ رونا رہی آخر وہ ستون خاموش ہوا حضرت سید الانبیا علیہ السلام نے فرمایا کہ یہہ ستون اللہ کا ذکر سنا کرتا تھا اوسکی غم سی رونی لگا تھا اور روضۃ الاحباب اور معارج النبوۃ مین لکھا ہی کہ حضرت عقیل حضرت علی کی بھای نے

بیان کیا کہ مین ایک سفر مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھہ تہا دو فرسنگ مین مینی حضرت کی کی معجزی دیکہی
ایک یہہ کہ مین پیاسا تہا حضرت سی پیاس کا حال ذکر کیا آپ نی فرمایا کہ جاو اوس پہاڑ سی کہہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہتا ہی
مجکو پانی دی مینی بموجب فرمودہ حضرت کی عمل کیا پہاڑ مجہی بات کرنی لگا اور کہا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض
کر کہ مجکو جب سی یہہ بات معلوم ہوی ہی کہ حقتعالی نی فرمایا ہی کہ ڈرو دوزخ سی جسکا ایندہن آدمی اور پتہر ہین مین تنا رویا
ہون کہ مجہہ مین پانی باقی نہین رہا دوسرا کہہ اوسیدن حضرت نی چاہا کہ قضای حاجت کرین اوسکو کوئی آڑ نہی وہان سی دور
گیی درخت ہی حضرت نی اون درختونکو فرمایا کہ تم مجکو چہپالو درخت گنبد کی مانند جمع ہوی حضرت اوس پردہ مین قضای
حاجت کو گئی بیتسر ابہہ کہ ہم ایک مقام پر پہنچی ناگاہ ایک اونٹ دوڑتا ہوا آیا اور حضرت کی آگی دوزانو ہوکر کہنی لگا
الامان الامان اور اوسکی پیچہی سی ایک اعرابی تلوار کہینچی ہوے آیا حضرت نی فرمایا ای اعرابی تو اس بیچارہ سی کیا چاہتا
ہی کہا ای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس اونٹ کو مینی اس لی خریدا ہی کہ میرا کام کری اور مجکو اس سی نفع ہوا ہے بہت
میری نافرمانی کرتا ہی مین نی یہہ قصد کیا ہی کہ اسکو ذبح کرکی اسکی گوشت سی نفع پکڑون حضرت نی اونٹ سی فرمایا تو
کیون باغی ہوا ہی اونٹ نی عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین کچہہ ہوا طی اسکی نافرمانی نہین کرتا جو اسکا کام
نکرون بلکہ مینی سنا ہی کہ آپ نی فرمایا ہی کہ جو کوی عشا کی نماز نہ ادا کری اوسکو اللہ کا عذاب پہنچی اور یہہ اعرابی سعہ
اپنی قوم کی عشا کی نماز نہین پڑہتی مین اوسطی ڈرتا ہون کہ مبادا انکی شامت سی مجہی بہی عذاب پہنچی حضرت نی
فرمایا کہ ای اعرابی ایسا ہی ہی جو یہہ کہتا ہی عرض کیا کہ ایسا ہی ہی پر مینی عہد کیا کہ پہر رات کی نماز مین سستی نکرونگا
اور اپنی قوم کو بہی تاکید کرونگا اس سی پیچہی اونٹ اوسکا فرمان بردار ہوا اور معارج النبوۃ اور روضۃ الاحباب مین لکہا
ہی کہ ایکدفعہ حضرت نی کئی سنگریزہ زمین سی اپنی ہاتہہ مین لی سنگریزہ اللہ کے پاکی بیان کرنی لگی اسطرح کی آواز سی جیسے
زنبور عسل کے آواز ہوتی ہی جب حضرت نی سنگریزونکو زمین پر رکہدیا چپ ہوگئی پہر اونکو اوٹہا کر حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ کی ہاتہہ مین رکہدیا اوسیطرح تسبیح کرنی لگی پہر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی پہر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
کی ہاتہہ مین رکہدیا اوسی طرح تسبیح کرتی رہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ حضرت مرتضی علی رضی اللہ عنہ بہی وہان حاضر تہی
اونکی ہاتہہ مین بہی سنگریزون نی تسبیح کی اسطور پر کہ سبحان اللہ والحمد للہ ابوذر رضی اللہ عنہ نی بموجب حکم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی سنگریزونکو اپنی ہاتہہ مین اوٹہایا سنگریزون نی تسبیح نکی ابوذر رضی اللہ عنہ نی عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کیا ہوا کہ سنگریزی انکی ہاتہہ مین تسبیح بولتی رہی میری ہاتہہ مین خاموش مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ای
ابوذر تو چاہتا ہی خلفای راشدین کی برابر ہو یہہ نہین ہوسکتا اور معارج النبوۃ وغیرہ مین لکہا ہی کہ حضرت بریدہ رضی
اللہ عنہ بن حصیب نی بیان کیا کہ ایک اعرابی نی حضرت کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ یارسول اللہ مین آپکی نبوت کی

مسلمان ہوکر آیا ہون پر مجکو ایک معجزہ دکہلائی تاکہ میرا یقین زیادہ ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تو کیا معجزہ
چاہتا ہی عرض کیا کہ اس درخت کو بلائی آپ نی فرمایا کہ جا اور میری زبانی درخت کو پیغام پہنچا کر بلا لا اعرابی
درخت پاس گیا اور کہا کہ اللہ کا رسول علیہ السلام تجکو بلاتا ہی درخت اپنی رگ و ریشہ کو زمین سی کہینچکر حضرت
کیطرف روانہ ہوا اور خدمت فیضدرجت مین حاضر ہوکر کہا السلام علیک یا رسول اللہ اعرابی نی کہا بس مجہی اتنا ہی
معجزہ کفایت کرتا ہی پہر موجب حکم حضرت کی وہ درخت اپنی اوسی جگہہ پر جا رہا اور اوسی کتاب مین لکہا ہی کہ طائف
کی مہم مین حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر سوار ہوئی چلی جاتی تہی ایک بیری کی درخت پر پہنچی جسمین کانٹے
بہت تہی اور اوسوقت حضرت کی آنکہین خواب آلودہ تہین جب درخت کی قریب ہوئی وہ درخت بیچ سی پہٹ کر
آدہا ایکطرف اور آدہا دوسری طرف ہوگیا اور حضرت کا اونٹ سلامتی سی اوسمین کو گذر گیا کہتی ہین کہ وہ درخت
ابتلک اوسیطرح دو پارہ ہوا کہڑا ہی اور اوسکو سدرۃ النبی یعنی نبی صاحب کے بیری کہتی ہین اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ
عنہ نی بیان کیا کہ مین بہت بہوکہا تہا حضرت نی میرا حال دیکہکر مجہی اپنی گہر بلا کر ایک دودہ کے پیالہ سی تمام اہل صفہ
کو شکم سیر کیا پہر مجہی پیٹ بہر کی پلایا پہر حضرت نی آپ پیا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نی بیان کیا کہ ایک عورت
اپنی لڑکیکو حضرت کی خدمت مین لائی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا بیٹا صبح اور شام کو دیوانہ
بن جاتا ہی حضرت نی اپنا ہاتہہ مبارک اوسکی سینہ پر لگایا اور دعا کری تو اوس بچہ کو قی آئی اور مانند سیاہ بچہ کیسا
کی اوسکی اندر سی نکلا اور چلا گیا لڑکا تندرست ہوا اور سوای اوسکی اور معجزات کا حال جسکو دریافت کرنا ہو کتاب سیر اور
حدیث کو مطالعہ کری اور سب سے بڑا معجزہ حضرت کی پیغمبر یکا گواہ قرآن مجید کلام الہی ہی کہ باوجودیکہ عرب مین شاعری
کامل فصیح تہی اور وہ لوگ اپنی زبان آوری مین اپنی مقابلہ مین ساری جہان کو عجم یعنی گونگا کہتی ہین اور اون مین
سی بہت لوگ بسبب بغض اور عداوت اور کبر کی تمنا کہتی تہی کہ کسیطرح حضرت کو جہوٹہا کا الزام دین اور اونہون نی
ماری غیرت کی حضرت کی دشمنی مین اپنی مال اور جانین تلف کین جب حضرت نی قرآن شریف کی مقابلہ مین ایک سورت
اونکی تصنیف مانگی اور یہہ بہی فرمایا کہ تم سی ہرگز نہ بن آوی گی سو اون سی نہ بن آئی اور اونکی سب فصاحت اور شاعری
اسجگہہ گم ہوی اور ایک سورت کی کہنی سی عاجز ہوگئی چنانچہ فرمایا ہی حق سبحانہ وتعالی نی سورہ بقر کی تیسری رکوع مین
وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ یعنی ای لوگو اور اگر تم ہو شک مین اس کلام سی جو اوتارا ہمنی اپنی بندی پر تو لی آو ایک سورۃ اوس قسم
کی اور بلاؤ جنکو حاضر کرنی ہو اللہ کے سوا اگر تم سچی ہو اور اس سے آگی یون فرمایا وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ
وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ یعنی پہر اگر نکرو اور ہرگز نکرو گی تو بچو آگ سی جسکا ایندہن

مین آدمی اور پتھر تیاری منکرون کی واسطے اور سورہ یونس کے چوتھی رکوع مین یون فرمایا اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ
قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ یعنی کیا لوگ
کہتی ہین یہہ بنالایا تو کہہ تم لی آؤ ایک سورۃ ایسی اور پکارو جسکو پکار سکو اللہ کی سوا اگر تم سچی ہو اور سورہ ہود کی
دوسری رکوع مین یون فرمایا اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوْا
مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ
اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ الاٰیۃ یعنی کیا کہتی ہین بانده لایا ہی اسکو تو کہہ تم لی آؤ ایک دس سورتین ایسی بانده کر اور
پکارو جسکو پکار سکو اللہ کے سوا اگر ہو تم سچی پھر اگر نہ کرین تمہارا کہنا تو جان لو کہ یہہ اوترا ہی اللہ کی خبر سی اور سورہ
بنی اسرائیل کی دسوین رکوع مین یون فرمایا قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ
هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا یعنی کہہ کہ اگر جمع ہوون آدمی
اور جن سب کہ لاوین ایسا قران نہ لاوین گے ایسا اور پڑی مدد کرین ایک کی ایک دیکھو یہہ آیتین قران مجید کے
حضرت کی تصدیق نبوۃ اور قران مجید کی کلام الہی ہونی پر کیسی دلیل قاطع ہین یعنی معاذ اللہ اگر فرضا پیغمبر خدا
علیہ الصلوۃ والسلام پیغمبری کی دعوی مین جھوٹے ہوتی تو صدہا شاعر فصیح کی سامنی کبھی یون نہ کہتی کہ اس
قران کی مانند دس سورتین یا ایک سورۃ تم سی اور تمہاری شاہدین اور مددگارون ہی تمام جن اور آدمیون سے
نہ بن سکینگی کیونکہ جھوٹا مدعی جانتا ہی کہ جیسا مین آدمی ہون ایسی ہی اور لوگ ہین اگر یہہ کہونگا کہ اس کلام کی
مانند تسی ہرگز نہ بن آوی گی تو شاید کوئی شخص اسکی مقابلہ مین ایسی ہی کلام کہہ لاوی تو مین شرمنده ہوونگا
غرض بہر صورت جھوٹی آدمی سی ایسا دعوی ہرگز نہین ہوسکتا چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صادق تھی اور یہہ
کلام بیشک اللہ کا کلام تھا سو اسطی چار مقام مین قران شریف سی صاف ظاہر ہی کہ ایسا کلام کوئی نہین کہہ سکتا
سو کوئی نہ کہہ سکا اور جانا چاہئی کہ حضرت کی وقت سی اب تک ہر زمانہ مین دین اسلام کی دشمن بہت ہوتی رہی اور
اس زمانہ مین یورپی لوگ دن رات اسی فکر مین رہتی ہین کہ کسی وجہ سی دین مسلمانی کو باطل ٹھہراوین اور اسکام کیواسطے
طرح طرحکی علوم اور زبان عربی کو بخوبی سیکھتی ہین کسیوقت مین قران شریف کی مانند کسی نی دو تین سطر کی عبارت
بھی نہین لکھی اور پر ظاہری کہ بیان خال و خط اور قد و بالا اور ناز و ادا اور شادی و غم اور ہجر اور وصل اور شراب اور
کباب اور بزم و رزم و باغ و صحرا وغیرہ مضامین جسمین فصاحت اور بلاغت اور صنایع اور بدایع اور معانی و بیان کے
گنجائش بہت ہوا کرتی ہی سو قران شریف مین نہین ہی اور جھوٹھہ اور مبالغہ شاعرانہ بھی بالکل خالی رہی بلکہ مبدء
اور معاد کی صفات اور حالات اور قوانین عبادات اور معاملات اور بیان اخلاق مہلکات اور منجیات وغیرہ

سراپا دانائی کی باتون کی بیان مین ہی جیسی فرمایا حق تعالی نے وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِي هٰذَا
الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ فَاَبٰى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا یعنی اور پھیر پھیر سمجھایا ہمنے لوگون کو اس قرآن مین
ہر کہاوت سو نہین رہتی بہت نے ناشکری کی اور باوجود اسکی خوبی اور رنگینی عبارت کی اور رعایت قواعد علم بیان
اور معنی ہی اوسمین ہی پر آدمی منصف کو کرنیوالا چاہئی تاکہ ان دلایل مین فکر کرکی اور قرآن شریف کی مضامین
اور عبارات کو سمجھکے قرآن شریف کے کلام الہی ہونیکو اور حضرت کی نبی برحق ہونیکو عقل ہی سمجھی کہ عقل سلیم کے نزدیک
اسبات مین ایکذرہ بھر بھی شبہ اور شک نہین ہی اور اگر کوئی اس سی بھی نہ ہدایت پاوی تو کم بخت انے ہی اور
حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی اخلاق اور اعمال بہت پسندیدہ اور برگزیدہ تھی کہ اونکی پیغمبر ہونی پر
دلیل قاطع اور برہان ساطع ہین ازان جملہ مشکوۃ شریف مین لکھا ہی کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتی ہین
کہ مینی دس برس تک نے صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی اتنی عرصہ مین کبھی مجکو اف نہین فرمایا اور نہ کبھی فرمایا
کہ تونی یہہ کام کیون کیا اور نہ فرمایا کہ تونی یہہ کام کیون نہین کیا ۔ ایضا اور اونہین ہی روایت ہی کی
مین آٹھہ برسکی عرمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا دس برس مینی حضرت کی خدمت
کی کبھی کسی چیز کی ضایع ہونی پر حضرت نی مجھی ملامت نہین کی اور اگر کوئی آپ کی گھر والون سی بھی
ملامت کرتا تو حضرت فرماتی کہ چھوڑو اسکو ملامت نکرو جو کچھہ تقدیر مین ہی وہی ہوتا ہی ایضا اور اونہین ہی روایت ہی کہ جناب رسول
صلی اللہ علیہ وسلم ایسی خوش اخلاق تھی کہ اگر مدینہ کی لوگون کی ایک باندی بھی آکا ہاتھہ پکڑ لیتی تو جہان وہ
چاہتی حضرت اوسکی ساتھہ چلی جاتی ایضا اور اونہین ہی سی ہی کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بکریان
مانگے اسقدر کہ درمیان دو پہاڑون کی تھین حضرت نی وہ سب بکریان اوسکو بخشدین پھر وہ شخص اپنی قوم
مین گیا اور جاکر کہا کہ ای میری قوم مسلمان ہوجاؤ قسم ہی اللہ کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بہت کچھہ دیتا ہی کہ
فقیر ہوجانی کی نہین ڈرتا ایضا اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نی
کبھی کسی سوالی کو صاف جواب نہین دیا ۔ نرفت لا بزبان مبارکش ہرگز ۔ مگر یا بشہدان لا الہ الا اللہ ۔ ایضا
اور حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتی ہین کہ ایک دفعہ مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھہ چلا جاتا
تھا اور حضرت پر موٹی کناری والی چادر تھی اتنی مین ایک گنوار وہان آپہنچا اوسنی حضرت کے چادر مبارک کو
پکڑ کر حضرت کو اسقدر سختی سی کھینچا کہ حضرت اوسکی سینہ تک آگئی یہانتک کہ مینی دیکھا اوس چادر کا کنارہ حضرت
کی گردن کی کنارہ مین چبھہ گیا اور اوسکا نشان پڑ گیا تھا پھر وہ کہنی لگا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہہ مال
کہ تیری ہاپس ہی تیرا نہین اور تیری باپ کا نہین اللہ کا ہی اسمین سی مجکو دلوا پھر حضرت نے اوسکی طرف دیکھا اور

ہنسی اور اوسکا سوال بہی پورا کردیا **ایضا** اور حضرت ابوہریرہ سی روایت ہی کہ کسینی کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کافرون پر بد دعا کرو آپنی فرمایا کہ مجکو اللہ نی بُرا کہنی کیے واسطی پیغمبر نہین بنایا بلکہ مجکو لوگون کی واسطی رحمت بہیجا ہی **ایضا** اور بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کیسکو گالی ندیتی اور بازارون مین نہ چلاتی اور اگر کوئی حضرت سی بدی کرتا اوسی بدلہ نہ لیتی معاف کردیتی **ایضا** اور حضرت انس سی روایت ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ایسی متوکل تہی کہ اپنی نفس کیواسطی کچہہ ذخیرہ نرکہتی تہی ۔

ایضا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی روایت ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ای عائشہ اگر مین چاہون سونی کی پہاڑ میری ساتہہ چلین میری پاس اتنا دراز قد فرشتہ کہ کمر اوسکی کعبہ کی برابر تہی آیا اور اوسنی کہا کہ تمہارا رب تمکو سلام فرماتا ہی اور فرماتا ہی کہ اگر چاہو تو پیغمبر بندہ اور اگر چاہو تو پیغمبر بادشاہ سو مینی حضرت جبرائیل علیہ السلام کی طرف دیکہا یعنی بطور مشورہ پوچہنی کی پس جبرئیل نی میری طرف اشارہ کیا کہ پست کرو نفس اپنا یعنی بندگی اور فقیری اختیار کرو پس کہا میںنی کہ ہونگا مین پیغمبر بندہ حضرت عائشہ کہتی ہین کہ اسحال سی پیچہی پہر کبہی حضرت نی تکیہ لگا کر کہانا نہین کہایا اور فرماتی کہ مین کہانا کہاتا ہون جیسی کہ بندی کہایا کرتی ہین اور بیٹہتا ہون جیسی بندی بیٹہا کرتی ہین **ایضا** اور حضرت مرتضی علی رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ ایک یہودی عالم کی کچہہ دینار حضرت پیغمبر صاحب صلے اللہ علیہ وسلم پر قرض تہی سو اوسنی حضرت پر تقاضا کیا آپ نی فرمایا ای یہودی اسوقت میری پاس کچہہ ہی نہین کہ تجکو دون یہودی نی کہا ای محمد جب تلک تو میرا قرض نہین ادا کریگا مین تجسی جدا نہین ہونگا آپ نی فرمایا خیر مین تیری پاس بیٹہا رہونگا سو حضرت اوسکی پاس بیٹہی رہی پہر نماز پڑہی حضرت نی ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور صبح کی یعنی اوتنی مدت تک اوسی یہودی کی ساتہہ رہی اور حضرت کی یار اوس یہودی پر جہڑکتی تہی حضرت کو اصحاب کے یہہ حرکت پسند نہ آئی اصحاب نی عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہلا ایک یہودی آپ کو روکی رکہی اور نکلنی ندی پہر حضرت نی فرمایا کہ مجکو میری پروردگار نی منع فرمایا ہی اس سے کہ ظلم کرون کسی پر پہر جب صبح ہوی اوس یہودی نی کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد انک رسول اللہ یعنی مین گواہی دیتا ہون اسبات کے کہ تحقیق نہین بندگی کیسکی سوای اللہ کے اور گواہی دیتا ہون اسبات کی کہ بی شک تم اللہ کی بہیجی ہوی ہو اور کہا کہ میرا آدہا مال تصدق راہ خدا مین سنتی ہو مینی جو اپنی پہہ گستاخی کی سی صرف اسواسطی کی ہی کہ دریافت کرون آپ کی تعریف جو توریت مین ہی اور وہ تعریف یہہ ہی کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم بیٹا عبداللہ کا پیدا ہوسی اوسکی مکہ مین اور اوسکی ہجرت گاہ مدینہ منورہ اور ملک یعنی عظمت اور شوکت اوسکی شام کی ملک مین نہین ہی محمد بدزبان اور نہ سخت دل اور نہ چلانیوالا بازارون مین اور

نہ وضع اختیار کرنیوالا فحش کہے اور نہ بیہودہ بات کہنی والا پھر کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ یعنی بلاشبہ
اللہ کی سوا کوئی معبود نہین اور بلاشبہ تم اللہ کی رسول ہو اور کہا یہہ میرا مال ہی بموجب حکم اللہ کی جہان اسکا
خرچ کرنا مناسب ہو وہان خرچ کرو ایضاً اور حضرت ابن مسعود صحابی روایت کرتی ہین کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم بوریٰ پر سوئی ہوی تھی جب اوٹھی تو آپ کی بدن مبارک پر بوریا چبہ کر نشان پڑگیا تھا ابن مسعود نی عرض کیا
کہ یا رسول اللہ کیا خوب ہوتا اگر آپ ہمکو فرماتی کہ ہم آپ کی لئی نرم فرش بچھادین اور اچھی کوٹری بنادین حضرت نی
فرمایا مجھی دنیا سی کیا کام ہی مجھی دنیا سی اتنی غرض ہی جیسی کسی سوارنی ایکدرخت کی نیچی کچھہ آرام پکڑا اور سوار کے
ٹھہرا ہا پس چلدیا اور درخت کو چھوڑ گیا ایضاً اور حضرت ابوامامہ صحابی سی روایت ہی کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نی فرمایا کہ مجکو میری پروردگار نی فرمایا کہ اگر تو چاہی تو تیری لئی بطحاء مکہ کو سونا کردون پس مینی عرض کیا کہ ای
پروردگار مین یہہ نہین چاہتا ہون مین اتنی خواہش رکھتا ہون کہ ایک روز شکم سیر ہون اور ایک روز بہوکہا رہون
پھر جب بہوکہا ہون تیری آگی عاجزی کرون اور تجکو یاد کرون اور جب شکم سیر ہون تیرا شکر ادا کرون اسمقام مین
حضرت کی اخلاق مین سی بہت ہی تہوڑا بیان ہوا ہی جسکو زیادہ دریافت کرنا ہو مدارج النبوۃ وشمایل ترمذی وغیرہ
کتب تواریخ اور حدیث سی دریافت کری کہ حضرت کی کیا نیک اخلاق تہے جیسی کہا ہی شاعر نی فرد مجمع اوصاف بری
ذات ہی ٭ آپکی ہر بات کی کیا بات ہے ٭ اور اسیواسطے فرمایا ہی حق تعالیٰ نی وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ یعنی ای محمد
صلی اللہ علیہ وسلم تو بڑی خلق پر پیدا ہوا ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہین کہ حضرت کا خلق قران ہی یعنی جو
کچھہ قران مجید مین ہی وہ بالطبع حضرت کے اخلاق ہین سبحان اللہ فرد وصف خلق کسی کہ قران است ٭ خلق را وصف او چہ
امکان است ٭ اور پیغمبرون سے پیچی دین کی راہ بتلانی والی پیغمبرونکی نایب ہوتی ہین اگرچہ اونکا گناہونسی بالکل پاک ہونا شرط
نہین لیکن پہر بہی اونکی افعال واخلاق بہت سے نیک ہوتی ہین اور اگر اونسی کوئی بڑا گناہ صادر ہوتو اللہ تعالیٰ جلد
نصیب کرتا ہی چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نایب وسوقت سی آجتک جہان مین موجود ری ہین اونمین سب سے
افضل واشرف وہ لوگ ہین کہ حضرت کی اہلبیت واصحاب ہین جنہون نی باایمان حضرت کو دیکہا اور اونسی اوترکر تابعین
ہین کہ جنہون نی باایمان صحابون کو دیکہا اور اونسی اوترکر تبع تابعین ہین جنہون نی باایمان تابعین کو دیکہا اور
اونسی اوترکر اور علماء اور اولیاء اور صلحا ہین کہ جنکی گنتی ہزارون اور لاکہون سی کم نہین اور ان نابعونکی اخلاق اور
افعال ایسی اچہی ہین کہ جنکی بیان سی دل اور جان کو لذت حاصل ہوتی ہی اور اونمین بہتونکی ماتہہ سی خرق عادات بہی
ظاہر ہوی ہین چنانچہ اسمقام مین یکی از ہزار واند کی از بسیار بعضی اخلاق اور خرق عادات بعضی بزرگون کے بیان ہوتے
ہین روضۃ الاحباب اور دوسرے کتب تواریخ اور احادیث مین لکہا ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ایکدفعہ لشکر کا سامان

کررہی تہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنا آدہا مال حضرت کی خدمت مین لی آئی حضرت نی پوچہا گہر والون کی واسطی کیا چہوڑ آیا او نہون نی عرض کیا کہ آدہا مال اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنا سارا ہی مال اوٹہا لائے حضرت نی پوچہا کہ گہر کی لوگون کی واسطی کیا چہوڑ آیا ہی انہون نی عرض کیا کہ اللہ اور رسول کی سعادت مین لکہا ہی کہ ایک روز ایک غلام نی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دودہ لاکر پلایا بیچہی سی معلوم ہوا کہ وجہ حلال سی نتہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نی حلق مین اونگلی ڈالکر قی کری تمام دودہ نکال دیا اور کہا بار خدایا جو کچہہ کہ میری رگون مین باقی رہگیا ہو اوس سی تیری پناہ پکڑتا ہون اور صواعق محرقہ وغیرہ کتابون مین لکہا ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نی اپنی خلافت کی دنون مین ایک شخص کو کہ نام اوسکا ساریہ تہا ایک لشکر کا سردار بناکر کسیطرف کو روانہ کیا تہا اور وہ بزرگ ایک روز اپنی فوج کی ساتہہ عجم کی ملک مین کافرون کی غلبہ سی بہاگ چلا تہا اور اوسوقت مین حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ مدینہ منورہ مین منبر پر خطبہ فرما رہی تہی حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو یہہ حال کشف سی معلوم ہوا خطبہ ہی کی درمیان فرمانی لگی یا ساریۃ الجبل یعنی ای ساریہ پہاڑ کی طرف ہوکر اپنی آپ کو قایم رکہہ ساریہ نی حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی آواز وہان سی سنی اور خبردار ہوگیا اور پہاڑ کو اپنی پشت پر لیکر مضبوط ہوا اور کافرونکو بہگا دیا اور اوسی کتاب مین نقل کیا ہی کہ مصر مین دستور تہا کہ ایک کنواری لڑکیکو واسطی نذر بہیٹ دریائیل کی بناؤ سنگار کرکی دریا مین ڈال دیا کرتی تہی تو دریا جاری ہوا کرتا تہا جب وہان حکومت اسلام کی ہوئی حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نی کہ حاکم اوس شہر کی تہی اس رسم بد کو موقوف کردیا دریا بالکل خشک ہورہا وہان کی رہنی والون نی جلاوطن ہونیکا ارادہ کیا حضرت عمرو بن عاص نی یہہ حال حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی خدمت مین لکہہ بہیجا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نی اوسکے جواب مین حضرت عمرو بن عاص کو خط لکہا کہ تی اس رسم کو موقوف کیا اچہا کیا اور ایک رقعہ چہوٹا سا لکہہ کر اوس خط مین ملفوف کرکی لکہا کہ اس رقعہ کو دریای نیل مین ڈالدینا اور مضمون اوس رقعہ کا یہہ تہا کہ رقعہ اللہ کی بندے امیرالمومنین عمر کا دریای نیل کیطرف اما بعد اگر تو اپنی آپ سی جاری تہا تو اب جاری نہین ہونیکا اور اگر تجکو اللہ جاری کرتا تہا تو مین مانگتا ہون اللہ واحد قہار سی کہ تجکو جاری کردی عمرو بن عاص نی اوس رقعہ کو دریا مین ڈالا اللہ تعالی نی دریای نیل کو جاری کردیا تب سی وہ رسم بد اوس شہر سی موقوف ہوئی اور کتب تواریخ مین لکہا ہی کہ ایکدن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک قبر پر کہڑی ہوکی اسقدر روئی کہ داڑہی مبارک تر ہوگئی رفیقون نی پوچہا کہ آپ کبہی بہشت و دوزخ کی ذکر سی اتنا نہین روئی جتنا آج روئی ہین اسکا کیا سبب ہے آپنی فرمایا کہ مینی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا ہے کہ پہلی منزل عاقبت کے قبر ہی جسکو امین آرام نہ پایا بقی

وادی ایک جنگل کا نام ہے جسمین بہت سی آگ ہوتی ہے

منزلین اوسپر آسان ہوئین اور جسکو اسمین تکلیف ہے باقی منزلین تکلیف سی گذرین تو پہلی منزل مین سب منزلون
غم ہوتا ہی اور لکہا ہی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ چاشت کیوقت اکثر اوقات مسجد نبوی مین زمین پر سوتی جسر
اوٹہتی تو سنگریزون کی نشان اپکی بدن پر پڑجاتی اور حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ بوستان مین لکہتی ہین
کہ ایک دفعہ ایک گلی مین نادانستہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پانو ایک کنگال کی پانو پر آگیا اوسنی خفا ہوکر کہا کہ
تو اندہا ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نی فرمایا کہ مین اندہا تو نہین مگر بہول گیا ہون تو مجکو معاف کردی اور اوسنے
کتاب مین لکہا ہی کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سی ایک مسئلہ پوچہا اپ نی اوسکا جواب فرمایا اوس
مجلس مین سی ایک شخص نی کہا کہ یہہ مسئلہ یون نہین ہی جسطرح آپ فرماتی ہو اپ نی فرمایا جو تجہی اچہا معلوم
ہی کہدی اوس شخص نے خوب مسئلہ بیان کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نی فرمایا کہ مین بہول گیا تہا یہہ سچ کہتا ہے
اور صواعق محرقہ مین لکہا ہی کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نی حضرت ضرار بن حمزہ سی کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ
کا وصف مجسی بیان کرو حضرت ضرار نی اول اسبات سی عذر کیا جب حضرت معاویہ نی قسم دی تو یون بیان کرنی
لگی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بڑی بزرگ اور متقی تہی بڑی قوت والی تہی قول اونکا فصل تہا حاکم اور عادل تہی علم
اونکی اطراف سی روان تہا بات اونکی حکمت کی تہی دنیا اور اوسکی زینتون سی بیزار تہی اونکی آنکہون سی بہت آنسو
جاری رہتی تہی تدبر اور تفکر کیا کرتی تہی رو کہی سوکہی روٹی اور موٹی کپڑی پر قناعت کرتی تہی اپنی اپ کو ایک
ادنا آدمی سمجہتی تہی جو کچہہ ہم پوچہتی اوسکا جواب دیتی اگر ہم اونکو بلاتی تو اجابت کرتی اہل دین کی تعظیم کرتی مسکینون
سی قرب رکہتی قول باطل کی تابع نہوتی کوئی ناتوان اونکی عدل سی ناامید نہوتا اور مینی اونکو اندہیری رات مین
تنہا دیکہا ہی کہ اپنا ہاتہہ ڈاڑہی مین ملتی ہی اور غم سی روتی تہی اور فرماتی تہی کہ ای دنیا مین تجہسے نہ ہولونگا تیرا
فریب کہاونگا یہہ فریب اورون کو دی تو مجسی شوق رکہتی ہی مین تجسی بیزار ہون کہان ہوسکتا ہی کہ
مین تجسی محبت کرون میری محبت ہوئی تجسی بعید ہی مینی تجکو تین طلاق بائن دیی کہ پہر رجوع نکرونگا عمر تیری
چہوٹی ہی اور خوف تیرا بہت ہی ای تو توشہ کم اور سفر دراز اور راہ کا خوف یہہ تین سنکر حضرت معاویہ رو پڑی اور
کہنی لگی خدا تعالی ابوالحسن پر رحمت کری کہ واسد وہ ایسی ہی تہی اور جو تمنی کہا سچ ہی اور اوسی کتاب مین لکہا ہی
کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نی فرمایا کہ مجہی شرم آتی ہی اس سی کہ اپنی پروردگار سی ملون ایسی حال مین کہ اپنی
پروردگار کی گہر کیطرف پاپیادہ نگیا ہون اسواسطی حضرت ممدوح نے پچیس حج پاپیادہ ہوکر کی حالانکہ سواریان
اپکے ساتہہ چلتی تہین اور اوسی کتاب مین ابونعیم سی روایت کی ہی کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نی دو بار اپنا
سارا ہی مال اللہ کے نام پر دیدیا اور تین مرتبہ اپنا آدہا مال اللہ کے نام پر بانٹ دیا شلا اگر دو جوتیان یا دو موزہ ہوتے

تو ایک اللہ کے نام پر دی دیتی اور اوسی کتاب مین لکھا ہی کہ ایک بوڑہیا نی حضرت امام حسن اور امام حسین اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالے عنہم کے ضیافت کی حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نی ہزار دینار سونی کی اور ہزار بکری اوس بوڑہیا کو بخشی اور اتنای انعام حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نی اسکو دیا اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نی دو ہزار دینار اور دو ہزار بکریان اوسکو بخشین اور تواریخ کی کتابون سی ظاہری کہ یزید پلید جب خلیفہ ناحق بن گیا اوسنی چاہا کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ مجبی بیعت کرین اور میری متابعت اختیار کرین فرزند رسول علیہ السلام نی جانا کہ اس فاسق نالایق سی بیعت کرنی برخلاف طریقہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی پس اوسکی بیعت سی انکار کیا اور اسی سبب سی اپنی جان عزیز اللہ کی راہ مین قربان کی اور شدت پیاس کے اور طرح طرح کی سختیان اوٹہاکر معہ اکثر صاحبزادون کی شہید ہوی پر اوس نابکار کی متابعت اختیار نکی سبحان اللہ حوصلہ ہو تو ایسا ہو اور حضرت ابن حجر مکی شفعوی رح اپنی کتاب قلاید العقیان فی مناقب الامام ابحنیفۃ النعمان مین لکھتی ہین کہ حضرت مسعری نی کہا کہ حضرت ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ جب کبہی اپنی بال بچون کی لی کچہہ کہانا یا کپڑا خریدتی تو تہلی اوس سی اوسیقدر علمار کو بہی دیتی اور اوسی کتاب مین لکھا ہی کہ حسن بن زیاد نی کہا کہ قسم ہی خدا کی کہ حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نی کبہی امیرون اور بادشاہون کا ہدیہ قبول نہین کیا اور ایک دفعہ حضرت امام نی کچہہ کپڑا واسطی بیچنی کے اپنی تجارت کی شریک پاس بہیجا اوسمین ایک تہان عیب دار تہا آپنی کہلا بہیجا کہ خریدار سی اس تہان کا عیب ظاہر کرکی بیچیو تقدیر الہی سی وہ شخص اوس تہان کا عیب بیان کرنا بہول گیا اور سب اسباب بیچ دیا جب حضرت امام کو اس حال کی خبر ہوئی اوسکی قیمت کو اپنی خرچ مین لانا گوارا نکیا قیمت اور نفع اوسکا سب کا بقدر بیس ہزار درہم کی تہا محتاجون کو دیدیا اور اوسی کتاب مین لکھا ہی کہ حضرت امام ابوحنیفہ نی چالیس برس تک عشا کی وضو سی فجر کی نماز پڑہی اور اکثر راتون مین ایسا اتفاق ہوتا کہ ایک رکعت نماز مین سارا قران شریف ختم کرتی اور اوسمین اسقدر رقت ہوتی کہ اوسکی رونی کی آواز ہمسایہ سنکر اونکی حال پر ترس کہاتی اور یہہ بہی روایت ہے کہ جس جگہہ مین امام مرحوم کو وفات ہوئی اپنی اوسجگہہ مین سات ہزار قران ختم کئی تہی اور مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب نفحات الانس مین لکھتی ہین کہ حضرت قطب ربانی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی والدہ شریفہ فاطمہ بیبی ابوعبداللہ کے فرماتی ہین کہ جب سی میرا بیٹا عبدالقادر پیدا ہوا ہی اوسنی رمضان شریف کی دنون مین کبہی دودہ نہین پیا کہتی ہین کہ ایک دفعہ رمضان کا چاند بادل کی سبب سے دکہائی نہین دیا تہا لوگونی حضرت محبوب سبحانی کی ماہی رمضان کے چاند کا حال پوچہا اونہونی فرمایا کہ آج عبدالقادر نی دودہ نہین پیا پہر آخر کو معلوم ہوا کہ وہ دن رمضان کا ہی اور اوسی کتاب مین لکھا ہی کہ حضرت شیخ عبدالقادر جرحانی فرمایا کہ ترکین مین عزہ کی دن مین گیا جہانی جنگل مین اوس

عالیجناب نواب صاحب کی خدمت شریف مین معلوم ہو اور جنی نی کی کیفیت کتابون مین دیکہی ہی اور اوسکی نسبت اوسکی کیفیت کی ہی اور اوسکی نسبت اوسکی کیفیت کی ہی

گای نی میری طرف موہنہ کرکی کہا ای عبدالقادر خدا تعالی نی تجہی اس کام کیواسطی نہین بنایا اور اسکام کا حکم
نہین دیا مین یہہ سُنکر ڈرا اور پلٹ کر اپنی گہر کی کوٹہی پر چڑہ گیا دیکہتا ہون کہ حاجی عرفات مین مجکو نظر آتے
ہین مینی اپنی والدہ سی عرض کیا کہ مجہی اسد تعالی کی عبادت کی لئی چہوڑ اور اجازت دی کہ بغداد مین جاکر علم
پڑہون اور نیکون کی زیارت کرون مان نی اسکا سبب پوچہا مینی احوال ظاہر کیا مان رولی اور جالیس دینار میرے
خرچ کی لئی میری جامہ مین سی دئی اور مجکو رخصت کیا اور مجہی عہد لیا کہ جہوٹ کبہی مت بولیو مین قافلہ سی ملکر
بغداد کو چلا راہ مین ساٹہہ سوارون کا ڈاکا قافلہ پر پڑا ایک سوارنی مجہی پوچہا ای فقیر تجہہ پاس کیا ہی مینی کہا چالیس دینار
بولا کہان ہین مینی کہا میری جامہ مین بغل کی نیچی سئی ہوئی ہین وہ سمجہا کہ مجہی مسخری کرتا ہی چلا گیا دوسری نی
اسیطور پوچہا مینی سچ سچ کہدیا اون دونون سوارون نی میرا حال اپنی امیر سی ظاہر کیا امیر نی مجکو بلاکر
اوسیطرح پوچہا مینی وہی جواب دیا پہیر میرا جامہ پہاڑ کر دیکہا جو مینی کہا تہا وہی پایا مجہی اس سچ بولنی کا سبب
پوچہا مینی کہا میری مان نی مجہی سچ بولنی کا عہد لیا ہی مین اپنی عہد مین خیانت نہین کرتا یہہ سُنکر قزاقون
کا سردار رولنی لگا اور کہا کہ مین کئی برس سی اپنی پروردگار کی عہد مین خیانت کرتا ہون اور اوس سردار کی
میری ہاتہہ پر رہزنی اور قزاقی سی توبہ کی اور اوسکی سب ساتہی والون نی بہی میری ہاتہہ پر توبہ کی اور کیمیا سعادت
مین لکہا ہی کہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ ایسی زاہد تہی کہ گلیون مین سی کہجور کی گٹہلیان اوٹہا کر اپنی غذا
کرتی اور چہوٹی چہوٹی دہجیان گری پڑی اوٹہا کر پاک کرکر اپنی کپڑی بنا لیتی اور کتاب محبوب الابرار مین لکہا ہی کہ
حضرت بابا فرید شکر گنج قدس اللہ سرہ العزیز چالیس رات تلک ایک کوین مین اولٹی ہوکر لٹکی عشا کی نماز پڑہ کر لٹکتی
فجر کی نماز سی پہلی باہر آجاتی اور مینی کسی سی نا ہی کہ سبب اسکا یہہ تہا کہ ایک رات آپ تہجد کیوقت سوتی رہگئی اور
اوس روز کی نماز وتر قضا ہوگئی اپنی نفس کو سزا دی اور اوسی کتاب مین لکہا ہی کہ حضرت بابا فرید گنج
کی درختون کی نیچی عبادت کیا کرتی اور غذا اپکی کرگا پہل تہا جسکو ڈیلا کہتی ہین اور یہہ بہی پیٹ بہر کر نہ کہاتی تہی
اور اوسی کتاب مین لکہا ہی کہ حضرت ابو علی قلندر پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ جب جذبہ کی حالت مین آگئی تو اوس بیہوشی
مین آپ کی موچہین اندازہ شرعی سی زیادہ ہوگئین تہین حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ نی ایک روز
آپکی ڈاڑہی پکڑ کر موچہین کترڈالین حضرت ابو علی صاحب اپنی ڈاڑہی کو چوما کرتی اور فرماتی کہ یہہ میرے ڈاڑہی
شرع شریف کی راہ مین پکڑی گئی ہی اور سنا گیا ہی کہ ایک شخص جے پور کی راجا کالی یا لک بہاگ کر دلی مین
مولانا شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مین پہنچا اور کہنی لگا کہ ہمیشہ آسمان اور زمین کی بیچ مین ایک حجاب
مجکو نظر آتا ہی مولانا نی فرمایا کہ اسکے تعبیر یہہ ہی کہ یہہ تخت بہشت کا ہی تو مسلمان ہو تو

یہہ تجکو نصیب ہووی وہ شخص اوسیوقت مشرف باسلام ہوا اور سنا ہی کہ حضرت مولانا محمد اسماعیل شہید دہلوی
کہ جناب حضرت سید احمد صاحب کے رفاقت مین کافرون سی جہاد کرہی تہی باوجودیکہ مولانا ممدوح وزیر اعظم
سید صاحب کے تہی بعضی وقت اپنی گہوڑی کی لی آپ جنگل سی گہاس لایا کرتی تہی اور کبہی لشکر کی اونٹونکی
شلیتی اپنی ہاتہہ سی بندہواتی اور کبہی لنگر کی بہٹیون مین اپنی ہاتہہ سی لکڑیان چیر کر ڈالتی مولانا ممدوح بہت ہے
بی تکلف رہتی اور ایسا ہی حال جناب سید احمد صاحب کا تہا اور ایک روز مولانا قطب الدین صاحب سلمہ اللہ تعالی
نی فرمایا کہ ایکدفعہ جناب مولانا عبدالحی صاحب مرحوم کشتی مین سوار تہی اور اونکی بیوی اوسی کشتی کے بیچ گاڑی مین
بیٹہی ہوئی تہین جب نماز کا وقت آیا مولانا ممدوح نی نماز پڑہی بیوی نے کہا کہ تم بہی نماز پڑہو بیوی صاحب نے کہا
میری بہی گاڑی مین جسطرح مجہی ہوسکی نماز پڑہ لی ہی مولویصاحب نے فرمایا یون نہین ہی بلکہ گاڑی اوتر کر
کہڑی ہوکر پڑہو تب بیوی صاحب نے اپنا سر موہنہ ڈہانپ کر گاڑی سی اوتر کر کشتی مین کہڑی ہوکر نماز پڑہی مولویصاحب
نی لوگون کی تعلیم کی لئی آواز بلند فرمایا کہ لوگو دیکہہ لو عبدالحی کی بیوی نماز پڑہ رہی ہی یعنی تمہاری بیونکو
بہی ایسا ہی چاہئی کہ سفر مین ہر طور پر نماز ادا کیا کرین نہ یہہ کہ بی موقع شرم اور غیرت کر کر اللہ کی فرض مین
قصور کرین **اور ہندونکی دین کی پیشوا بہی بہت ہوئی ہین** پر اونکی افعال اور اخلاق
عجب طرح کی ہین کہ جسمین عقل حیران ہی بڑا پیشوا انکی دین کا برہما ہی کہ اوسکو رسول خدا بلکہ خدا جانتی ہین
اور بقول انکی چارون بید برہما کی چار موہنہ سی نکلی ہین اور بید کو کلام الہی جانتی ہین باقی تمام شاستر ونکو
انہین بیدون سی نکلی جانتی ہین چنانچہ برہما انکی سب پیشواؤن کا پیشوا ہی بہا بہارت کی آدپرب مین لکہا ہے
کہ برہما ساری دیوتاون کا اوستادی اور مہادیو بہی اوس سے پیدا ہوا اور دوسری جگہہ لکہا ہی کہ مہادیو
برہما کی دونون ابروسی پیدا ہوا چنانچہ اوسکی نسبت لکہے گئی تواریخون مین لکہا ہی کہ پہلی برہما نی سارستی
اپنی بیٹی بنالی اور کام دیو یعنی شہوت جماع کو بہی بنایا کام دیو نی برہما سی یہہ برہما سی بخشش چاہی کہ وہ جسکے
دلمین جاگہی اوسکی عقل ماری جاوی برہما نی اوسکو بہی بردیا کام دیو برہما ہی کی دلمین جاگہا برہما کی
عقل رخصت اور شہوت غالب ہوئی اپنی بیٹی سی جماع کا قصد کیا سارستی بسبب شرم اور حیا کی ایکطرف
کو پہر گئی اوسطرف برہما کی صورت مین ایک اور موہنہ ظاہر ہوگیا سارستی کو اوس موہنہ سی گہورنی لگا سارستی
پیچہی کو ہوگئی اوسطرف سے ایک اور موہنہ برہما کی ظاہر ہوگیا اور نظر بدکرنی لگا سارستی دوسری طرف کو ہوگئی ہی
حال اوسطرف ہوا چنانچہ برہما کی چار موہنہ اوسیوقت سی مین ہیوا تہی برہما کو چترمکہہ کہتی ہین القصہ جب سارستی نی
دیکہا کہ برہما پیچہا نہین چہوڑتا وہان سی بہاگ چلی برہما اوسکی پیچہی دوڑا سارستی زمین مین غائب ہوکر بہاگنی لگے

جب باہر نکل کر دوڑی برہما بھی پیچھے اوسکی بہاگا گیا غرض اسیطرح سارتی کبھی ظاہر کبھی غائب ہوکر اوسکی تہہ سی بہاگی پر اوس جوانمردنی پیچھا نچھوڑا مصرعہ آفرین باد بریں ہمت مردانہ او ۔ جب یہ تماشا دیوتاؤن مین ہسیات کی چرچی ہوئی مہادیو نی اس گناہ کی بدلی برہما کا ایک سر اوپر کا کاٹ دیا اور بعضی کہتی ہین کہ اس گناہ کی شامت سے برہما کی پوجا موقوف ہوئی اور دیوتا پوجی جاتی ہین نہ برہما اور بعضی کہتی ہین کہ ایک دفعہ برہما نی پارتی مہادیو کی بیوی سی آشنائی لگائی تہی اسواسطی مہادیو نی اوسکا سر کاٹ دیا اور کہتی ہین کہ اوس سارستی نی ندی کی صورت پر ظہور کیا ہی گر کہیں کی زمین مین تہا نہسر کی نیچی کہین ظاہر اور کہین زمین مین غائب چلتی ہی سو اب تک اوس بات کا یہہ نشان موجود ہی اور مرشیہ پوران مین لکہا ہی کہ برہما نی اپنی بیٹی کو اپنی جورو بناکر دیوتاؤنکی سو برس تک رکہا پہر اوسکو اپنی بیٹی سویم بہوہ سی بیاہ دیا اور بامن پران مین لکہا ہی کہ برہما نی مہادیو کی ذکر کی درازی کا انتہا نپایا اور جہوٹون کہدیا کہ میری مہادیو کی لنگ کے مقدار دریافت کرلی ہی اس جہوٹ کی شامت سے اوسکی پوجا جہان سی موقوف ہوئی اور انکی بعضی تواریخ یہی برہما کا شراپ سپنا ہی معلوم ہوتا ہی اور عقلمند ایسا نہا کہ ایکبار شب کی آلت کو ناپنی لگا چنانچہ پہلی فصل مین مذکور ہوا اور جب اوسکا انتہا نپایا تو برہما نی جان لیا کہ یہی میرا مالک اور خالق ہی اور اوسی کی عبادت شروع کی واہ واہ خالق اور مالک کے پہچان ایسی ہی چاہیی اور دین کا پیشوا ایسا ہی عقلمند اور فہیم چاہیی جیسا کہ برہما جسکو زیادہ احوال برہما کا دریافت کرنا موہمہات اور لنگ پران اور یا پوران وغیرہ تواریخون مین دیکہی غرض ہندؤن کی دین سی بخوبی ثابت ہے کہ برہما فسق اور فجور سی پاک نہا اور یہانتک نوبت پہنچی کہ اپنی بیٹی سی جماع کیا پہر ایسی نفسانی اور فاسق اور بیحیا کی متابعت کرنی سی کیا حاصل ہی فاسق اور جہوٹا اس لائق نہین ہوتا کہ اللہ تعالی کا رسول ہو اور جہوٹی اور فاسق کی زبان پر اعتماد کرنا جاہلونکا کام ہی بلکہ جاہل بہی نہین کرتی اسمقام مین بعضی ہندو جواب دیا کرتی ہین کہ برہما سامرتہی یعنی مقدور والا تہا اور سامرتہی کو گناہ ضرر نہین کرتا سو اسکا جواب یہہ ہی کہ جو شخص شہوت کا مغلوب ہوکر بیعقل ہوجاوی وہ سامرتہی کہان ہا اور اگر برہما کو گناہ نی ضرر نہ کیا تہا تو مہادیو نی اوسکا سر کیون کاٹ ڈالا اور گناہ کی شامت سے اوسکی پوجا جہان سی کیون اوٹہہ گئی اور بالفرض اگر سامرتہی کو گناہ ضرر نکری جب بہی ضرور ہی کہ اللہ کا رسول گناہ سی پاک ہو کیونکہ فاسق کی نصیحت لوگونکو فائدہ نہین کرتی یعنی جو شخص آپ بری کام کری اور دوسرونکو اوس سی منع کری لوگ اوس سی مخری کرینگی اور کہینگی کہ اگر یہہ کام بری ہین تو آپ کیون کرتا ہی اور اوسکی یہہ مثال ہی جیسی کوئی شخص حلوا کہا رہا ہی اور لوگون سی کہتا ہی کہ اس مین زہر ملی ہوئی ہی تم مت کہاؤ لوگ اوسکی کہنی کا یقین نکرین گی اور کہینگی کہ اگر زہر ملی ہوی ہوتی تو آپ کیون

کہاتا

کہاتا اور بعضی ہندو یہہ جواب دیا کرتی ہین کہ برہماسی یہہ حرکت اسواسطی ہوئی تاکہ لوگون پر ظاہر ہو کہ پرمیشر
کی بہادی یعنی خدا کی خواہش ایسی غالب ہی کہ برہماہی بہی نہ ٹلی یعنی خدا کی ارادی مین یون ہی تہا
کہ برہماسی یہہ حرکت ہوئی اوسکا جواب یہہ ہی کہ ارادہ الہی کا ظاہر ہونا کچھہ اسی بات پر موقوف نہا کہ اللہ تعالے
کا پیغام برایسی گناہ سی بدنام ہو جسمین تمام ہدایت کا کارخانہ بگڑی بلکہ جو اور کسیکا حادثہ اور مصیبت برہما پر
پڑجاتا ارادہ الہی کا غالب ہونا اوس سی بہی خوب ظاہر ہوجاتا اور اللہ کی ارادہ کا غالب ہونا تو عقل والونکی
نزدیک ہرطرح ثابت ہی اور یہہ بات عقل سلیم کی نزدیک ہرگز جائز نہین یہہ اللہ کا رسول فاسق اور بدکاری ہو
اور ایک پنڈت نی ایکدفعہ ذرا بات کا جواب دیا کہ ظاہر مین لوگون کی نظر مین معلوم ہوتا ہی کہ برہما نی یہہ حرکت کی
ورنہ حقیقت مین یہہ کام برہماسی سرزد نہین ہوا سواسکا جواب یہہ ہی کہ سرفاسق اور زناکار کہہ سکتا ہی کہ میں
یہہ گناہ نہین کیا تمہاری نظر مین غلطی پڑی ہی اور بالفرض اگر حقیقت مین برہما نی یہہ گناہ نہ کیا تو مہادیو نی
اوسکا سر کیون کاٹا اور اگر یہہ کہو کہ مہادیو نی بہی سر نہین کاٹا یہہ بہی نظرونکی غلطی ہی تو اس سی معلوم
ہوا کہ یہہ تمہاری پوتھیونکی غلطی ہی جسمین سراسر غلط اور جہوٹ بہرا ہوا ہی تو اس سی تمہارا دین ہی غلط ٹہرا
اور جو دین غلط ہو اوس سی نجات کی امید رکہنی محض غلط ہی **حکایت** جن دنون مین اپنا اسلام مخفی رکہتا
تہا ایک روز میں دیوان چندر برہمن سی پوچہا کہ مصر جیوہلا اگر کوئی شخص راجاسی ملاقات حاصل کیا چاہی تو
آیا کسی امیر وزیر معتبر کی وسیلہ سی ملی یا فلانی فلانی بدکاردن کی وسیلہ سی ملی کہنی لگا کہ ہلا مہاراج ایسی
بچون کو راجا کی دربار مین کون پوچہتا ہی میں کہا کہ جب ان راجون کی دربار مین بچون کی وسیلہ سی نہین پہنچ
سکتی مین تو اوس شاہنشاہ یعنی اللہ کی دربار مین تو بچون کی وسیلہ سی ہرگز رسائی نہو گی بولا کہ ہان سچ ہی
پہر میں کہا کہ تم ایسی شخص کی پوجہی کیون لگی کہ بقول تمہاری ایسا لچا ہی کہ اپنی بیٹی سی قصد جماع کیا یعنی
وہ برہما ہی پس اوسنی اسبات کا جواب دیا کہ مہاراج ہم تمکو ایک بات کہتی ہین ہمارا کہنا مانو کہ جو کچھہ تمہاری من
مین ہی دل ہی مین رکہو اسطرح ظاہر مت کہا کرو انہی اور برہماسی اوتر کر اور لوگ انکی دین کی راہ تبلانی والی
ہین چنانچہ اونکا حال بہی ایسا ہی کسی نی اپنی بیٹی سی زنا کیا کسینی بیگانی عورتون سی برا کام کیا کسینی دغا بازی
اور فریب کیا اور کسی نی کچھہ اور کسینی کچھہ اور کوئی ان سب بری صفتون سی موصوف ہوا چنانچہ بہاگوت وغیرہ
انکی پوتھیون مین کرشن کا یہہ حال لکہا ہی کہ رات دن برج کی عورتون کی ساتہہ مشغول رہتا تہا مسخری کرتا بنسری
بجاکر اونکو سناتا ایکدفعہ کسی عورتین نہاتین تہین اونکی کپڑی اوتہا کر کدم کی درخت پر چڑہ گیا تا اونکا بدن ننگا
دیکہی اور اوسنی اونکا نام بیگانہ عورت سی کہ جسکا خاوند جیتا تہا آشنائی لگا کر اوسکو اپنی بیوی بنایا غرض اوسکی فسق و فجور

کی باتین ہندو لوگ اپنی تصنیفات دوسرہ سورتہہ خیال پتا چہند چہاد ہرپت کہت مین گاتی بجاتی ہین بلکہ بعضی
وقت کتھا اوسکی بیویون کی سامگم نیکراونکو اپنی سامنی بجاتی ہین اسکا نام راس لیلا ہی اور کہتی ہین کہ پراسر
رکہہ سفر کو چلا بیوی سی عہد کر گیا کہ جب تجہی حیض آکر فراغت ہوگی اپنا نطفہ تیری پاس بہیجونگا پہر اوس نے اپنی
منی نکال کر ایک درخت کی پتی مین لپیٹ کر ایک شکاری کی ہاتہہ اپنی بیوی کی پاس بہیجی راہ مین ایک دریا پر
اوس شکاری سی ایک اور شکار لڑنی لگا اس کشاکش مین وہ نطفہ پراسر کا دریا مین گر پڑا اوسکو ایک مچہلی نگلکر
حاملہ ہوگئی اوس سی ایک لڑکی پیدا ہوئی جسکا نام مچہودری ہی وہ لڑکی ایک ملاح نی اپنی بیٹی کر کی رکہی
اتفاقا اسی دریا پر ایک دفعہ پراسر رکہہ یا مچہودری اوسکو دریا سی پار کرنی لگی پراسر اوسپر عاشق ہوا بری کام
کا قصد کیا مچہودری نی کہا میری بدن سی مچہلی کی بدبو آتی ہی پراسر کی دعا سی وہ بدبو خوشبو بن گئی مچہودری
نی کہا میری باپ اور ماں دیکہتی ہین اور سوچ دیکہتا ہی چونکہ جناب پراسر صاحب کو شہوت غالب ہوئی تہی
دعا کی کہ اندہیرا ہوگیا کہ کسیکو کچہہ نہ سوجہی اوسوقت شوق سی مچہودری کی ساتہہ کہ حقیقت مین انہین کے
صاحبزادی تہی جماع کیا اور مہابہارت مین یون لکہا ہی کہ یہہ لڑکی راجا پرچر کی نطفی سی پیدا ہوئی تہی
جس سی پراسر نے زنا کیا چنانچہ یہہ قصہ دوسری فصل مین مذکور ہی الغرض اوس زنا سی ایک بیٹا پیدا ہوا جسکا نام
بیاس ہی چنانچہ بہت سی کتابین تواریخ وغیرہ کی خصوصا بیدانت شاستر کہ جسکو ساری شاستروں سی افضل
جانتی ہین اوسکی تصنیف ہین اور بیدون کو کہتی ہین کہ اوسنی چہار حصہ کیا ہی اوسطی اوسکو بید بیاس کہتے ہین
سو بیاس بہی انکا بڑا پیشوا ہی سو اوسنی راجا پانڈو کی جورون سی زنا کیا چنانچہ دوسری فصل مین بیان ہوچکا ہی
اور روایت ہی کہ بسوا مترنی ہزار برس عبادت کری ایک روز ارسی پر عاشق ہوکر اوس سی خراب ہوکر اپنی
ساری عبادت برباد کی اور گناہ کی شامت سی مجذوم ہوا آخر سن کنا بنکر اسکی پیچہی پیچہی ہوکر سرگ مین گیا غرض
ہندون کی دین کی رہنماون کا احوال اونکی شاستروں سی ایسا ہی نکلتا ہی جسکو زیادہ دیکہنا ہو مہابہارت
اور پدم پوران وغیرہ کی سیر کری اسمقام مین زیادہ بیان ایسی فحش کی باتون کا کیا کرون اب ہندون کو مناسب
بلکہ فرض ہی کہ ان لوگون کی پیروی کو چہوڑین کہ ایسی لوگ لایق پیغمبری اور رہنمای کی نہین ہوتی جناب
محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اسوقت کی پیغمبر ہین اونکی اور اونکی نایبون کی اخلاق اور افعال کی طرف غور
کرین اور اپنی بزرگون کی اخلاق اور افعال کو مطالعہ کرین اور انصاف فرماوین کہ کسکی متابعت سی اللہ کے
ملنی کی امید ہوتی ہی اور ہم یہہ بات ہندون کی خیرخواہی کی لئی کہتی ہین حق تعالی ان کو ہدایت کری ٭

فصل پانچوین قیامت کی بیان مین

ہم یعنی کہتی ہین پیسر کہ ایک دن اس

جہان کا تمام کارخانہ بگڑجاویگا جو کچھہ نظر آتا ہی سب فنا ہوگا کچھہ نہ رہیگا پھر حق تعالی ہر کسیکو زندہ کریگا اور
ہر کسیکی اچھی بری کا مونکا حساب لیکر آپ انصاف اور عدل کریگا ظالمون سی مظلومونکا حق دلایا جاویگا بعد ہونے
انصاف کی اچھی لوگ جنہون نی پیغمبرونکا حکم قبول کیا ہی اور گناہون سی بچتی رہی یا گناہ سی توبہ کری ہی اور
کی ساتھہ مری ہین بہشت مین داخل ہون گی پھر کبھی نہ نکالی جاوینگی اور نہ مرینگی اور بری لوگ جنہون نے
پیغمبرونکا حکم قبول نہین کیا ہمیشہ دوزخ مین رہینگی کبھی نہ نکالی جاینگی نہ مرینگی نہ عذاب کم ہوگا اور جنہون
نی پیغمبرونکا حکم قبول کیا لیکن نفس کے شامت سی گناہ کرکی بدون توبہ مرگئی کچھہ مدت موافق گناہ کی دوزخ
مین سزا پاکر پھر بہشت مین داخل ہون کی بعضون کو اسد سزا ندیگا بخشدیگا لیکن جو کسی کی بندونکی حقوق تلف
کئی ہین جیسی چوری قزاقی مارپیٹ گالی غیبت بیعزتی رشوت خوری وغیرہ ایسی گناہ بدون راضی ہونی صاحب
حق کی بخشی نجاوینگے اور آوسدن بموجب حکم اللہ کی اچھی لوگ گنہگار مسلمانونکی سفارش کرینگی حق تعالی قبول
کریگا اور سوای کفر کی جس گناہ کو اسد چاہیگا بخشدیگا اور بہشت مین بہت آرام کی جگہین ہین اچھی اچھی نعمتین کہانی پینی کی
عمدی لباس سہری مکان باغ وشمانخویش وقرابتی سیان پیاری جو کہ اہل ایمان ہین سبکی آپسمین ملاقات اور ہمیشہ کی
زندگی اوسی آرام مین اور دوزخ مین سراسر تکلیف اور عذاب ہی آگ سانپ بچھو گرم پانی جیسی پگہلا ہوا تانبا کانٹی بدبو
طوق زنجیر مارپیٹ فرشتون کی جھڑکی وغیرہ اللہ پناہ دی اور مفصل احوال قیامت اور بہشت اور دوزخ اور عذاب وثواب
فہرکا بڑی کتابون مین مندرج ہی انتہی **اور ہندونکی دین مین یون ہی** کہ جسوقت کوئی گنہگار مرتا ہی تو
جم راج جسکو ہندو دہرم رای بہی کہا کرتی ہین اوسکی سپاہی گنہگار کی روح کو جم راج کی پاس لیجاتی ہین جم راج اوسکے
علونکا حساب لیتا ہی پھر وہ جس سزا کی لایق ہوتا ہی اوسکو ویسا ہی جسم اور ملتا ہی اوس جسم مین اپنی اعمال کی سزا پاکر
اوس جسم سی نکل کر پھر کسی اور جسم مین داخل ہوتا ہی اسیطرح ہزار ہا جسم لیتا ہی اور حسب اعمال کی ہر طرح کی حیوان کی جسم
لیتا ہی یہانتک کہ کبھی کیڑا اور پہاڑ اور سور اور کوتا وغیرہ حیوانات بلکہ کبھی درخت بہی ہوجاتا ہی اور بعضی ہندو کہتی ہین
کہ پتھر بہی ہوجاتا ہی اور بہت سی جسم لیکر اور اپنی عملون کی سزا پاکر جب گناہون سی صاف ہوتا ہی تب اوسکی موکھش
یعنی نجات ہوتی ہی اور موکھش یہ ہی کہ ہمیشہ فنا ہوکر خدا کی ذات مین ملجاتا ہی اور کبھی گناہون کی شامت سے
نرک یعنی دوزخ مین جاکر وہانسی نکل کر کبھی پھر جنم لیتا ہی اور کرم پاک مین لکہا ہی کہ جو کوئی بلیچہ اپنی عمر مین اچھی
کام کری تو وہ بعد مرنکی سودر ہوتا ہی اور جو کوئے سودر اپنی طریق پر ثابت رہا ہو اور اچھی کرم کری تو مرکر
ویش ہوتا ہی اور جو ویش اچھی عمل کری اور اپنی طریق پر قایم رہی تو وہ بعد مرنی کی کہتری ہوتا ہی اور
کہتری اچھی عمل کری تو بعد مرنی کی برہمن کا جنم لیتا ہی اور برہمن اچھی عمل کری تو اوسکی موکھش یعنی

نجات ہوتی ہی اور یہہ بہی کہتی ہین کہ جب کوئی اچہا آدمی مرتا ہی تو وہ جس دیوتا کی عبادت کرتا تہا بعد مرنی کی اوسی دیوتا کی مقام مین جاتا ہی اور کہتی ہین کہ جب کوئی شخص سرگ مین داخل ہوتا ہی تو بعد مدت مقررہ کے وہان سے نکلکر پہر جنم لیتا ہی اور بقول انکی جو کوئی بہشت مین گناہ کری اوسکو بہی سزا ملتی ہی چنانچہ مہابہارت کے آدپرب مین لکہا ہی کہ راجہ ہجات نی بہشت مین کہا کہ مین اپنی برابر کسیکو نہین جانتا اندر نی اس گناہ کی بدلی اوسکو بہشت سے دنیا مین پہینک دیا پہر اوس گناہ سی پاک ہوکی بہشت مین گیا اور اوسی مین لکہا ہی کہ ایک راجا نیک کردار بہشت مین داخل ہوا ایک روز گنگا برہما کی پاس گئی وہ راجا بہی وہان حاضر تہا ہوا نی گنگا کا دامن اوٹہا دیا راجا کی نظر گنگا کی رانو پر پڑی عاشق ہوگیا اس گناہ کی شامت سے بہشت سی نکالا گیا اور یہہ انکا اعتقاد ہی کہ کبہی اولاد کی گناہ کی بدلی مین باپ و دادا بہی دوزخ کی عذاب مین پہنچتی ہین چنانچہ مہابہارت کی آدپرب مین لکہا ہی کہ ایک بڑا زاہد برہم چاری جو اوسنی اپنا بیاہ نہین کیا تہا ایسی مقام پر پہنچا جہان اوسکی بزرگ کو اوندہی مین لٹکائی ہوئی تہی اوسنی اونسے پوچہا تم کون ہو بولی کہ ہم بڑی عابد اور زاہد تہی ہم بعد مرنی کی دوزخ مین ڈالی گئی اس گناہ سی کہ ہمارا بیٹا بیاہ نہین کروا تا چنانچہ اوس برہم چاری نے اپنا سگا کی بہن سی بیاہ کیا اور جہان کی آخر ہونی مین ہندوؤنکی شاستروں کی قول مختلف ہین **نیای** شاستر تو کہتا ہی کہ جہانکا ابتدا کچہہ نہین انتہا ہوگا اور فنا ہونا جہان کا دو وجہ پر ہی ایک یہہ کہ برہما کی مکت پر جاتی ہی سوای دہرم اور ادہرم اور بہاؤنا سنسکار کی سب کچہہ فنا ہوجاتا ہی جتنی مدت جہان موجود رہا تہا اوتنی ہی مدت فنا رہتا ہی اور اسی مخلوقات مین سی کوئی شخص برہما بن جاتا ہی اور از سر نو اوسیطور بعینہ اوسی مخلوقات کو کہ فنا ہوگئی تہی بناتا ہی اور اسطرح پر جہان کے فنا ہونی کا نام ہی کہنڈ پرلی ہی اور یہہ کہنڈ پرلی بہت بار ہوتی ہی اور دوسرا قسم یہہ کہ تمام مخلوقات کو مکت حاصل ہوگی اور تمام جہان اور برہما اور کرم اور دہرم اور ادہرم اور بہاؤنا سنسکار بہی فنا ہوجاوین گی کچہہ باقی نرہیگا اور چاردن عنصردن مین سی پہلی زمین پہر اگ پہر ہوا پہر پانی فنا ہوگا اسطور کی فنا کا نام ہی مہاپرلی اور یہہ ایک ہی بار ہوگی **اور بیدانت** شاستر کہتا ہی کہ دنیا کا فنا ہونا تین قسم پر ہی ایک یہہ کہ جب برہما کی عمر سی ایکدن گذرتا ہی اکثر مخلوقات فنا ہوجاتی ہین رات بہر فنا رہتی ہین جب دوسرا دن ہوا پہر پیدا ہوگئی اور اس قسم کی فنا بارہا ہوتی ہی اور اسکا نام نیتی دن دوسرا قسم یہہ ہی کہ تمام مخلوقات اگیان یعنی بیعقلی مین آجاتی ہین سوای اگیان کی اور کچہہ فنا ہوجاتا ہی اور اس قسم کی فنا ایکبار ہوگی اور اسکا نام ہی پراکرت تیسرا قسم یہہ ہی کہ اگیان بہی فنا ہوجاتا ہے اور گیان یعنی عقل اور دانش روشن ہوتا ہی اور اس قسم کی فنا کا نام ہی آتنتک اور یہہ بہی ایک ہی بار

ہوگی

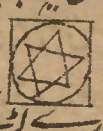
ہوگی اور عنصرون فنا ہوتی ہین کہ زمین پانی مین فنا ہوجاتی ہی اور پانی اگ مین اور اگ ہوا مین اور ہوا خلا مین اور خلا ماہا مین اگر فنا ہوجاتی ہی اور سانکھہ شاستر ون کہتا ہی کہ جب جہان کی فنا ہونی کا وقت آتا ہی تب پنچون تتّ یعنی عناصر پانچون تن ماترا مین غائب ہوجاتی ہین آکاس شبد مین پنچ پرکار مین اتنے روپ مین جل رس مین پرتھی گندہ مین اور یہہ پانچون تن ماترا اہنکار مین غائب ہوجاتی ہین اور اہنکار مہتت مین اور مہتت پرکرت مین ملجاتا ہی چونکہ شرح معنی ان الفاظ کی علوم حکمی سی تعلق رکہتی ہین اور ہر کسیکو اونکا سمجہنا مشکل ہے اسواسطی مینی یہان زیادہ تحقیق ان لطفونکی نہین کی فقط نام ہی لکہہ دی ہین اور کچہہ بیان اسکا ساتوین فصل مین دیکہہ لو غرض یہہ ہی کہ حالانکہ بقول انکی سب شاستر ست یعنی برحق ہین پہر بہی قیامت کی بیان مین ان شاستر ون مین اتنا کچہہ اختلاف ہے کہ ایک کا قول دوسری کو رد کرتا ہی اور باوجود اسقدر مخالفت کی سب کو برحق جاننا بیوقوفی ہی کیونکہ مثلاً ایک شخص کہے کہ آج پیر کا دن ہی دوسرا کہی آج جمعرات ہی تیسرا کہی جمعہ ہی تو ہرگز نہین ہوتا کہ یہہ تینون سچی ہون اور عقلمند یہی کہینگی کہ ان تینون کو سچی جاننا عقل مین ہرگز نہین آتا پہر مین اب ہندون ہی پوچہتا ہون کہ یہہ جو قیامت کی حال کی تینون شاستر جدی جدی خبر دیتی ہین ہم کسکو سچا جانین اور کسکو جہوٹا کہین اور شاید ہندو نکو اسمقام مین یہہ شبہہ پڑی کہ مسلمانون کی بہی بعضی مسلون مین کچہہ اختلاف ہی سو اوسکا جواب یہہ ہے کہ ہماری دین کی جو بعضی مسایل مین اختلاف ہی تو فروع مین نہ اون مسایل مین کہ جو دین کی اصل اصول ہین اور تمہاری دین کے اصل اصول مین اختلاف ہی چنانچہ قیامت کا حال یہان کہل گیا اور خدا کی پہچان مین جو تمہاری شاستر ونکا اختلاف ہی اسباب کی پہلی فصل مین بیان ہوچکا اور باقی حال اختلاف کا اسباب کے ساتوین فصل مین بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی اور دینا کی پیدایش کی بیان مین تمہاری بید اور شاستر ون مین بہت سے اختلاف ہی کہانتک بیان کیا جاوی اپنی ہی پوتھو نمین دریافت کرو اور ہمارے دین کی بڑے اصول پانچ ہین اللہ کو معبود برحق اور سب کا خالق اور مالک اور واجب الوجود اور اپنی صفتون مین اعلا اور بڑی صفتون مین اور عیبون سی پاک اور وحدہ لاشریک اور قادر اور بی نیاز سمجہنا اور سب پیغمبرونکو برحق اور سچی جاننا جو کتابین اللہ تعالی نی پیغمبرون پر بہیجین سبکو برحق جاننا قیامت کے دن حساب اعمال کا ہونا یقین کرنا دشتون کو سچی جاننا سو ان پانچون اصول مین شرقی مغرب تک جتنی فرقے اسلام کی ہین کسیکو اختلاف نہین ہے اور فروع مین اختلاف ہونا کچہہ سبب نقصان دین کا نہین ہے کیونکہ بندہ ضعیف ہے کہین کسی روایت مین کسی راوی کو سہو ہوگیا یا کسی آیت اور حدیث کے معنی سمجہنی مین کسی مقام پر کسیکو خطا ہوگئی یا کسی اور وجہ سے فروع دین مین اختلاف ہوگیا اسکا مضایقہ نہین اور بڑی اصول مین اختلاف ہونا دین کو جہوٹا ٹہیراتا ہی دوسرے ہماری دین اسلام کی پانچ بنا ہین اول کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا مضمون دل اور زبان سی ماننا

دوسری پانچ وقت کے نماز پڑہنی تیسری زکوۃ مال کی دینی چوتھی رمضان شریف کی روزہ رکہنا پانچوین
بموجب توفیق کی ایک بار خانہ کعبہ کا حج کرنا سو ان پانچون امرکی فرض ہونی پر ساری فرقی اسلام کے ایک زبان ہین
ہین برخلاف تمہارے فرقون کی کہ کرم کانڈ والی ہر روز کی عبادت یعنی سندہیا وغیرہ کو فرض جانتی ہین اور گیان کانڈ
والی کچہہ ضرور نہین جانتی بلکہ عبادت اور عملون ظاہری کو گوریا کا کہیل سمجہہ ہین اور اگر تم یہہ کہو کہ بعضی
مسلمان فقیر بہی نماز روزہ وغیرکو ضرور نہین جانتی اور کہتی ہین کہ نماز روزہ وغیرہ اعمال ابتدا ہین فرض ہوتی ہین
جبکہ آدمی عارف کامل بن گیا اوسکو نماز روزی کی حاجت نہین رہتی سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ ایسی باتین کہنی والی لوگ مسلمان
نہین ہین بلکہ کافر اور ہماری دین سی خارج اور اللہ و رسول کی دشمن صرف نام ہی کی مسلمان ہین غرض بہرحال ہمارے
دین کے اصول اور بنا ہین کچہہ اختلاف نہین ہے **فصل چہتی بیچ بیان معبود کے** معبود کہتی ہین اوسکو
جسکی عبادت یعنی بندگی پوجا کی جاوی اور عبادت کی حقیقت کیا ہی پرلی سری کی تعظیم کرنی اور اپنی نفس کو
معبود کی آگی بہت ذلیل کرنا جیسی سجدہ وغیرہ کرنا اور اپنا مالک و حاجت روا اوسکو سمجہکر اپنی دین اور دنیا کی
حاجت اوس ہی طلب کرنی اور اوسکی نذر منت ماننی اور اوسکی نام کا روزہ رکہنا علی ہذا القیاس جو کام عبادت کے
ہین اوسکی تعظیم مین کرنی سو ہماری مسلمانونکا معبود سوائے ذات پاک اللہ صاحب کے اور کوئی نہین اور جو کوئی
سوای اللہ کے کسیکو معبود جانی وہ کافر ہی یہان تک کہ جناب محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم سب مخلوقات سی افضل اور
اکمل ہین جو شخص کہ حضرت کے عبادت کری وہ بہی کافر ہو جاتا ہی چنانچہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے بہی
معنی ہین کہ نہین ہی معبود برحق کوئی سوای اللہ کی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی رسول یعنی بہیجی ہوئی ہین اور
ہندوون کی معبود بیشمار ہین چنانچہ اون معبودون کی نام بنام طرح طرح کی بت بناکر پوجتی ہین اور اون کی تعظیم مین سو لہ
کام بجالاتی ہین **آباہن** یعنی منتر پڑہ کر دیوتا کو بلانا **سنگہاسن** یعنی پیتل وغیرہ کا تخت بت کی نیچی رکہنا
سنان یعنی غسل دینا **بسن** یعنی صندل وغیرہ ملنا **پہشپ** یعنی پہول چڑہانا **دہوپ** یعنی چانول چڑہانا **نیویدیہ**
یعنی بہوگ لگانا **آچمن** یعنی پانی پلانا **تانبول** یعنی پان وغیرہ چڑہانا **بستر** یعنی پوشاک پہنانا **بہوشن**
یعنی زیور پہنانا **دہوپ** یعنی خوشبو جلانا **دیپ** یعنی چراغ دکہانا **سنکہ** اور **گہنٹا**
بجانا **استت** یعنی سراہنا **پرکرما** یعنی طواف کرنا اور بعضی اور امور تعظیم کے بہی کرتی ہین چنانچہ
ساشٹانگ دنڈوت یعنی ساتہہ آٹہہ اعضا کی سجدہ کرنا اور اوس ہی دین و دنیا کے
حاجات طلب کرنا پہر **بسرجن** کرنا یعنی منتر پڑہ کر دیوتا کو رخصت کرنا **انصاف** کرنا چاہئی کہ اللہ کو
چہوڑکر اون کو پوجنا اور اون ہی حاجات کا مانگنا خصوص اپنی بنائی ہوئی چیز یعنی بت ہی اور جاندارون کا

پوجنا بیجان کو اور عقل والون کا بیعقل کو اور قوت والون کا ناتوان کو کیسی بی عقلی ہی ۔ غرض حاجت جو
کہ پتھر ہی کرین ۔ اونکی ایسی عقل پر پتھر پڑین ۔ اور جو کوئی ہندو یہہ کہی کہ یہہ معاملہ اصل مین اون بزرگون
سی ہی جنکا مونہ بت مین تو اوسکا جواب یہہ ہی کہ عبادت اوسکی کیجی جنی سب کچھہ بنایا اور سب اوسکی محتاج اور
سوالی ہین اور وہ سب کا سوال پورا کرسکتا ہی اور ہر چیز کو ہر وقت جانتا دیکھتا اور ہر کسیکی فریاد ہر وقت سنتا
اور پرلی سری کا زور رکھتا ہی اب انکی بعضی معبودون کی نام سنو وشنو یعنی بشن جسکا ذکر پہلی فصل مین
ہوچکا سالگرام پتھر تلسی کا پتا چڑہا کر پوجتی ہین کرشن یعنی کنہیا رام چندر دسرت کا بیٹا سیتا
اوسکی بیوی ۔ لچھمن اوسکا بہائی انکی مورتین پوجتی اور انکی تعظیم مین گاتی دھولک سارنگی وغیرہ بجاتی ناچتی
کودتی ہین جانا چاہی کہ راگ اور باجی صرف کھیل اور تماشا اور ہوای نفس ہی اوسکا نام عبادت رکھا ہی ۔
گنیش جسکا ذکر پہلی فصل مین ہوچکا صورت اوسکی دھڑ آدمی کا سر ہاتی کا ہی سپاری چہالیہ کو اسکی نام پر چڑہاتے
ہین اور ہر معبود کی پوجا سی پہلی اوسکی پوجا ضرور جانتی ہین مہا کالی دیوی اوسکی عبادت کا یہہ
طریق ہی کہ جہان جہان اوسکا ظہور جانتی ہین جیسی جوالا مکھی کا نگرہ چنت پورنی اشٹ بھوجی انکا بہدر کالی
چامنڈا وغیرہ ان مکانون مین جاکر بدستور مذکور پوجا کرتی ہین اور جوالا مکھی کی پوجنی والی ہمکان کو ساری
تیرتھون سی افضل جانتی ہین جیسی کسی نی کہا ہی کاشی ماہس جگ بشتا جگیکا پرتھود کا شرکوٹ سما پشنیا
جوالا مکھیر درشنات ۔

कांतीवासज्जुगमंज्जुगमेकंप्रशोद
कंगनजकांटमंपुन्यंज्वालामुपदर्शनात ॥

یعنی کاشی مین بسی آٹھہ جگ یعنی آٹھہ زمانہ اور ایک جگہہ رہی پرتھود کی یعنی پھوپہ مین ان سب کی کروڑ برابر
ثواب ہی جوالا مکھی کی ایک درشن کا اور جوالا مکھی کی مکان مین کئی شعلہ آگ کی دامن کوہ سی نکلتی ہین اوسکو
بڑا کشف و کرامات سمجھتی ہین اتنا نہین خیال کرتی کہ اسکی زمین سی کہین پانی نکلتا ہی کہین سونا چاندی لوہا
کہین نمک کہین کچھہ کہین کچھہ جو آگ نکلنی لگے تو کیا تعجب ہے بہت سی پہاڑ ایسی ہین جنمین سی آگ نکلتی ہی از انجملہ
جہان کیخسرو بادشاہ کی قبر ہی وہان ایک چشمہ آگ کا ہی اور سوای اسکی اور اعجوبہ دنیا مین بہت ہین اون کی
پوجنی کا اللہ نی ہمکو حکم نہین کیا دیکھو بعضی دیا سلائیان ایسی ہین کہ جب اونکو کسی سخت چیز پر گھسین تو خود بخود
اون سی آگ کا شعلہ نکلتا ہی اور انگریزی بندوق مصالحہ دار بنا آگ جل جاتی ہی اور چقماق کی پتھر سی آگ
نکلتی ہی اور بعضی وقت مصری کی چانبی سی رات کو آگ کی چنگاری نکلتی ہین اور ملک عرب مین سبز لکڑی
مین سی آگ نکلتی ہے اور جس شخص کی ڈاڑہی گھنگی ہو تو بعضی وقت اوسمین رات کو کنگھی کرنی سی آگ کی

پنگی نکلتے ہین اور بعضی وقت رات کو کسی محل کو جھاڑتی لگین تو اوسمین سی آگ نکلا کرتی ہی اور اگر رات کی اندھیری
ہین گای بیل کے بدن کو ہاتھ سی ملین تو اوسمین سی بہی آگ کی پنگی نکلا کرتی ہین اب ہندؤنکو چاہیے کہ ایسی
چیزون کی بہی پوجا کیا کرین اور جوالا مکہی کی بہوجلی یعنی مجاور ایک فریب بہی کرتی ہین کہ ایک پہر کی پچھلے
وقت فجر سی پہر رات گذرے تک دیوی کو بہوگ لگاتی ہین اوسوقت کسی غیر کو اندر جانی نہین دیتی اور اس
کام کی واسطے بارہ بہوجلی جنکو بڑی معتبر جانتی ہین ہمیشہ مقرر رہتی ہین سوای اونکی دوسری بہوجلیونکو اوسوقت
دخل نہین ہوتا یہی بارہ بہوجلی اپنی اپنی نوبت پر جاکی دروازہ بند کرکی ایک پوجاری کو ساتھ لیکی بہوگ لگاتی
ہین اس حجاب کی کرنی سی ایک شبہ پڑتا ہی کہ شاید اون آگ کی شعلون مین کچھہ مصالح پہیر دیتی ہون کہ
ایک ایک پہر تلک کافی رہی اور میلی کی دنون مین کہ بعضی دن رات کو دیر تک آدمی اندر رہتی ہین مصالح
زیادہ بہر دیتی ہون اور مینی کسی سی سنا ہی ہی کہ یہہ شعلی مصالح کی سبب سے روشن رہتی ہین اور اتنا تو
مینی آپ دیکہا ہی کہ جب اون مین سی کوئی شعلہ بوجہہ جاتا ہی اوسکو چراغ سی پہر روشن کردیتی ہین
اور یہہ جو کہتی ہین کہ اوس مکان مین پانی کی درمیان سی آگ کا شعلہ نکلتا ہی سو محض غلط ہی حقیقت
اوسکی یہہ ہی کہ اوس مکان مین ایک حوض ہی اوسکو ہمن کنڈ کہتی ہین اوسکی ایک کونی مین زمین کی برابر
پہرسی پانی نکلتا ہی خدا جانی وہین سی نکلتا ہی یا دورسی آتا ہی اور پانی بہت تہوڑا آتا ہی اسقدر کہ
آٹہہ پہر مین ایک پیالہ بہری اور اس سی ذرا اونچی پر ایک شعلہ کی نکلنی کے جگہہ ہی لیکن پانی کی قرب سی
وہ شعلہ بوجہا رہتا ہی جب یکو وہان ہوم کرنا منظور ہوتا ہی تو لکڑی سی اوس پانی کو خشک کرکر چراغ
سی اوس شعلہ کو روشن کرتی ہین پہر اوسپر گہی اور شہد اور تل اور جو اور بادام اور کہوپرہ ڈبیرون اور منون
ڈالتی ہین اسی کا نام ہوم ہی کہ یہہ نعمتین دیوتا کی نذر کرکی آگ مین جلا دیتی ہین القصہ ان چیزون سی وہ
شعلہ خوب بہڑکتا ہی اور وہ پانی جو کچھہ اوسوقت مین نکلتا ہی بچی ہی دا رہتا ہی بہلا جہان اتنی آگ جلی
تو دو تین ماشہ پانی کی وہان کیا تاثیر ہوا یام طفولیت مین ایک رات مین بہی وہان ہوم کرتی گیا تہا یہہ حال
بچشم خود دیکہا اسبا تکو بیس برس ہوئی ازان بعد کئی دفعہ مین وہان گیا کچھہ خیال نہین کیا خدا جانی
اب بہی وہ پانی آتا ہی یا نہین غرض بہر حال آدمی کو چاہئی کہ ایسی اعجوبہ کو دیکہہ کر اپنا عبادت گاہ نہ
بیٹہی عبادت اوسی کی کری جسنی یہہ سب کچھہ بنایا اور ایک طریقہ دیوی کی پوجا کا یہہ ہی کہ بلور کی ٹکڑی
پر اسطور کی خط کہینچ کر  بت بناکر رکہتی ہین اور بدستور مذکور پوجا کرتی ہین اور ایک
طور یہہ ہی کہ کمار کا یعنی کوارے لڑکے کی پوجا کرتی ہین اور اوسکو کہانا کہلاتی ہین اور ایک طریق

یہہ ہی کہ کسی عورت کی فرج کو بدستور مذکور پوجتی ہین اور بعضی اپنی آلت دیمین داخل کرکی جپ کرتی ہین
لیکن منے اندر نہین گرنی دیتی اور اوسکا نام بھگت پوجا ہی اور اسطرح کی پوجا کرنیوالی بام مارگی کہلاتی ہین
اور بام مہادیو کا نام ہی یہہ لوگ مہادیو کی اور دیوی کی عبادت کرتی ہین اور اپنی مذہب کو اور ہندوئنی بہت
چھپاتی ہین اور گوشت اور شراب کا کہانا پینا انکے نزدیک بڑا ثواب ہی اور انکا قول ہی کہ یہہ سنسار بھگوت سنان کہتی
یعنی ہزار فرج کی دیکھنی سی نجات ہوتی ہی اور ایک طور یہہ ہی کہ جوت یعنی گھی کا چراغ جلاکر دیوی کو حاضر سمجھکر
بدستور مذکور پوجا کرتی ہین + **مہا لکھمی** سونی چاندی مال دولت کو لکھمی کا ظہور سمجھکے بدستور مذکور پوجتی
ہین **سارستی دیوی** بقول انکی نہر کیسوت مین ظاہر ہوئی ہی **گنگا ندی** بقول انکی مہادیو کے
سر مین سی نکلی ہی اوسکا پانی بہت لطیف ہی **پراجتا دیوی** اوج کی چاندنی دسمی تاریخ کو گوبر کی مورتی
بناکر بدستور مذکور پوجتی ہین اور کہتی ہین کہ اسدن راجا رام چندرنی پراجتا دیوی کی پوجا کرکی لنکا کو فتح
کیا اور اسدن ہندو بہت چیزون کی پوجا کرتی ہین جیسی تلوار کٹار ڈال وغیرہ گھوڑا ہاتہی اونٹ وغیرہ بہی
پوتہی قلم دوات وغیرہ ایسی بہت چیزون کو پوجتی ہین اور اون ہی سے مدد مانگتی ہین اور اللہ کا شکر نہین کرتی
جسنی ان سب چیزون کو انکی قابو مین کردیا چنانچہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گہوڑی اونٹ پر سوار ہوتی
تو یہہ دعا پڑہتی سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ۝ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ
یعنی پاک ہی وہ اللہ جسنی ان جانورون کو ہماری قابو مین کردیا اور ہم نتہی اوسکی طاقت رکہنی والی اور ہم اپنی رب کے
طرف پہر جاوینگی یہہ سادہ لوح برعکس ان چیزون کو پوجتی ہین جو انہون کی ہاتہون مین مسخر ہین بہلا جو کوئی
بزرگ کسی عاجز کو کچہہ کہانا یا کپڑا دی تو اوس عاجز کو چاہئی کہ اوس بزرگ کا احسان مند ہو اور اوسکا شکریہ ادا کری
نہ یہہ کہ اوس کہانی اور کپڑی کو تسلیمات کرنی لگی اور اوسکی آگی التجا کری اور کہی کہ تم میری مدد کیجو اور جو کوئی
اوس کہانی اور کپڑی کی ساتہہ یہہ کام کریگا اوسکو لوگ دیوانہ کہینگی **مہادیو** اوسکی پوجا کا یہہ طریقہ ہی
کہ مہادیو کی لنگ یعنی آلت کی صورت بناکر اوسکو جلہری مین رکہکر بدستور مذکور پوجتی ہین اور جلہری فرج
شکل پر ہوتی ہی اور مہادیو کی لنگ پر جل دہارا یعنی پانی یا دودہ اور پانی ملاکر اوسکی دہار بہت دیر تک دیتی
ہین اور مرد عورت لڑکی لڑکیان بوڑہیان جوان بہوئین بیٹیان سب جاکر لنگ اور جلہری کی درشن یعنی
زیارت کرتی ہین اور لنگ کی پوجا کی سبب انکے بہت لکہی ہین کچہہ ذکر اسکا پہلی فصل مین ہوچکا اور شیو پران
مین یون لکہا ہی کہ ایکبار پاربتی مہادیو کی بیوی نی جماع کی خواہش کیے اول مہادیو نی انکار کیا
پہر جماع کیوقت اپنی آلت کو اسقدر دراز کیا کہ پاربتی نی بہت تنگ اور بیقرار ہوکر بیشن کی آگی

فریاد اور التجا کی بشن نی مہادیو کا لنگ چکر کی ساتھہ کاٹ دیا مہادیو بہت خفا ہوا بشن نے مہادیو کی آگی بہت
خوشامد اور عاجزی کر کی اپنی آپ کو بچایا اور اوسوقت سی لنگ کی پوجا شروع ہوئی اور ایک روایت مین یون
آیا ہی کہ ایک دفعہ بعضی عابدون نی سنیت ۱۲ مین تپ یعنی زہد اور عبادت کیا مہادیو نی اونکی حسن عقیدت کی آزمایش
کی لی اونکی عورتون مین جاکر اپنا لنگ تنگا کیا اون برہمنون کی بددعا سی مہادیو کا لنگ بدن سی جدا گیا جب
مہادیو اپنی اصلی صورت پر آیا برہمنون نی مہادیو کی بہت تعریف کی مہادیو نی خوش ہوکر لنگ کی پوجا کا حکم دیا
تب سی لنگ کی پوجا شروع ہوئی اور بعضی روایتین اور طرح پر بہی آئی ہین اللہ ایسی بیحیائی کی باتون سی ہر کسی
کو محفوظ رکہی آفرین ان بزرگون کی عقل پر یہہ عبادت کی راہ خوب نکالی کہ ذکر کو فرج مین رکہکر سب مرد عورت
دیکہین جسکو شہوت کا خیال نہو وہ بہی ہوشیار ہو جاوی یہہ عبادت قوت باہ کیواسطی خوب دوا ہی ایک روز
رام چند نام پنڈت سی ذکر بت پرستی کا آیا یعنی بت پرستی کا سبب پوچہا بولا کہ ہم اصل مین بت کی پوجا نہین کرتی ہین
بلکہ بت کو نمونہ بنا کی سامنی رکہہ لیتی ہین تاکہ دل بخوبی قرار پکڑی یعنی کہا جب کہ آلت اور فرج کی صورت نظر
مین ہونگی تو دل کیون نہین قرار پکڑیگا بلکہ اور زیادہ بیقرار ہو جاوی گا اسکی جواب مین پنڈت چپ ہو رہی

گای بقول انکی گای کی بدن مین دیوتی جمع رہتی ہین اور اوسکی پوجا کا یہہ طریق ہی کہ سونی کی سینگ
بنواکر اوسکی سینگون پر رکہین اور چاندی کی سُم بنواکر اوسکی پیرون کی پاس رکہین اور ایک پترا چاندی کا اوسکی
پیٹہہ پر رکہین اور پہول ڈالین پہر اوسکی پوجا کرین اور برہمن کو دی دین اور گای کی تعظیم بہت کرتی ہین
اور اوسکی گوبر اور پیشاب کو بہت پاک بلکہ پاک کرنیوالا جانتی ہین اور پنچ گب گای کا گوبر اور پیشاب اور دودہ
اور دہی اور گہی انکی نزدیک اس سے زیادہ پاک کوی چیز نہین ہی جوان مین بڑی بہگت مین ہر روز پنچ گب پیتی
ہین اور برہمن اگر بدون اپنی جیتو کی کہانا کہالی تو ہندون کی نزدیک اسکا تدارک یہہ ہے کہ گایتری کا منتر پڑہی
اور اوسدن سوا ے گای کی موت کی کچہہ نہکہا دے اور برہمن اگر چنڈال کی تالاب کا پانی پی لی یا اوسمین غسل کری تو گوبر کہا ے
اور موت پیوی تب پاک ہووی اور جو کوی ہندو بہول کر کی غیر قوم کی برتن مین کچہہ کہا پی لی تو اوسکو کئی دن تک برت
رکہوا کر پنچ گب پلاتے ہین تب جانتی ہین کہ پوتر یعنی پاک ہوا اور جو گایون کی پیرونکی گرد اوڑکر بدن پر پڑجاوی تو یہہ
اونکی نزدیک نہایت پاک ہی اسکا نام گودہولی کہتی ہین کہ ملیچہ کی مکان مین بیٹہہ کر کہانا بنیا درست نہین پر جہان
اوسکی گہر مین گای ہوا کرتی ہین وہان درست ہے جیسی کہا گیا ہی نیل بتی جلی نکری گوسالہ ملیچہ سندری یعنی نیل کا رنگ
پہننا درست نہین پر ریشمی گٹری پر درست ہے اور غیر قوم کا پانی پینا درست نہین مگر چہاچہہ مین ملا ہوا درست ہی اور ملیچہ
کی مکان مین روٹی کہانا درست نہین پر جو گایون کی رہنی کا مکان ہو اوسمین درست ہی سبحان اللہ آدمی

کہ اشرف المخلوقات ہی اوسکا موہنہ پلید جانین اور گای کہ ایک حیوان ہی اوسکا گوبر اور پیشاب طاہر مطہر جانین
اور تماشا یہہ ہی کہ جو گای کی اتنی تعظیم کرتی ہین اور اوسکو گوماتا کہتی ہین جب وہ مرتی ہی تو اوسی ماتا
کو گہری باہر نکال دیتی ہین جب مرجاتی ہی تو چوہڑی چماروں کی حوالہ کردیتی ہین اور وی اوسکو سر بازار
گہسیٹتی ہوئی لیجاتی ہین واہ صاحب واہ ماتا کا جنازہ بڑی عزت سی نکالا پہر وہ چوہڑی چمار اوسکا گوشت کہاتے
ہین اور بچا ہوا ماس اور ہڈیان کوی اور کتی کہاتی ہین اور اوسکی چمڑی کی جوتیان بناکر سب لوگ پہنتی
ہین اپنی ماتا کی خوب مٹی خراب کرتی ہین **حکایت** ایکدن رنجیت سنگہ رئیس لاہور نی مولانا جان محمد
مرحوم سی کہا کہ مولوی جی ہماری اور تمہاری بزرگ سب اہل بصیرت اور دانا تہی اب مین تمہہ پوچہتا ہون کہ
ان دونون دینون مین سی کون سچا ہی مولوی صاحب مرحوم نی فرمایا کہ ہم لوگون کو یہہ مشکل ہے کہ اگر حق بات
کہہین تو تم کہ ہماری پر حاکم ہو خفا ہوجاؤ اور جو تمہاری خاطر سی ناحق کہدین تو حق سبحانہ وتعالی کہ احکم الحاکمین
ہی وہ غصہ ہو رنجیت سنگہ نی کہا کہ جو بات حق ہی بی دہڑک کہدو مولوی صاحب نی فرمایا کہ ہماری دین مین
جو چیز کہ اوسکا کہانا حرام ہی یا تو وہ پلید اور خبیث ہے اسواسطی حرام ہی جیسی سور اور یا اشرف ہی اسواسطی
اوسکی تعظیم کی جہت اوسکا کہانا حرام ہی جیسی آدمی اب مین آپ سی پوچہتا ہون کہ تمہاری دین مین گای
کس وجہ سی حرام ہی اگر اس جہت سی ہی کہ پلید اور خبیث ہی تو پہر اوسکی پرستش اور تعظیم کیون کرتی ہو اور اگر
اس جہت سی حرام ہی کہ اشرف ہی تو پہر اوسکی چمڑی کا استعمال کرنا کیون جائز کہتی ہو انہی رئیس لاہور یہہ
سنکر لاجواب ہوا **سورج اور چاند** ہمیشہ نہاکر سورج کی سامنی پانی ڈالتی ہین اور بعضی چاند اور سورج
کی مورت بناکر پوجتی ہین انصاف کرنا چاہی کہ اللہ کیسا مہربان ہے کہ آدمیون کی لی چاند اور سورج ایسی چراغ
روشن کردی ہین کہ ساری جہان مین انکی روشنی پہنچتی ہی جیسی فرمایا حق تعالی نی وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا
یعنی کیا ہمنی چراغ چمکتا یعنی سورج اور فرمایا تَبَارَكَ الَّذِي جَعَلَ فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَّجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا
وَّقَمَرًا مُّنِيرًا یعنی بڑی برکت ہی اوسکی جسنی بنائی آسمان مین برج اور رکہا اسمین چراغ اور چاند وجالا کرنیوالا
اس نعمت پر بہی اللہ ہی کا شکر کرنا چاہئی نہ یہہ کہ چاند اور سورج کی عبادت کرین مثلا اگر کوئی شخص کسی شخص
کی راہ پر اندہیرا دور کرنیکو چراغ روشن کردی تو اس شخص کو اوس چراغ والیکا احسان مند ہونا چاہی نہ یہہ اوس
چراغ کو سلام مجرا کرنی لگی اور سوای چاند اور سورج کی بعضی اور اجرام فلکی کو بہی پوجتی ہین جیسی **بدھ** یعنی عطارد
شکر یعنی زہرہ **منگل** یعنی مریخ **برہسپت** یعنی مشتری **سنیچر** یعنی زحل **راہ** **کیت** یعنی راس ذنب اور ستارون کی پوجا
اس لی کرتی ہین کہ ستارے انکی خواہش کی موافق اپنی تاثیرات ظاہر کرین اور اپنی نحوست الٹی بازرکہین

اتنا نہین سمجھتی کہ اول نوستارون کی نحوست اور سعادت ثابت نہین اور اگر ہو بھی تو ایسی ہو جیسی دواؤن مین
گرمی اور سردی اور خشکی اور تری کی استعداد ہوا کرتی ہی اور جیسے وہ دوا کسی کی استعمال مین آتی ہی اوسوقت
خدا تعالی اگر اوس سی نفع نقصان ظاہر کرنا چاہتا ہی تو بموجب اوس استعداد کی گرمی یا سردی خشکی یا تری پیدا
کردیتا ہی سو اس تاثیر کی پیدا کرنیوالا اللہ ہی مثلا کاسنی اور خرفہ مین اللہ تعالی نی سردی کی استعداد رکھی ہی پھر
کاسنی اور خرفہ کو اتنی طاقت نہین کہ اپنی تاثیر بدل سکین پھر جو کوئی ان دواؤن کی خوشامد کری اور چاہی یہہ
دوائین بموجب اوسکے خواہش کی اپنی تاثیرات ظاہر کیا کرین وہ بڑا بیوقوف ہی سو اسیطرح اگر حضرتے نی برسپت یعنی مشتری
مین سعادت اور سنیچر یعنی زحل مین نحوست کے استعداد رکھی ہو تو اونکو کیا طاقت ہی کہ کسیکے خوشامد اور التجا سی
اپنی تاثیر بدل سکین ستاری بیچاری صرف مجبور اور اللہ کی قابو مین ہین ان مین جو خاصیتین اللہ نی رکھی ہین جیسے
سورج مین گرمی اور روشنی اور چاند مین سردی اور روشنی سو فرشتونکی وسیلے سے ظاہر ہوتی ہین اور ستاری اور
فرشتی سب اللہ کی قبضہ قدرت مین ہین جیسی فرمایا اللہ تعالی نی وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ یعنی ستاری سب اللہ
کی حکم مین مسخر ہین اور فرمایا فَسُبْحَانَ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ یعنی پاک ہی
وہ ذات کہ اوسکی ہاتھہ مین ہی ملکوت ہر شی کی اور اوسی کی طرف تم اولٹی جاؤگی غرض ہندؤن کی معبودون کا
بیان کہانتک کیا جاوی ادنی سی اعلی تک کہ مخلوقات کی پوجا کرتی ہین اور اونکو اپنی حاجت روا اور نفع اور نقصان
دینی والی سمجھتی ہین ہاے افسوس اصل مالک کو بھول گئی اور اوسکی بندونکو پوجنی لگی بیت نادوزخ ارادی ہٹن گئی ٭
جو کوئی بندونکی بندی بن گئی ٭ اسمقام مین ہندو نگاہہ سوال ہی کہ ای مسلمانون تمنی جو اس فصل مین ہماری دین
پر کئی اعتراض کئی سو یہہ ہماری اغراض تمہاری دین پر بھی آتی ہین اور سوای خدا کے اور دونکو معبود ٹھہرانا اور حاجت روا اور
نفع اور نقصان کا مختار سمجھنا تمہاری دین مین بھی ہی ہم اکثر مسلمانونکو دیکھتی ہین کہ کوئی کسی کی قبر کو پوجتا ہی
ناک رگڑتا ہی چڑھاوا چڑھاتا ہے حاجات طلب کرتا ہی کوئی سید سلطان کی نام کا جانور ذبح کرتا ہی کوئی سواہن کا روٹ
دیتا ہی کوئی حضرت امام ضامن کا پیسا بازو پر باندہ کر اونکو اپنا نگہبان جانتا ہی اور کسی نی پیر دستگیر کو اپنا معبود ٹھہرا
رکھا ہی اور اپنی حاجت روائی کی واسطی اونکی گیارہوین کرتا ہی اور کوئی اونکی قبر کیطرف مونہہ کرکی ہاتھہ باندہ
کر گیارہ قدم چلتا ہی اور کہتا ہی یا شیخ عبد القادر شیا لیہ یعنی ای شیخ عبد القادر کچھہ دو واسطے خدا کی اور کوئی کہتا ہی
یا شیخ عبد القادر المدد اور کوئی کہتا ہی یا محی الدین تم بن کون لی میری خبر اور کوئی کہتا ہی بوہر شتا خبر لی میرا ن
کیون اتنا چرلایا ہی اور کوئی کہتا ہی اول محی الدین آخر محی الدین ظاہر محی الدین باطن محی الدین اور کوئی پیر دستگیر
کی نام پر چراغ جلاکر اونکی سامنی ہاتھہ باندہ کر کھڑا ہوتا ہی اور کوئی پیر دستگیر کی نام پر چندا کھڑا کر کر اوسکی تعظیم کرتا ہے

لہ بعضی فقہاء کی کتابون مین لکھا ہی کہ اگر کسی نی نذر کی اللہ کی واسطی اور اوسکی ساتھہ کسی مخلوق کا نام لیا مثلا یون کہا کہ اللہ کی واسطی اور فلان کی واسطی یعنی لفظ واسطی کا کہا تو اوسکی نذر نہین ہوئی اور اوسپر کچھہ واجب نہین ہوا یعنی اوسکو کچھہ دینا نہین پڑیگا

اور کوئی حضرت امام حسین کا تعزیہ بناکر رزق اولاد طلب کرتا ہی اور کوئی سید سالار اور شاہ مدار سی حاجات مانگتا ہی
اور کوئی خواجہ معین الدین کی قبر سی مال وزر طلب کرتا ہی اور کوئی پیرون سی نفع کی امید اور نقصان کا خوف
رکھہ کر اونکی نیاز دیتا ہی جیسی بابا فرید شکر گنج کی کھچڑی شاہ عبدالحق کا توشہ حضرت علی کا کونڈا حضرت عباس
کی حاضری تین کوڑی کی نیاز پیر نصیر کی پیر بوبی کا نمک بندگی صاحب کے قبر کا غلاف اور کوئی حضرت شاہ کمیل
کی قبر کو پوجتا ہی اور کوئی حضرت بوعلی قلندر کی قبر کی پوجا کرتا ہی اور کوئی حضرت شیخ صدرالدین لبری کی قبر
کو پوجتا ہی بکری وغیرہ چڑاتا ہی اور کوئی شاہ عنایت ولی کی نام چراغ جلاتا ہی اور نیاز مانتا ہی اور کوئی کسی
کی نام پر مٹھی نکالتا ہی اور کوئی کسی کی حق مین جب دعا کرتا ہی تو اللہ کی نام کی ساتھہ اور ونکی نام ملا دیتا ہی
کوئی کہتا ہی اللہ اور پنجتن تجکو راضی رکھین اور کوئی کہتا ہی اللہ اور پیر تیری مشکل آسان کرین اور کوئی کہتا
ہی اللہ اور رسول تجہپر فضل کرین اور کوئی کہتا ہی اللہ غوث الاعظم تیری مراد پوری کرین اور کوئی اللہ کا نام
نہین لیتا بلکہ صرف یون ہی کہدیتا ہی کہ میر صاحب محبوب پاک تجکو خوش رکھی اور بعضی پیرزادی کہتی ہین دادا پیر
تجکو خوش رکھی چدیاک تیری حاجت برلاوی اور کوئی اللہ کی نام کیطرح بزرگونکی نام کا وظیفہ کرتا ہی جیسی کوئی
کہتا ہی یا علی کوئی کہتا ہی یا حسین کوئی کہتا ہی یا میران کوئی کہتا ہی یا ہیکلہ اور یہہ بھی جانتی ہین کہ یہہ بزرگ
ہماری فریاد ہر وقت سنتی ہین اور ہماری حال کی خبر رکھتی ہین اور بعضی لوگ اپنی پیر کیصورت کا تصور باندہتی
ہین اس عقیدسی کہ پیر کو ہمارے حال کی خبر ہی اور کوئی اپنی بیٹون کی زندگی پیرونسی مانگتا ہی اور اولاد کے جیتی
رہنی کو اونکی نام پیرون کی طرف نسبت کرتا ہی کوئی اپنی اولاد کا نام امام بخش رکھتا ہی کوئی پیر بخش کوئی علی بخش
کوئی حسن بخش کوئی حسین بخش کوئی میران بخش کوئی سالار بخش کوئی عبدالنبی کوئی عبدالرسول اور کوئی اپنی اولاد کی
سر پر کسی پیر کی نام کی چوٹی رکھتا ہی کوئی کسی کی نام کی بدہی ڈالتا ہی جیسی محرم مین لڑکونکی گلی مین سرخ ڈوری ڈالتے
ہین سبز کپڑی پہناتے ہین اور کوئی بابا فرید کی نام کی بیڑی ڈالتا ہی اور کوئی کسی کی نام پر جانور ذبح کرتا ہی اور کوئی کسیکے
نام کی قسم کہاتا ہی اور کوئی لڑکونکی ہماری مین سیتلا کو پوجتا ہی کسکی عورت میران زین خان کی نام مٹھک دیتی ہی
اور بعضی مرد اور عورت جانورونکی آواز سی بدشگونی وغیرہ لیتی ہین اور بعضی تمہاری ملان کتاب مین فال دیکھکر کسکو سیتلا
تجہپر یا صاحب حضا ہین یا سوطی تیرا لڑکا ہمارے کسیکو ستلاتے ہین تجہپر سید سلطان کے جھگڑے ہی اسواسطی تجہپر رزق کی تنگی ہی انکے نیاز دادا
اور کسکو پیاری لال پر کی رزہن یعنی خفگی ستلاتے ہین اور اونکی پوجا کرواتی ہین اور ہم جو اپنی معبودونکی نام پر سالگرام اور مہادیو کا لنگ وغیرہ رکھہ
لیتی ہین تم لوگ بھی اپنی پیرونکی نام کی چھڑا اور جھنڈے کھڑی کرتی ہو اور تم اپنی معبودونکے مورتین بناکر پوجتی ہین تم قبرونکی صورتین بناکر پوجتی ہو جیسی

تعزیہ پیر خانہ چنانچہ لودیانہ مین ایک خانقاہ پیر صاحب کے نام پر مشہور ہی دروازہ جاکر سیکڑون آدمی سجدہ کرتی ہین چڑہاوا چڑہاتے

+ ہین روشنی کرتی ہین اور ہم دیوی کی نام پر جو ٹ جگاتی ہین ہم بڑی پیر کی نام پر چراغ جلاتی ہوا ور ہماری بلیو
+ کا چبوترا ہی تمہاری امام کا چبوترا ہی اور ہمارا ٹھاکر دوارا ہی تمہارا امام باڑا ہی اور ہم کرشن جی کی عبادت مین کا نے
بجاتی ناچتی کودتی ہین تم اپنی پیر کی نام پر مجلسین تیار کر کی ڈھولک سارنگی طبلہ بجوا کر راگ سنتی ہو ناچتی کودتی ہو اور
تمہارے دین کی بڑی بزرگ صوفی اسطور کی مجلس کو عبادت سمجھتی ہین اور اوسمین وضو کر کی بیٹھتی ہین اور بعضی مسلمان
قبرون کی تعظیم مین کسبیون کو بھی نچواتی ہین اور ہم پر تمنی اعتراض کیا تھا کہ ہندو کھیل اور تماشا کو عبادت سمجھتی ہین
دیکھو یہہ مجلس اور طبلہ سارنگی اور کسبی کا ناچ بھی تو کھیل اور تماشا ہی ہی پھر جبکہ یہہ قباحتین اور سوائی خدا کے
اور دنکو نفع نقصان بخشنی والا سمجھنا تمہاری دین مین بھی موجود ہی پھر ہمپر تمہارا اعتراض بیجا ہی سو اوسکا جواب
یہہ ہی کہ ہماری تمہاری گفتگو دین کی مقدمہ مین ہی اور ہماری دین کا اصل قران اور حدیث ہی اور تمہاری
بید اور شاستر ہین سو ہمنی تمہاری دین کی جن کامون پر اعتراض کیا ہی سو وہ سب کام تمہاری بید اور شاستر ون
مین روا ہین جو ہمنی جھوٹھ کہا ہو تو تم ہمارا ہاتھہ پکڑ کر کہو کہ یہہ بات ہماری دین مین روا نہین اور تم نی جو ہم پر
اعتراض کیا ہی کہ تمہاری دین مین سوای خدا کی اورون کو معبود ٹھہرانا درست ہی اور سوای اسکی اور بہت
سی باتین جو بی سمجھہ مسلمانون مین رائج ہین اون پر تمنی من بھر کے اعتراض کر لی سو یہہ اعتراض ہماری دین پر
نہین آسکتی ان باتون مین سی ہماری دین مین ایک بھی روا نہین اور یہہ سب باتین قران اور حدیث کی برخلاف ہین اور ایسی باتونکو
ہمارے دین مین شرک اور بدعت کہتی ہین شرک یعنی کسی اور کو اللہ کا شریک بنانا اور بدعت وہ کام ہی کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ و
سلم کی زمانہ مین اور اونکی اصحاب کے وقت مین نہوا ہو اور لوگ اوسکو دین کا کام سمجھنی لگین اور ہماری دین مین شرک اور بدعت کے
برابر اور کوئی گناہ نہین ہی اور یہہ کام بعضی جاہل مسلمانون نے تمہاری ہندونکی صحبت سے اختیار کر لی ہین سو اونکا کچھہ اعتبار
نہین کچھہ ہمارے دین مین یہہ کام جائز نہین بلکہ سراسر مخالف حکم اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین اور ہماری دین مین
جتنا شرک کی برائی کا ذکر ہی اتنا اور چیز کا نہین اللہ تعالی فرماتا ہی اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ
یعنی اللہ شرک کو نہ بخشیگا اور سوای اسکی جسکو چاہی بخشیگا اور اپنی حبیب محمد مصطفے صلعم کو فرماتا ہی قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ
نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ اِنْ اَنَا اِلَّا
نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ یعنی تو کہدی ای محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کہ مین اپنی جان کی بھلی بری کا مالک نہین مگر
جو اللہ چاہی اور اگر مین غیب کی بات جانا کرتا تو بہت خوبیان جمع کر لیتا اور مجکو برائی کبھی نہ پہنچی میرا کام یہی ہی کہ عذاب سے
ڈراتا ہون اور بہشت کی خوشی سناتا ہون ایمان والونکو دیکھو باوجودیکہ حضرت رسول اللہ صلعم کا مرتبہ سارے جہان سی زیادہ
ہی اللہ نے نفع اور نقصان کا مالک اور غیب دان اونکو بھی نہین کیا پھر اورکسی سی نفع اور نقصان کی امید اور خوف

رکھنا اور اوسکو غیب دان سمجھکر حاجت طلب کرنا کہان درست ہوا اور حدیث شریف مین آیا ہی اَلطِّیَرَۃُ شِرْکٌ
یعنی جانورون کی آواز و غیرہ سی شگن لینا شرک ہی ۔ اور حدیث شریف مین آیا ہی مَنْ اَتَاعَرَّافًا فَسَئَلَہٗ
عَنْ شَیْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَہٗ صَلٰوۃُ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً یعنی جو کوی اوی خبر بتانیوالی کی پاس یعنی جیسی کلسن اور
نجومی اور رمل پھینکنی والی یا فال دیکھنی والی یا ہمن وغیرہ کی پاس پھر پوچھی اوس سی کچھہ تو نہین قبول ہوتی اوسکی
نماز چالیس رات اور حدیث شریف مین ہی لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ ذَبَحَ لِغَیْرِ اللّٰہِ یعنی لعنت کری اللہ اوس شخص پر کہ سوای
خدا کی اور کی تعظیم مین جانور ذبح کری اور حدیث شریف مین آیا ہی مَنْ حَلَفَ بِغَیْرِ اللّٰہِ فَقَدْ اَشْرَکَ
یعنی جسنی قسم کہائی سوای خدا کی اور کسکی پس تحقیق وہ شخص شرک ہوا اور تفسیر عزیزی مین لکھا ہی کہ ایک شخص نے حضرت
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا مَا شَاءَ اللّٰہُ وَشِئْتَ یعنی جو اللہ اور تم چاہو سو ہوا حضرت نی فرمایا جَعَلْتَنِیْ
لِلّٰہِ نِدًّا بَلْ مَا شَاءَ اللّٰہُ وَحْدَہٗ یعنی تیرا مانونی مجکو اللہ کا شریک یون نہین بلکہ وہی ہوا جو چاہے اللہ اکیلا اس سی معلوم ہوا
یون کہنا کہ اللہ اور رسول تجکو خوش رکھی یا اللہ اور رسول گواہ ہین اور اللہ اور پیر صاحب تیرے حاجت روا کہی درست نہین اور
حدیث شریف مین ہی لِیَسْئَلْ اَحَدُکُمْ رَبَّہٗ حَاجَتَہٗ کُلَّھَا حَتّٰی یَسْئَلَ الْمِلْحَ وَحَتّٰی یَسْئَلَ شِسْعَ
نَعْلِہٖ اِذَا انْقَطَعَ یعنی ہر کسیکو چاہی کہ اپنی حاجتین اپنی رب سے مانگی یہان تک کہ نمک ہی اللہ ہی سی مانگی اور جوتی کا
تسمہ ٹوٹ جاوی وہ بھی اللہ ہی سی مانگی غرض کہ چھوٹی بڑی سب حاجات اللہ ہی سی مانگی اور کتاب فوز کبیر مین
لکھا ہی شرک آن است کہ غیر خدا را صفات مختصہ خدا اثبات نماید مثل تصرف در عالم بارادہ کہ بتعبیر ازان بکن فیکون
میشود و مانند علم ذاتی او غیر الکتساب بحواس و دلیل عقلی و سماع والہام و مانند آن یا احیاء و شفای مریض بالیعنت کردن و
ناخوش بودن از و تا بسبب آن کراہیت تنگدست یا بیمار و شقی گردد و رحمت فرستادن بر شخصی تا بسبب آن رحمت فراخ
معیشت و صحیح بدن یا بشد یعنی شرک وہ ہی کہ اللہ کی خاص صفتون مین کسی اور کو شریک بناوی یعنی اگر سوای خدا کی
کسی اور کی حمتین یہہ اعتقاد کری کہ وہ جو چاہی اوسوقت ہوجاوی یا اوسکو بغیر حواس جیسی دیکھنی اور سننی وغیرہ کی اور
بدن و لیل عقلی اور بدون خواب یا الہام کی علم حاصل ہوتا ہی یا وہ جس شخص پر خفگی اور پھٹکار کری وہ شخص تندرست
یا بیمار یا اوقات مین مبتلا ہوجاوی اور جس شخص پر رحمت کری وہ شخص تندرست یا فراخ گذران ہوجاوی یا وہ کسی بیمار
کو شفا بخشدی تو اس عقیدہ سی شرک لازم آتا ہی اس سی معلوم ہوا کہ اللہ کی سوای اور کسی سی رزق یا بیمار کی صحت
اور عمر درازی کا مانگنا اور اسکی خفگی سی ڈرنا یا اوس سی نفع کی امید رکھکر نیاز دینی شرک ہی اور تفسیر عزیزی مین لکھا ہی
اما ہمسر کنندگان در غیر عبادت پس بسیار اند از انجملہ کسانیکہ در نذر کردیگران را با خدا ہمسر میکنند و نام دیگر ازا مانند نام خدا
بطریق تقرب کہ سینما بندہ و از انجملہ اند کسانیکہ در ذبح و نذر و قربانیہا با خدا دیگران را ہمسر میکنند و از انجملہ اند کسانیکہ نام

فلان پسر خود را بندۂ فلانی و عبد فلان میگویند این کار در شریعت است و از انجمله اند کسانیکه در دفع بلا ها دیگران را میخوانند و همچنین در تحصیل منافع بدیگران رجوع مینمایند بالاستقلال نه آنکه توسل بآن دیگران نمایند انتهی مطلب اسکا یہہ ہی کہ اللہ کی نام کی مانند اور کی نام کا وظیفہ کرنا اور عبد الرسول اور بندہ علی و عبد النبی اور بندہ حیدر علی ہذا القیاس حسین بخش پیر بخش میران بخش پیران دیا نکاہیا دسوندہیا محبوب بخش قلندر بخش بوعلی بخش بنوی بخش سالار بخش مدار بخش خواجہ بخش امام بخش سلطان بخش سلطانی مسانیا وغیرہ اولاد کی نام رکہنی اور سوای خدا کی اور کی نام پر جانور ذبح کرنا یا نذر منت ماننی یا بلا کی دور ہونی و اچھی کسیکو پکارنا اور نفع نقصان اوسی سمجہنا یہہ سب کام شرک ہین اور کسی بزرگ کا وسیلہ پکڑنا جیسی یون کہنا کہ یا الہی مین حضرت فلانی کا وسیلہ پکڑ کر بختی مانگتا ہون یہہ کہ تو میرے فلانی مشکل آسان کری درست ہی اور در مختار مین لکہا ہی مَا یَفْعَلُوْنَ مِنْ تَقْبِیْلِ الْاَرْضِ بَیْنَ یَدَیِ الْعُلَمَاءِ وَالْعُظَمَاءِ فَحَرَامٌ وَالْفَاعِلُ وَالرَّاضِیْ بِہٖ اٰثِمَانِ یعنی علما اور بزرگونکی سامنی زمین بوسی کرنی حرام ہی اور کرنیوالا اور اوسپر راضی ہونیوالا دونو گنہگار ہین اور حضرت قاضی ثناء اللہ صاحب کتاب ارشاد الطالبین مین لکہتی ہین چنانچہ جہاں میگویند یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ یا خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی جائز نیست واگر گوید یا الہی بحرمت خواجہ شمس الدین حاجت مرا روا کن بصنا قہ نمی دہد یعنی یون کہنا کہ یا شیخ عبد القادر یا ترک پانی پتی جائز نہین اور یہ سیلہ بزرگونکا پکڑکی اللہ سی مانگنا درست ہی غرض ہماری دین مین سوای اللہ کی اور کو معبود ٹہیرانا اور حاجت روا اور نفع نقصان کا مختار سمجہنا درست نہین ہی بلکہ شرک ہی اور یہہ جو تمنی کہا کہ صوفی لوگ کہیل اور تماشا کی مجلس کو عبادت سمجہتی ہین سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ صوفی بنا بہت مشکل ہی اور ہماری دین مین صوفی اوسکو کہتی ہین کہ اپنی نفس کے خواہشون کو چہوڑ کر بالکل شریعت کا تابع ہوا اور ریاضت اور مجاہدت سی اپنی دل کو صاف کری اور یہہ لوگ جواب طبلہ سارنگی وغیرہ سنتی ہین سو بی سمجہی اور غفلت کے سبب سے ایسی مجلسون مین آتی جاتی ہین سچی صوفی وی ہین جنکی بعضی اخلاق چوتہی فصل مین بیان ہوئی اور صوفیونکی نزدیک ایکدم بہی خدا کی یاد سی غافل ہونا درست نہین کہیل اور تماشا کا تو ذکر کیا ہی ہماری دین مین کہیل اور تماشا بہت منع ہی جیسی فرمایا اللہ صاحب نے سورۃ انعام مین وَذَرِ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَہُمْ لَعِبًا وَّلَہْوًا وَّغَرَّتْہُمُ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا یعنی چہوڑدی اونکو جنون نی ٹہیرایا طریق اپنا کہیل اور تماشا اور بہولا دیا اونکو دنیا کی زندگی نی اور سورۃ لقمان مین وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَہْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّیَتَّخِذَہَا ہُزُوًا اُولٰٓئِکَ لَہُمْ عَذَابٌ مُّہِیْنٌ یعنی اور بعضی آدمی ایسی ہین کہ خریدتی ہین کہیل کی باتون کو تا بچلادین اللہ کی راہ سی بن سمجہی اور

تہیراوین اوسکو سنسی وی جو ہین اونکو ذلت کا عذاب ہی قران کی مفسر لکہتی ہین کہ یہہ آیت راگ باجی کی مذمت مین
نازل ہوئی ہی اور مشکوۃ شریف مین لکہا ہی کہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی وَاَمَرَنِیْ رَبِّیْ بِمَحْقِ الْمَعَازِفِ وَ
الْمَزَامِیْر یعنی حکم کیا مجکو میری رب نی واسطی مٹانی معازف اور مزامیر کی معازف اُن باجون کا نام ہے
جو ہاتہہ سے بجاہی جاوین اور مزامیر وہ جو موہنہ سی بجای جاوین اور ہمارے دین کی چار امام
مجتہد فقہ کی بڑی مشہور ہین حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ حضرت امام
مالک رحمہ اللہ سوان چارون کی نزدیک یہ جونکی ساتہہ راگ سنا حرام ہی ان اتنا جائز ہی کہ کبہی عید کی دن یا بیاہ وغیرہ مین کوئی
دایرہ بجاہی یا کوئی نوٹ وغیرہ جسمین فقط مضمون خوشی کا یا بہادرونکی بہادری کا بیان ہوگائی تو مضائقہ نہین لیکن
اسقدر مین کچہہ غفلت نہین حاصل ہوتی اور سباب پردوام اور استمرار درست نہین ہی کہ موجب غفلت ہوتا ہی اور ہماری
صوفیونکی اس زمانہ مین چار طریق بڑی مشہور ہین قادری سہروردی نقشبندی چشتی سوان چارون طریقون مین سے حضرت
محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ عبدالقادر جیلانی کہ قادری طریق کی امام ہین اونہون نی کبہی ایسی مجلس نہین کی بلکہ کتاب
غنیۃ الطالبین کہ انکی تصنیف ہے اوسمین اونہون نی یون فرمایا ہی ۔ ھٰذا اذا کان خالیا عن المنکر فان حضرہ
منکر کالطبل والمزمار والعود والنای والرباب والمعازف والطنابیر والشبابۃ والجغفران الذی
یلعب بہ الترک لا یجلس ہناک لان کل ذلک محرم یعنی جب جائز ہی کہ گناہ سی خالی ہو سو اگر حاضر ہو اوسمین
کوئی گناہ کی بات جیسی طبلہ اور مزمار اور عود اور بانسری اور رباب اور معازف اور طنبوری اور شبابہ اور
جغفران جس سی ترک بوک بازی کرتی ہین سو نہ بیٹہی او سجگہہ کیونکہ یہہ سب حرام ہین اور حضرت شہاب الدین سہروردی
طریق کی امام ہین اونسی بہی اسطرح کی مجلس ثابت نہین ہوئی بلکہ اونکی خاص مرید حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی نی
کتاب گلستان مین کہا ہی کہ مین اول بسبب ہوا اور موس جوانی کی راگ سنا کرتا تہا پہر بمنی توبہ کی اب یکبہ کہ توبہ گناہ سے
موقی ہی عبادت سی اونکو نقشبندی طریق کا حال تو ظاہر ہی کہ انکو راگ پر سخت انکار ہی باقی رہا چشتی طریق سو اس طریق کے
پیشواون نی بہی باجون کے ساتہہ راگ نہین سنا اور جو کوئی شخص کوئی روایت اونکی سنی کی بیان کری سو محض غلط اور
بی اصل اور افترا ہی ملان اتنا ضرور ہی کہ بعضی بزرگون نی خلوت مین بیٹہہ کر اپنی مریدونکی زبان سی کبہی کبہی ایسا راگ
سنا ہی جسمین کچہہ اللہ اور رسول کی تعریف ایسا مضمون ہو کہ جسکو سنکر ایک حالت ذوق کی پیدا ہو سو کیا مقدور ہی کہ اوس
مین کوئی کام کہیل اور تماشا کا ہو اور طبلہ سارنگی وغیرہ کا تو ذکر کیا ہی سو اسطرح کا بہی راگ سب نی نہین سنا بعضون
نی سنا ہی اور بعضی اسپر بہی انکار کرتی رہی ہین چنانچہہ منقول ہی کہ حضرت نظام الدین اولیا رح کبہی کبہی راگ سنا
کرتی تہی اور حضرت نصیر الدین چراغ دہلی اون کی خلیفہ راگ کی سنی سی منکر تہی ایک شخص نی حضرت

نصیر الدین سی کہا کہ تیرا پیر راگ سنا کرتا ہی تو کیون نہین سنتا انہون نی فرمایا کہ جو پیر کوئی کام برخلاف شرع کی کری تو مرید کو اوس امر مین پیر کی متابعت کرنی نچاہی اوس شخص نی ہبات کو حضرت نظام الدین صاحب سی کہدیا آپ نی فرمایا کہ نصیر الدین سچ کہتا ہی یعنی یہہ بات حق ہی کہ پیر کی متابعت اوسکام مین کہ برخلاف شرع ہی درست نہین اور روایت ہی کہ حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب مرحوم سنامی جناب حضرت نظام الدین صاحب بدسبب سنی راگ کی انکار رکہتی تہی جب جناب قاضی صاحب مرض موت مین بیمار ہوئی جناب حضرت نظام الدین صاحب اونکی بیمار پرسی کو تشریف لی گئی اور مطابق قانون شرعی کی اجازت چاہی قاضی صاحب نی فرمایا کہ اب میرا وقت اخیر ہی مین آپسے اللہ سی ملتا ہون مین گوارا نہین کرتا کہ اسوقت بدعتی میری سامنی آوی جناب حضرت نظام الدین نی فرمایا کہ قاضی صاحب سی کہو کہ بدعتی بدعت سی توبہ کرکی آیا ہی جب قاضی صاحب نے یہہ بات سنی اوسیوقت اپنا عمامہ دیا اور کہا حضرت نظام الدین کی قدمون کی پنچی اسکو بچہادو اور عرض کرو کہ اپنے قدم رکہکر اندر تشریف لاوین یہہ اللہ کی ولی ہین انمین اتنا ہی قصور تہا یعنی راگ سننا کہتی ہین کہ حضرت نظام الدین نی اوس عمامہ کو ادب سی اوٹہایا اور سر پر رکہہ لیا اور اندر گئی جب باہر آئی قاضی صاحب بہشت نصیب ہوئی اور جبتک قاضی صاحب بدفون نہوئی حضرت نظام الدین کی اہنو بند نہوئی تہی اور اسطرح کا راگ بہی ان بعضی بزرگون نی ان شرطون سی سنا ہی کہ اوس مجلس مین کوئی آدمی جوان اور عورت اور لڑکا خوبصورت نہو اور قوال راگ کی مزدوری لینی والا نہو اور راگ کا مضمون کفر اور فسق نہو اور اوسمین کسی زندہ معشوق کی تعریف نہو اور اوسکی ساتہہ طبلہ سارنگی دہولک طنبور ستار نفیری وغیرہ نہو اور اوسدم نماز کا وقت نہو اور اوس مجلس مین کوئی مرید کچا نہو دیکہو ایسی بندوبست مین کہیل اور تماشا کہان رہا اور باوجود اسکی اس راگ کو ان بزرگون نی مستحسن نہین جانا اور بلکہ جب کسی عالم دیندار نی اون پر انکار کیا اونہون نی اپنی خطا ظاہر کری ہی برخلاف تمہاری بڑون کی کہ جنکا شعار کہیل اور تماشا اور فسق اور فجور تہا چنانچہ پہلی بیان ہو چکا سوال ہندوان اس بیان پر اگر کوئی ہندو ہمپر اعتراض کری کہ بس تمہاری تقریر سی معلوم ہوا کہ تمہاری بزرگون مین کچہہ بہی طاقت نہین ہی اور وی محض عاجز تہی کہ جنکی سیکو نہ کچہہ فائدہ پہنچی نقصان اور ہماری بزرگ بڑی شکتمان یعنی قوت والی تہی کہ جنسی لوگ اپنی حاجات مانگتی اور مراد کو پاتی ہین سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ ہمارے تقریر سی یہہ نہین ثابت ہوا کہ ہماری بزرگون مین کچہہ بہی طاقت نہین ہی بلکہ یہہ بات ثابت ہوئی ہی کہ وی اللہ کی شریک نہین ہین اور اللہ کی آگی عاجز ہین کچہہ ہماری تمہاری اگی عاجز نہین ہین اور کسیکو نفع اور نقصان پہنچانا دو طرح پر ہوتا ہی ایک تو یہہ کہ وہ خود نفع اور نقصان پہنچانی کا مالک ہو سو یہہ بات تو خاصہ اللہ ہی کا ہی اور کسیکی یہہ شان نہین نبی نہ ولی کی دوسرے یہہ

ف یعنی جو کچہہ ہی کہا نصیر الدین نی فرمایا ضعیف اور مدفوع ہی مؤلف

کہ وہی اللہ کی جناب مین کسیکی واسطی دعا کرین اور اللہ تعالی اونکی دعا قبول کری سو اسطرح کا نفع ہماری بزرگونسی
ہزارون کو پہنچا ہی اور بعضی ظالمون سرکشونکو اون کی بددعا سی نقصان بہی پہنچا ہی اور اسیواسطے ہماری سب علماء
کی نزدیک یہہ درست ہے کہ کوئی شخص زندہ بزرگ سی کہی کہ ای فلانی میری واسطی اللہ کی جناب مین دعا کر کہ میرے
فلانی مراد پوری کری یون نہ کہی کہ تو میری حاجت روا کر بلکہ بعضی مشائخ صوفیہ فرماتی ہین کہ اگر کسی مری ہوی بزرگ
کی قبر کی پاس جاکر اوس سی کہی کہ ای بزرگ تم میری واسطی اللہ کی جناب مین دعا کرو تو بہی درست ہی مگر اتنا ہی
کہ کوسون اور منزلون سی کسی بزرگ کو نہ پکاری کیونکہ ہر وقت مین ہر چیز کی خبر سوای اللہ کی اور کیسکو نہین ہوتی
اور بعضی ہماری بزرگون کو بعض اوقات مین اللہ کی بتلانی سی دور دور کی خبر بہی ہوگئی ہی چنانچہ پہلی بات سے
چوتہی فصل سی ظاہر ہی اب جو ہماری بزرگون سی خدا کی خلقت کو فیض پہنچا ہی ذرا کان رکہکر سنو اول سب
بزرگونسی بڑے بزرگ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہین سو اونکا فیض ایسا بیحد ہی کہ اوسوقت سی قیامت
تک جتنی مسلمان مرد و عورت ہین سب حضرت کی طفیل سی اور اونہین کی ہدایت سی دوزخ سی بچی اور بہشتی
ہوے اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ میرا ورجمعرات کو مسلمانون کی اعمال فرشتی حضرت کی خدمت مین عرض کرتی ہین
حضرت اچہی عملونکو ایسی دفتر مین لکہوا دیتی ہین کہ کبہی نہ مٹین اور بری اعمال سنکر مسلمانون کیواسطی اللہ سی
بخشش مانگتی ہین دیکہو یہہ فیض اسقدر جاری ہی اور قیامت کی دن حضرت کی شفاعت سی گنہگار بخشی جاوینگے
بعضی بدون عذاب کی اور بعضی دوزخ سی نکالی جاوین گی اور حضرت سے جتنا کچہہ فیض خلقت کو پہنچا ہی اوس
سارا کا بیان ہزار کتاب مین نہ آسکی پر دیدہ انصاف مین چاہئی اسی واسطی خدا پاک نی فرمایا ہی وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ
اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ یعنی ای محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہمنی تمکو ساری جہان کی لئی رحمت بہیجا ہی اور حضرت
کی سوای جتنی انبیا علیہم السلام ہمین اونسی بہی اسیطرح کی فیض خلقت کو پہنچی اور انبیا سی پیچہی اولیا ہین اونسی
بہی بہت چشمی فیض کی جاری ہوئی خصوص اس امت مرحومہ کی اولیا جیسی حضرت کی اہل بیت اور اصحاب
اور تابعین جسنی دین حق دنیا مین پہیلایا اور اون سی اوتر کر امام جیسی حضرت محمد بن اسمعیل بخاری اور حضرت مسلم اور
حضرت ترمذی اور حضرت نسائی اور حضرت ابن ماجہ اور حضرت ابو داود وغیرہم کہ حدیث کی امام ہین اور حضرت ابو حنیفہ
اور حضرت شافعی اور حضرت احمد بن حنبل اور حضرت مالک اور حضرت ابو یوسف اور حضرت امام محمد اور حضرت سفیان
اور حضرت زفر وغیرہم کہ فقہ کی امام ہین اور حضرت ابو الحسن اشعری اور حضرت ابو المنصور ماتریدی وغیرہما کہ عقاید کی
امام ہین اور حضرت حسن بصری اور حضرت جنید اور حضرت شبلی اور حضرت شیخ عبد القادر جیلانی اور حضرت مودود چشتی
اور حضرت امام غزالی اور حضرت احمد سرہندی مجدد الف ثانی وغیرہم کہ علم سلوک اور تصوف اور معارف کی امام ہین اور سوای

انکی اور بہت امام ہین یہان بعضی مشاہیر کا نام لکہا گیا ہی سو ان لوگون نی خوب خوض اور فکر کرکی قران اور حدیث
کی معنی سمجہی اور اوسی مسلکی دین کی نکالی اور لوگونکو پہنچائی برخلاف تمہارے بزرگون کی کہ کسینی کسی سی لڑائی
کرکی اونکی سلطنت چہین لی اور کسینی لکہہا آدمیونکو بیگناہ قتل کردیا کسی نی کسی کی جورو کی زنا کیا کسینی کسی کی ناک
کاٹ دی کسینی کسی سی بدخلقی کی چنانچہ تہوڑا سا بیان اوسکا دوسرے اور چوتہی فصلین ہوچکا ہی اور یہہ جو تم نی کہا کہ
ہماری بزرگ بڑی شکت مان یعنی قوت والی ہتی جنسی لوگ اپنی مرادون کو مانگتی اور حاصل کرتی ہین سو وہی تمہارے
شکت مان کہ ساری دیوتی ایک جلندہر دیتے کی لڑائی مین کہ بقول تمہاری نہین کا بنایا ہوا تہا عاجز ہوگئی اور اوسی
جلندہر نی لڑکین مین برہما کی ڈاڑہی پکڑکر اوسکو رولدیا اور مہادیو اپنی غصہ کی آگ کو روک نہ سکا اور گنیش کا سر تلاش
کرتی لگا نہ پایا اور برہما اور بشن ایک لات کو ناپنی لگی انتہا نہ پاسکی یہہ سب حال تہوڑا سا اوپر ہوچکا ہی اور سوائے اسکی
مہابہارت وغیرہ اپنی تاریخون سی دریافت کرو کہ تمہاری بڑی کیسی عاجز ہتی سچ تو یہہ ہی کہ پرلی سری کا زور رکہنا
اور عجز اور احتیاج سی پاک ہونا اللہ ہی کی شان ہی اور کسیکی شان نہین سو مستحق عبادت اور پرستش کا بہی اللہ ہی
اور کوئی نہین اسیواسطی ہمارے دین کا خلاصہ اعتقاد یہی ہی لا الٰہ الا اللہ و محمد رسول اللہ یعنی اللہ کے سوائے
کوئی معبود برحق نہین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی بہیجی ہوئی ہین کہ لوگون کو اللہ کے پیغام پہنچاوین اور یہہ جو
بعضی جاہل اللہ چہوڑکر اور کسی سی حاجت مانگتی اور مراد کو پہنچ جاتی ہین سو اوسکا یہہ سبب ہے کہ اللہ اپنی بندون پر مہربان
ہی کوئی کسی سی کچہہ مانگی اللہ دینی لگتا ہی تو اوسکو بہر صورت دی دیتا ہی جیسی چہوٹا لڑکا دائی سی مل جاتا ہے
اور ماں باپ کو بہول جاتا ہی جب اوسکو کوئی چیز درکار ہوتی ہی تو دائی سی مانگتا ہی باپ جانتا ہی کہ دائی غریب
اوسکو کیا دی سکی گی وہ آپ وہ چیز اوسکو لی دیتا ہی وہ لڑکا نادان سمجہتا ہی کہ یہہ چیز مجکو دائی نی دی ہی اسطرح
جب کوئی شخص اللہ کی سوا کسیسے اور کسی مانگتا ہی اور اللہ اوسکو دی دیتا ہی وہ نادان جانتا ہی کہ مجکو اوسی شخص نی دی
جسنی مینی مانگی تہی پس اس اعتقاد سی اوسکا شرک زیادہ بڑہ جاتا ہی اور دوزخ کی عذاب مین پہنچاتا ہی **سوال**
اسمقام مین بعضی ہندو کہ جینی اور سراوگی کہلاتی ہین کہا کرتی ہین کہ ہم لوگ مشرک نہین ہین اور ہم سوای خدا کی
اور کو سزاوار پرستش کا نہین جانتی نہ ہم کشن بشن کو مانین نہ مہادیو کو نہ دیوی کو نہ گنگا نہ جمنا وغیرہ کو نہ کسی اور کو
سو اوسکا **جواب** یہہ ہی کہ تمہاری نزدیک خدا دو طور پر ہی ایک نرگن پرمیشر جسکی کچہہ صفت نہین اور تم اوسکو
محض معطل جانتی ہو دوسرا ساکار پرمیشر کہ بقول تمہاری ان آدمیون مین سی کوئی شخص سبب شایستہ کردار کی
غیب دان بن جاتا ہی اور ایسی پرمیشر تمہاری نزدیک چوبیس ۲۴ آدمی ہوئی ہین کہ پہلا اونکا دانا تہا اور پچہلا اونکا مہاویر
پہلا جسکی نزدیک پچیس ۲۵ پرمیشر یعنی ایک نرگن پرمیشر اور چوبیس ۲۴ ساکار پرمیشر ہون اوسنی زیادہ کون مشرک ہی

حکایت اتفاقاً ایک دفعہ بلدہ لاہور مین ایک مسافر ذی عزت خطاب نکت ساکن شاہجہان آبادی ملاقات ہوی
کہ دی ظاہر مین سراوگی تہی اور مین اون دنون مین اپنا اسلام مخفی رکہتا تہا تقریباً مینی اوسنی پوچہا کہ لالہ جی مین
حیران ہون اس بات مین کہ دنیا مین جتنی دین ہین ہر کوی اپنی دین کو حق اور موجب نجات کا جانتا ہی اور دوسرونکو
گمراہ اور جہنمی سمجہتا ہی اور ان ساری ہی دینون کا سچ پر ہونا ممکن ہی نہین آخر سب مین ایک دین سچا ہی اور دوسرے
سب کے اوسکی مخالف مین سب جہوٹی اور گمراہ ہین کیونکہ حق کی مقابلہ مین باطل ہی ہوتا ہی اب مین یہہ پوچہتا ہون
کہ ساری دینون مین سی کون سچا ہی فرمانی لگی کہ سب دینون مین سی سچا دین وہ ہی جسمین شرک نہین ہی مجہی یہہ
بات بہت پسند آئی اور مینی کہا کہ شرک تو دین مسلمانی مین نہین ہی بولی کہ اسیطرح ہی پہر مینی کہا کہ ہم لوگ اب
کیا کرین اپنی دین موروثی کو چہوڑ دین کہنی لگی کہ جو جو کام سب دینون مین منع ہین جیسی زنا اور چوری وغیرہ
ان کامونکو چہوڑ دینا چاہئی تاکہ سب دینون پر عمل ہوجاوی مینی کہا عبادات فیضہ کسطرح ادا کرین جیسی نماز کہ مسلمانونکے
فرض ہی اور ہندون کی منتری ایسی امور مین کیا کیا جاوے کہنی لگی کہ اسبات کو جرأت چاہئی اسبات سے مین ہلگیا کہ یہہ
صاحب دلسی مسلمان ہین تب مینی کہا کہ لالہ جی اپنا حال مین آپ سی مخفی رکہتا ہون اور آپ مجہی مخفی رکہتی ہو اور
حقیقت مین جو ہی سو ہی بولی کہ ہی تو اسیطرح یہہ بات سنتی ہی مین نہایت خوش ہوا اور طرفین ہی احوال پرسی ہونی
لگی مینی اپنی اور اپنی دوستونکا احوال ظاہر کیا اونہون نی کہا مین بہت مدت سی پردہ مین مشرف باسلام ہون اور
نماز پنجگانہ ادا کرتا ہون مگر نفس کے شامت سی حجاب ظاہری دور نہین کیا چنانچہ مجہہ مین اور اون مین رابطہ دوستی کا
محکم ہوا اور وہ بزرگ اب تک پردی مین مشرف باسلام ہین اور نام اونکا عبداللہ ہی حق تعالی اونکو اسلام ظاہری
عطا کری اور دونو جہان مین خوش رکہی فائدہ بعضی ہندو نانک پنتہی یہہ گمان کرتی ہین کہ ہم شرک سی خالی ہین
اور ہماری بابا نانک اور دوسری گورون نی شرک نہین کیا اور بابا نانک کی کلام مین توحید کا مضمون بہت ہی سو
اوسکا جواب یہہ ہی کہ اگر بقول تمہاری بابا نانک نے شرک نہین کیا لیکن مشرکون سی بیزار ہوکر علیحدہ کیون نہوگیا اور پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم کیون نہ مانا اور شرک سی بچنا بہی اللہ کی نزدیک جب قبول ہوتا ہی کہ اللہ کے رسول کے متابعت کری
اور اگر یہہ کہو کہ بابا نانک نی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانا اور حضرت کی تعریف اپنی تصنیفات مین کی ہی جیسی

ਬਾਝੁਮੁਹੰਮਦਭਰਮਗਤਿਆਸਾਸੀ

کہا ہی کہ باجہ محمد بہگت آجائین بدون عبادت ضائع ہی

یعنی بدون متابعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت ضائع ہی اور یہہ بہی کہا ہی پہلا نام خدا دادو جا نام رسول تیجا کلمہ پڑہ ولی

ਜੋਦਰਗਹਿਪਵੈਕਬੂਲੁ ॥ ਪਾਸਿਨਾਵਹੁਖੁਦਾਈਦਾਜਾਨਾਹਕਬੂਲੁ

جو درگہہ پوین قبول ۔ تاکہ درگاہ مین بڑی قبول

ਤੀਜਾਨਾਵਸਭਾਪਵੈਸਚਾਦੇਖੈਨਾਲਿ ॥ ਚਉਥਾਨਾਵਕਰਣੀਆਵੈਕਰਿਕਰਿਨਾਲਿ

سواد سکا جواب یہہ ہی کہ اگر یہہ بات حقیقت مین بابا نانک نی کہی ہی تو تم کہ بابا نانک کی چلی ہو اپنی گورو کا حکم مانو
جلد کلمہ شریف اعتقادی پڑہو مسلمان بن جاؤ تاکہ درگاہ مین قبول پڑو اور تمہاری گورو کو بند سنگہ نی ظاہر شرک
کیا کہ بت پرستی یعنی بنیا دیوی کی پوجا کری اس تمنا پر کہ اپنا مذہب جاری کری اور ہوم کیا اور ایک اپنی سکہہ یعنی چیلی کا سر
کاٹ کر دیوی کی بلی یعنی قربانی کری اور ہوم مین جلا دیا اور اوسنی دیوی کی مناجات مین یون کہا ہی ۔ کرشن شین
کب ہونہ دساؤن جو پہل چاہون تمتی پائیون اس کلام سی صریح شرک معلوم ہوتا ہی دیوی کو اللہ شریک بنایا اور تمہارے
دس گرنتہی پوتھی مین لکہا ہی ۔ پرتہمے بہکولے سمرلے گورو نانک نمی دہیای ۔ یعنی اول دیو کو پوجکی گورو نانک
نی اوس سے مدد مانگی ۔ انگت گورو نی امرداس رامداسی ہوئی سہای ۔ یعنی دیوی انگت اور امرداس اور رام داس کی مدد گار
ہوئی سمرواراجن ہرگوبند سمروسری ہرای ۔ یعنی ای لوگو ارجن اور ہرگوبند اور ہرای کا نام جپو ۔ ہرکشن جے
دیہاسی جس دیہی سب دکہہ جای ۔ یعنی ہرکشن کو یاد کرکی مدد چاہی جس کے دیکہنی سی سب دکہہ جاتا
رہی ۔ تیغ بہادر سمریے گہر نوندہ آوی دہاوی ۔ یعنی تیغ بہادر کا نام جپنا چاہیئی تاکہ گہر مین نعمت آوے
دوڑکر ۔ جی سب تہاین ہوی سہای ۔ یعنی ای ممدوح تمام جگہہ مدد کیجیو ۔

ਪ੍ਰਥਮੈ ਭਗਉਤੀ ਸਿਮਰਿ ਕੈ ਗੁਰੂ ਨਾਨਕ ਲਈ ਧਿਆਇ ।
ਅੰਗਦ ਗੁਰੂ ਸੁਮਤਿ ਦਾ ਸਮਰਾਥ ਜਿਸ ਚੇ ਦੀ ਸਭ ਜਾਇ ।
ਸਾਹਿਬ ਬੋਲਾ ਰਾਮਦਾਸ ਗੁਰੂ ਜਾ ਦਸੈ ਸ੍ਰੀ ਹਰਿ ਰਾਇ ।
ਸ੍ਰੀ ਹਰਿਕ੍ਰਿਸ਼ਨੁ ਧਿਆਈਐ ਜਿਸ ਡਿਠੈ ਸਭ ਦੁਖ ਜਾਇ ।
ਤੇਗ ਬਹਾਦਰ ਸਿਮਰੀਐ ਘਰ ਨੌ ਨਿਧਿ ਆਵੈ ਧਾਇ ।
ਜਿਸ ਭਜੈ ਸਭ ਦੁਖ ਲਹੈ ਦੀਨ ਦੁਨੀ ਸਭ ਥਾਇ ।੧।

دیکہو یہہ کلمین صریح شرک کی بہری ہوئی ہین اور تمہاری مذہب کو پنڈت لوگ بدعتی فرقہ جانتی ہین اور تمہارے
تواریخون مین جنکو جنم ساکہی کہتی ہین ایسی باتین دور از عقل ہین کہ تمہاری مذہب کی بطلان صریح
دلالت کرتی ہین مگر غور سی بنظر انصاف و تحقیق دیکہنا چاہیئی اللہ سب ہندون کو ہدایت کری امین رب العالمین

فصل ساتوین مذہبون کی اختلاف مین ہماری دین اسلام کی تہتر فرقے مشہور ہین

کچہہ مسایل قیاسی ان سب فرقون کی آپسمین مختلف ہین مگر اصل الاصول اعتقادیات مین اور اکثر مسایل کلیہ
مین سب فرقون کو اتفاق ہی اختلاف نہین مثلاً اللہ تعالی کا خالق اور مالک ایک وحدہ لاشریک لہ اور
جامع جمیع صفات کمال اور سب نقصان کی صفتون سی پاک ہونا اور سوائے اللہ کی اور کے

عبادت کو کفر سمجھنا اور سب پیغمبرونکو اللہ کی بھیجی ہوئی برحق جاننا اور سب فرشتونکو برحق جاننا اور جتنی کتابین
اللہ نے پیغمبرون پر اوتاری ہین سب کو برحق سمجھنا اور قیامت کی دن حساب نیکو اور بہشت اور دوزخ کو
سچ جاننا اور مسلمانونکا ہمیشہ بہشت مین رہنا اور کافرونکا بہشت سی بی نصیب ہونا اور دوزخمین جلنا اور پنجوقتہ
رکعت نماز کا دن اور رات کی پانچ وقت مین فرض ہونا اور ایک مہینی کی روزہ ایک برس مین فرض ہونی اور
کعبہ کا حج اور مال کی زکوۃ صاحب توفیق پر فرض ہونا اور ماباپ کی خاطر اور اطاعت اور کہنی کی لوگون
اور ہمسایون سی مروت کرنی اور خدا کی رحمت کی امید رکہنی اور اوسکی عذاب کا خوف کرنا اور شریعت اور سب کتب
آسمانی اور انبیا اور ملایکہ کا ادب کہنا اور زنا اور چوری اور رشوت ستانی اور ظلم اور حرام خواری اور شراب خوری
اور جوہ بازی اور حسد اور غیبت اور ریا اور تکبر اور رعونت وغیرہ گناہ ظاہر اور باطن کی کو برا سمجھنا ان باتون
پر ساری ہی فرقی اسلام کی متفق اللسان ہین کسیکو کچہہ اختلاف اور انکار نہین اور بعضی مسایل فروع اور
جزئیات مین کچہہ اختلاف بہی ہی اوسبب اس اختلاف کا کچہہ یہہ نہین ہی کہ اللہ اور رسول کی کلام مختلف ہین اللہ
اور رسول کی کلام مین تو ایک ذرہ بہر اختلاف نہین ہی بلکہ بعضی آیات اور حدیثون کی معنی کسیکی سمجہہ مین کسیطرح
آئی اور کسیکی دانست مین کسیطرح یا کسی حدیث کی راوی کو کچہہ سہو ہوگیا اوسنی غلطی سی دوسری طور پر بیان کردیا
اور صاحب مذہب نی اوسکو حدیث معتبر جانکر اوسپر عمل کیا اور سوای اسکی اور بہی کئی سبب اختلاف کی ہین جنمین
صاف معلوم ہورہا ہی کہ اللہ اور رسول کی کلام مین کچہہ اختلاف نہین اسپر بہی ساری ہی فرقی متفق ہین کہ اللہ اور
رسول کی کلام مین کچہہ اختلاف نہین اور بلکہ یہہ اختلاف قیاسی اور عقلی ہے پہر اس اختلاف مین ہم سبکو حق پر نہین جانتے
بلکہ یون جانتے ہین کہ ان سب سے ایک فرقہ حق پر ہی اور حق والی وہ لوگ ہین کہ حضرت کی اور حضرت کی اصحاب سنت
یعنی چال چلن جن مین موجود ہی اور حضرت کی حکم اور چال چلن سی کمی بیشی نہین کرتی اسواسطی اوس فرقہ کا
نام اہل سنت ٹہیرا ہی اور ہندون کی دین مین فرقہ تو بیشمار ہین چنانچہ کئی سو مذہب ونکا ہی لیکن ان مین
بڑی مذاہب چہہ شاسترون کی اصل الاصول اور بڑی بڑی اور کہلی کہلی مسایل مین بڑا
اختلاف ہی لیکن باوجود اتنی اختلاف کی ہندوان چہون شاسترونکو سنت یعنی برحق مانتی ہین اور یہہ بات
عقل کی نزدیک نہایت ہی محال ہی کہ باوجود اس اختلاف کی سب برحق ہون اور کوئی خطا پر نہو چنانچہ
تہوڑا سا بیان اسکا اسی باب کے پانچوین فصل مین ہولیا ہی اب صرف اون شاسترونکی نام اور بعضی اصول مسایل اختلافی بیان
کرتا ہون پہلا بیدانت شاستر نکالا ہوا بیاس کا اور اس شاستر والی لوگ بیدانتی کہلاتی ہین اونکی نزدیک سوای
خدا کی کوئی چیز موجود نہین ہی اور تمام مخلوقات کو خیال خواب جانتی ہین کہتی ہین کہ جب برہم یعنی خدا مین مایا کی
جنبش ہوئی تب وہ ایشور کہلایا گیا اور ایشور تین قسم ہوا برہم گن پوندسی برہما ہوا اور ست گن کی پوندسی بشن ہوا

اور برہم گن کی پیوندی رشب یعنی مہادیو ہوا برہما پیدا کرنیوالا بشن پالنی والا شب فنا کرنیوالا غرض بقول انکی
سب امورات دنیا کی انہین تینون سی علاقہ رکہتی ہین اور برہم یعنی خدا محض معطل ہی اور یہہ تینون بھی حقیقت
مین آپ برہم مین مایا کی جہت سی ایشر کہلاتی ہین اور جب کہ برہم کو ابدیا یعنی بیدانشی کا پیوند ہوا تب وہ جیو
یعنی جاندار کہلایا یعنی یہہ ساری جاندار آپ برہم ہین ابدیا یعنی بیدانشی کی سبب سی اپنی آپ کو جیو جانتی
ہین انکی نزدیک برہم یعنی خدا اور ایشر یعنی برہما بشن شب اور جیو یعنی جاندار یہہ سب کچہہ ایک ہی وجود ہی
اور ابدیا کو اگیان بہی کہتی ہین سو اگیان انکی نزدیک دو قوت رکہتا ہی ایک بکشیپ شکت یعنی پیدا کرنیکی
قوت یعنی جسکی سبب جاندار پیدا ہوا ہی دوسری آورن شکت یعنی عقل کی دبانیکی قوت اور شکت یعنی انکے
نزدیک یہہ ہی کہ بیدانشی دور ہوجاوی اور جیو کہ سبب اگیان کی اپنی آپ کو جیو سمجہہ رہا ہی اپنی تئین برہم یعنی
خدا سمجہہ لے تاکہ جنمی اور مرنی سی چہوٹ جاوی اور ابدیا کی حق مین بیدانتی دو مذہب رکہتی ہین بعضی کہتی ہین کہ
ابدیا ایک ہی انکی نزدیک شکت کیسکو حاصل نہین ہوئی ہی اور بعضی کہتی ہین کہ ابدیا بہت ہین انکی نزدیک
بہیروون کو شکت حاصل ہوچکی ہی کیونکہ شکت انکی نزدیک حاصل ہونا گیان یعنی دانش کا ہی جس کسی کا
اگیان یعنی بیدانشی دور ہوا اوسکو گیان حاصل ہوا اور اوسنی اپکو خدا سمجہہ لیا اوسکی شکت ہوگئی اور یہہ بہی کہتی
ہین کہ اگیان کی تین گن یعنی صفت ہین رج جس سی خواہش اور غم اور خوشی حاصل ہوست جس سی عقل اور
خوشحالی و آسودگی حاصل ہو تم جس سی غصہ اور جہالت اور تن آسانی حاصل ہو اور پہلی معلوم ہوچکا ہی کہ
کہ یہہ تینون گن برہم یعنی خدا سی پیوند پاتی ہین اور قیامت کی باب مین جو انکا مذہب ہی سو پانچوین فصل مین
بیان ہوچکا ہی ✣ **دوسرا میمانسا شاستر** نکالا ہوا جیمن رکہہ کا ہی اور اوسکی شاگرد وکا جنکی نام یہہ ہین
مرآری مصر کمارل بہت پربہاکر گرو اور اس شاستر والون کو میمانسک کہتی ہین انکی مذہب مین خصمانے کو خالق نہین
جانتی اور کہتی ہین کہ جو رنج اور راحت اور اقبال اور ادبار اور خوشی اور غم وغیرہ جو کچہہ پیدا ہوتا ہی کرم یعنی
عملون سی ہی اور جیسی کہ بیدانتی تینون ایشرون کو نابود اور مظہر خدا جانتی ہین میمانسک ایسا کو نہین مانتی
اور کہتی ہین کہ انہین آدمیون مین سی کبہی کوئی برہمان جاتا ہی کوئی شب اور برہما کا ابتدا اور انتہا نہین مانتے
اور پہاڑون اور دریاؤ کو ابدی جانتی ہین اور جسمو کا مرکب ہونا اجزا صغار سی جانتی ہین جزلا تجزی سی منکر ہین اور
مکت کا وسیلہ اپنے نزدیک گیان اور کرم دونون ہین اور آدمی کو اپنی عملو کا مختار جانتی ہین اور پدارتہ انکی
نزدیک دس ہین چنانچہ پدارتہ کا ذکر نیای شاستر کی بیان مین ہوگا انشاء اللہ تعالی **تیسرا نیای شاستر**
نکالا ہوا گوتم رکہہ کا اور اوس شاستر مین اکثر بیان ہی حکمت فلسفی اور منطق اور مناظرہ کا اگرچہ بعضی ہندو
اس شاستر کو بید کا انگ یعنی عضو نہین جانتی یعنی بیدی باہر جانتی ہین لیکن تب بہی انکی نزدیک یہہ

شاستر مردود نہین ہی اور جو لوگ اس شاستر کی واقف اور پڑہنی والی ہین نیایک کہلاتی ہین اس شاستر کا خلاصہ یہہ ہی کہ انکی نزدیک خدا تعالی بی ابتدا اور بی انتہا اور پیدا کرنیوالا ہی اور کہتی ہین کہ خدا تعالی اپنی پیدا کی ہوئی ایک صورت ہی متعلق پکڑتا ہی اور اوسکی وسیلہ سے لوگون کو ایک کتاب پہنچاتا ہی اور اوس کتاب کی چار قسم ہین ایک رگ بید دوسرا اجر بید تیسرا سام بید چوتہا اتہرن بید اور ہمیشہ رہنا بہشت اور دونرخ ہین نہین مانتی اور خدا کی صفتین آٹہہ جانتی ہین اور نہین ہی یہہ صفتون کو قدیم جانتی ہین گیان یعنی ہر چیز کا جاننا پرینتن یعنی تدبیر اچہیا یعنی خواہش سنکہیا یعنی گنتی ہین ایک پرمان یعنی مقدار بی انتہا پرنہکتو یعنے تشخیص اور تمیز اور دو صفتون کو حادث جانتی ہین سنجوگ یعنی پیوند بیہاگ یعنی جدا ہونا اور جو موجودات ہے انکی نزدیک سولہ پدارتہہ یعنی اصل ہی باہر نہین اور سولہ پدارتہہ کا بیان دراز اور سمجہنا اونکا تفصیل وار شکل ہی اسواسطی یہان صرف اونکی نام لکہی جاتی ہین پرتیچہ پرمان پرمیہ سنشی دشتانت ✣ سندہانت اوپمان ترک ستی باد جلپ تنانذا ہیتوآبہاس چہل جات نگرہستان اور نیایک اعتقاد رکہتی ہین کہ وسیلہ مکت یعنی نجات کا یہہ ہی کہ ان سولہ جزون کو جیسی کہ ہین دریافت کری اور عالم انکی نزدیک قدیم ہی لیکن فنا موجاویگا چنانچہ کچہہ حال اسبات کا پانچوین فصل مین بیان ہولیا **چوتہا بیشیش شاستر** نکالا ہوا کنادکا اور اس مذہب والونکو بیشیشک کہتی ہین یہہ شاستر اکثر مسایل مین نیای شاستر سے موافق ہی لیکن پدارتہہ انکی نزدیک سات ہین درب گن کرم سامان بیشیکہہ سمواے ابہاو **پانچوان ساںکہیہ شاستر** نکالا ہوا کپیل کا اس شاستر والی خدا کو خالق نہین جانتی بلکہ ہر چیز کی پیدایش پرکرتی سے جانتی ہین یعنی پرکرتی کو علت اولی جانتی ہین اور عالم کو قدیم جانتی ہین اور فنا ہونا کسی شی کا نہین مانتی کہتی ہین کہ معلول علت مین آجاتا ہی اور اس شاستر مین بڑی بحث چار چیز کی ہی جنکو چارت کہتی ہین پہلا ت پرکرتی کہ انکی نزدیک ہر چیز کے کارن یعنے سبب ہے اور یہہ پرکرتی کارج یعنی مسبب نہین ہوتی اور صفت اوس کی یہہ ہی ایک جو سر قدیم بیدایش ہر جگہہ موجود رج گن والی تم گن والی ست گن والی ✣ **دوسرا** نت برکرتی بکرتی ہے کہ بعضی چیزون کے کارن یعنی سبب اور بعضی چیزون کے کارج یعنی مسبب ہوتی ہی اور یہہ تین قسم پر ہے پہلا قسم مہت جسکو بدہ بہی کہتی ہین دوسرا قسم آہنکار اور یہہ تین طور پر ہی اگر اوس مین ست گن کا غلبہ ہی تو بیکرت آہنکار کہلاتا ہے اور اگر اوس مین رج گن کا غلبہ ہی تو تیجس آہنکار کہلاتا ہی اور اگر اوس مین تم گن کا غلبہ ہی تو بہوتادی آہنکار کہلاتا ہے تیسرا قسم تن ماترا اور وہ پانچ ہین سبد یعنی آواز سپرس یعنی ایک چیز کا دوسرے سی چہونا روپ یعنی شکل رس یعنی

ذایقہ کندہ یعنی بو تیراتت بکرتی کا رج یعنی مہت مہیب ہوتی ہی اور کارن یعنی سبب نہین ہوتی اور یہہ دونو ع
پرہی ایک اندری یعنی حواس اور بعضی اعضای دوسری پانچون عنصر اور یہہ پانچون عنصر پانچون تن ماتر
سی موجود ہوئی ہین اکاش سبدی بون سپرس سی اگن روپ سی جل رس سی پرتھی گندہ سی چونتت
نہ پرکرتی نہ بکرتی کہ نہ معلول ہی اور نہ علت یعنی نہ سبب ہوتی ہی نہ مسبب اور اوسکو پرکہہ اور آتما بہی کہتی ہین اور
پرکہہ دو قسم پرہی ایک جیو آتما یعنی نفس ناطقہ اسکو بہی قدیم جانتی ہین دوسرا پرم آتما یعنی خدا تعالی یہہ لوگ
اعتقاد رکھتے ہین اسبات پر جب پرکرتی کا پیوند ہوتا ہی پرکہہ سی جہان کی پیدایش ہوتی ہی اور کہتی ہین کہ پرکرتی
اندہی ہی اور آتما یعنی پرکہہ لنگڑا ہی یعنی یہہ دونون بغیر پیوند ایک دوسری کی کچہہ نہین کرسکتی اور کہتی ہین
کہ وقت پرلی یعنی فنا عالم کی تینون عرض یعنی رج گن اور ست گن اور تم گن برابر ہوتی ہین اور وقت
پیدایش عالم کی ست گن غالب ہوتا ہی تب مہت پیدا ہوتا ہی الغرض انکی نزدیک جب پرکرتی کو پرکہہ سی
پیوند ہوتا ہی اور ست گن غالب ہوتا ہی تب مہت پیدا ہوتا ہی اور مہت سی آہنکار اور آہنکار سی گیارہ اندریان
اور پانچ تن ماتر اور پانچ تن ماتر سی پانچ عنصر جیسی بیان ہوا ہی اور وقت فنا ہونی جہانکی پانچون عنصر پانچون
تن ماتر مین غائب ہوجاتی ہین اور پانچ تن ماتر آہنکار مین اور آہنکار مہت مین اور مہت پرکرتی مین چھپتا
پانچل شاستر نکالا ہوا پنچل کا اکثر باتون مین سانکہہ شاستر ہی موافق ہی اور بقول اس شاستر کی مکت یعنی
نجات بدون جوگ یعنی ریاضت کے نہین حاصل ہوتی اور سوا ان چہہ شاستر ون کی تین شاستر اور ہین کہ وہ
برہمنون کی نزدیک مردود ہین ایک جین شاستر نکالا ہوا جین کا اس شاستر والی اعتقاد رکھتی ہین کہ آدمی
نیکوکاری سی ہمہ دان بن جاتا ہی پہر اوسکا کلام خدا کا کلام ہوتا ہی اور اوسکو ساکار پرمیشر کہتی ہین اور
جانتی ہین کہ چوبیس آدمی ایسی ہوئی ہین پہلا اونکا آدناتہہ اور پچھلا مہاویر اور خدای تعالی کو نرگن پرمیشر
یعنی خدای بی صفت جانتی ہین یعنی خدای تعالی انکی نزدیک کچہہ چیز کرنیوالا نہین بلکہ معطل ہے اور انکی
نزدیک عورت کی مکت نہین ہوتی جبتک مرد کی جنم مین نہ آوی اور بعضی انکی ثواب حاصل کرنیکو غذا ترک کرکی
مرجاتی ہین اس کام کا نام سنتہارا ہی برہمن اس فرقہ سی ایسی متنفر ہین کہ شیر یا ہاتی کی موہنہ مین چلی جانا
بہتر جانتی ہین اس سی کہ ان لوگون کی سامنی آوین دوسرا بودہ شاستر نکالا ہوا بدہ کا اور نام اوس کا
شاکمن بہی کہتی ہین بیٹارا جا سدودن کا حاکم ملک بہار کا اور اوس کی مان کا نام مایا ہی کہتی ہین
کہ شاکمن ناف سی پیدا ہوا ہی اور برہمن لوگ اس شخص کو دس اوتارون مین سی نوان اوتار جانتی
ہین اور اس مذہب کو اوسی نہین جانتی اور اس مذہب والی خدا کو خالق نہین جانتی اور جہان کا ابتدا
اور انتہا ہونا نہین مانتی کہتی ہین کہ ہر آن مین جہان فنا ہوتا ہی اور ہر آن مین پیدا ہوتا ہی

اور یہہ قول نہانا د ہونا بہت کرتی ہین مردار کو کہا لیتی ہین کہ یہہ خدا کا مارا ہوا ہی آپ جاندار کو نہین مارتی
زمین سی کہانس نہین اوکہاڑتی عورت کی صحبت کرنی کو اچھا نہین جانتی تیسرا مذہب تناسخ نکالا ہوا
چار پاک کا اس مذہب والی سوای عنصرون کی کسی چیز کو موجود نہین جانتی کہتی ہین کہ سب کچھہ انہین عنصرون
سی ہوا ہی انکی نزدیک جو چیز حواس سی معلوم ہو بس اوسیکو موجود جانتی ہین معقولات پر یقین نہین رکھتی
خدای تعالی کا ہونا بھی نہین مانتی بہشت اور دوزخ سی منکر ہین بہشت اسبات کو جانتی ہین کہ آدمی کی
خواہشین پوری ہوتی رہین اور دوزخ یہہ کہ کسی غیر معلوم ہو اور ثمرہ زندگی کا صرف عیش اور عشرت دنیا ہے
اور نام آوری کو جانتی ہین فقط ہندون کی مذہبون کا بیان مختصراً پورا ہوا پر اسمقام پر جو جو کچھہ اعتراض
وارد ہوتی ہین سو عقل والون کی نزدیک ظاہر ہین سو مینی اسجگہہ صرف خلاصہ ان شاسترون کا بلا اعتراض
بیان کردیا ہی اور صاحبان عقل کو اس فصل مین گنجایش گفتگو کی بہت ہی اور بڑا بہاری اعتراض ہونا
اختلاف کا ہی **فصل آٹھوین پنج بیان دعوت کی** دعوت سی مراد ہی اور دین والون کو
طرف دین حق کی بلانا سو ہماری دین مین ضروری کہ اور دین والون کو خبر کردین اسبات کی کہ جناب محمد
مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کیطرف سی پیغمبر برحق اور ختم الانبیا ہین جو شخص انکی دین کو اختیار کریگا
اللہ کی امان مین آجاویگا اور جو نمانی کا ہمیشہ کا جہنمی رہیگا پس جو شخص مسلمان ہوا چاہی تو فرض ہی
کہ اول اوسکو تیقین کرین کہ سوای اللہ کی اور کوئی معبود اور حاکم اور مالک حقیقی نہین ہی اور محمد مصطفے
صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی بندی اور بھیجی ہوی ہین پہر اوسکو ایمان کی صفتین سکہادین اور مستحب ہی کہ پہر
اوسکو غسل دین اور جو شخص کیسکو مسلمان ہوتیکو کہی کہ تو ابہی توقف کر پہر مسلمان ہو جایو یا یون کہی
کہ مین تجہی مسلمان نہین کرتا تو کہین اور جگہہ جاکر مسلمان بن جاتو یہہ کہنی والا کافر ہو جاتا ہی اور جو شخص
مسلمان ہو پہر ہر مسلمان کو اوسکی خاطرداری لازم ہی اور اللہ کے نزدیک اوس شخص کا مرتبہ زیادہ ہوتا ہی
حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتی ہین بیت بحمد اللہ انکس مسلمان شدہ ۔ اگرچہ گدا بود سلطان شدہ
اور ہندون کی دین مین اور دین والی کو ملانا ہرگز درست نہین بلکہ اونکی جو چار قوم مشہور ہین اونمین کے
بہی ایک قوم دوسری قوم مین نہین ملسکتی اور جو کوئی ہندو مسلمان بن جاوی اور پہر ہندو ہوا چاہی
اوسکو بہی پہر ہندؤنمین ملانا درست نہین یہان ہندون سی دو سوال کرتا ہون پہلا سوال یہہ تمہارا
دین خدا کیطرف سی ہی یا نہین اگر کہو کہ خدا کی طرف سی نہین تو چاہی کہ اس دین کو چہوڑدو اور اگر کہو کہ خدا کی
طرف سی ہی تو مین کہتا ہون کہ خدا کی رحمت عام ہوتی ہی اور جو دین کو خدا کی طرف سی ہو چاہئی کہ ہر کسی کی
لئی عام ہو پہر کیا وجہ ہی کہ سوای ہندون کی اور سب اس رحمت سی بی نصیب ہین کیسکو اسمین دخل نہو

دیکھو دین مسلمانی کہ بلاشبہ اللہ کیطرف سی ہی ہر کسیکی لئی عام ہی یہودی نصرانی مجوسی برہمن کہتری بیس
شودر چوہڑا چمار جو اس دین مین آوی گناہون سی پاک ہوجاوی تمہارا دین کیا کامل ہوا کہ جسمین سوا ہندؤن کی
اور کسی کی گنجایش نہین بلکہ کہتی ہو کہ ہندؤن مین بہی سوا برہمن کی اوسکے مکت یعنی نجات نہین ہوتی چنانچہ اسکا
بیان پہلی باب کی پانچوین فصل مین ہولیا اور **دوسرا سوال** یہہ ہی کہ تمہاری نزدیک ہمارا مسلمانونکا
دین خدا کی طرف سی ہی یا نہین اگر کہو کہ خدا کیطرف سی ہی تو مین کہتا ہون کہ ہماری دین سی یقیناً ثابت
ہی کہ جو کوئی اس دین مین نہ آویگا وہ شخص بلاشبہ ہمیشہ کا دوزخی ہوگا تو تمکو چاہی کہ مسلمان ہوجاؤ کیونکہ
جو دین خدا کی طرف سی ہو اوسکا حکم ضرور ماننا چاہی ورنہ خدا کی غضب مین آجاؤگی اور جو یہہ کہو کہ تمہارا
دین خدا کیطرف سی نہین ہی تو مین کہتا ہون کہ بفرض محال اگر معاذ اللہ ہمارا دین خدا کیطرف سی نہین
ہی تو ہم لوگ کیا کرین اپنی نجات حاصل کرنیکو کونسا دین اختیار کرین ہمارا دین کہ بقول تمہاری خدا کے
طرف سی نہین ہی آیا تمہاری دین مین کوئی طریق عبادت کا ہماری واسطی لکہا ہی یا نہین اگر کہو کہ لکہا ہے
تو پہر مسلمانونکو اپنی دین مین کیون نہین ملایا کرتی اور اگر کہو کہ نہین لکہا تو مین پوچہتا ہون کہ ہمارا کیا حال
ہوتم ہماری دین کو خدا کیطرف سی بجانو اور تمہاری دین مین ہماری گنجایش نہو کیا ہمکو خدا نی عبث پیدا کیا ہی تبلاؤ اسکا کیا جواب ہے **حکایت** جب کہ مین اپنا اسلام مخفی رکہتا تہا تو اون دنون مین
بعضی آشناونکو دین اسلام کیطرف رغبت دلایا کرتا تہا چنانچہ بفضل الٰہی دس گیارہ ہندو میری سمجہانے
سی پردی مین مسلمان بہی ہوئی اور اونہین دوستون کی خاطر اکثر اوقات پنڈتون سی بحث اور چرچا
رہا کرتا تہا اور عجب طرح کی صحبت رہتی کہ اوسکی لذت سی ابتلک دل بہرا ہوا ہی اور دعا کرتا ہون کہ خدا تعالے
اون لوگونکو ظاہر مسلمان کری چنانچہ بڑی بڑی پنڈت کہ اپنی دین سی خوف واقف تہی بحکم الحق یعلو
ولا یعلی کے اس بحث مین مغلوب ہوئی اس عرصہ مین ایک آشنا جسکو مدت سی ہم کہی شخص دین اسلام کی رغبت
دی رہی تہی کہنی لگی کہ فلانا پنڈت اگر دین کی بحث مین قایل ہوجاوی تو مین بہی دین اسلام اختیار کرون
چنانچہ بصلاح سب دوستون کی وہ پنڈت کہ کسی اور شہر مین تہا بلایا گیا اور اوسکو چہ شاستروں مین دخل
تہا اور بحث اور مناظرہ ہونی لگا پندرہ دن تک مباحثہ ہوتا رہا اور طرح طرح کی تقریرین ہوئی تہین اور
اوس پنڈت کو میرا مسلمان ہونا معلوم نہ تہا بلکہ یون جانتا تہا کہ یون ہی مناظرہ کرتا ہی ایک رات مجہے
الفار رہا نی سی ایک تقریر سوجہی دوسری دن مینی اوس تقریر سی گفتگو شروع کی پہلی مینی سوال کیا کہ پنڈت جی
مین آپ سی پوچہتا ہون کہ اگر مسلمان اپنی دین وطریق پر قایم رہین تو انکی مکت ہوگی یا نہین بولا کہ ہان کیون
نہین ہوگی پہر مینی کہا کہ مسلمانون کا دین حق ہی یا نہین بولا ہان اسکے لئی حق ہی مینی کہا کہ انکی دین کے

ا ۱ حق اور نجات ہونہین ۲ اور دین نہین ۳ یعنی اسلام ۴ دل مین قرار ۵ یعنی

اصل ہی قرآن شریف سو قرآن شریف سچی کتاب ہی یا نہین بولا کیون نہین سچی ہی کتاب ہی مینی کہا کہ
مصرجی اپنی اسبات پر قایم رہنا آپ نی کہا ہی کہ قران مجید سچی کتاب ہی اب اس سی پھرنا نہین بولا کہ ہان
قران سچا ہی مینی کہا کہ قران مین لکہا ہی ۞ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ
مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ یعنی جو کوی تلاش کری سوای سلامی کی اور دین کو ہرگز نہ قبول
کیا جاویگا اوس سی اور وہ شخص عاقبت مین ٹوٹی والون مین ہوگا منی اقرار کیا تہا کہ قرآن سچا ہی سو قرآن
تو کہتا ہی سوای اسلام کی کوئی دین اللہ کو قبول نہین اب تم بہی جلد مسلمان ہوجاؤ اور اپنی دین سی توبہ کرو
یہہ بات سنکر پنڈت کہنی لگا اگر قران مین یون لکہا ہی تو قرآن سچا نہین مینی کہا کہ اگر قران سچا نہین تو
چاہیی کہ مسلمانون کو انکی دین مین نجات حاصل نہو تو مین پوچہتا ہون کہ درینصورت اگر معاذ اللہ مسلمان تمسی
خواہش کرین کہ ہمکو اپنی دین مین ملالو اور کوئی عبادت کا طریق ہمکو بتاؤ کہ ہم اوس سے اپنی نجات حاصل کرین
تو آیا تمہاری کسی شاستر مین مسلمانون کی لیی کوئی وظیفہ عبادت کا لکہا ہی یا نہین بولا کہ ہماری شاستروں
مین اونکی لیی کوئی طریق عبادت کا نہین لکہا ابہی مینی کچہہ جواب اسبات کا نہ دیا تہا کہ وہی آشنا کہ جنہون
نی یہہ مناظرہ کروایا تہا کہنی لگی کہ واہ مصرجی یہہ عجب بات ہی کہ مسلمانون کی نجات نہ اونکی دین مین ہو نہ تم اونکے
لیی کوئی طریق عبادت کا بتلاؤ اب وہ بیچاری کیا کرین کسطرح اپنی اللہ کی بندگی کرین دیکہو جو مسلمان تمکو
کہتی ہین کہ تمہاری دین مین تمہاری نجات نہوگی تو تمکو یہہ بہی تو کہنی ہین کہ دین مسلمانی مین آؤ اس مین
تمہاری نجات ہوگی اور تم کہتی ہو کہ مسلمانون کی نجات نہ اوس دین مین ہوگی نہ اس دین مین ہوگی کوئی طریقہ
عبادت کا انکی لیی نہین ہی کیا اونکو خدا نی یون ہی گہاس پہونس کی مانند پیدا کیا ہی کہ کسیطرح انکی مکت
نہو پس ہمنی جان لیا کہ تمہارا ہی دین جہوٹا ہی فقط چنانچہ یہہ بحث اسی بات پر ختم ہوی اور وہ آشنا ہی پرمیشر
ایمان لایا الحمد للہ علی ذلک ۞ جب ہندؤنکو کہا جاتا ہی کہ کفر کو چہوڑکر دین اسلام اختیار کرو یا کسی اور طرح کے
گفتگو دین کی مقدمہ مین آجاتی ہی تو بعضی ہندو کہا کرتی ہین کہ ہم اپنی اجل یعنی روش دین کو چہوڑکر تمہارے
گہور یعنی میل دین مین کیون آوین سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ اجل تو دین ہمارا ہی جسمین توحید بہری ہوی
ہی اور گہور دین تمہارا ہی جسمین شرک بہرا ہوا ہی اور جس دین مین گوبر اور موت کا کہانا اور پینا اور کیڑا اور
کس کے پوجا اور دوسری کام بیجایی کی درست بلکہ ثواب لکہی ہون تو وہ دین اجل کہان رہا اور جو جو اعتراض
کہ تم ہماری دین پر کیا کرتے ہو انکی تو جواب دی گئی ہین اور باقی اور باتین اجل اور گہور ہونے
ہماری اور تمہاری دین کی اس ساری کتاب مین مطالعہ کرو اور بنظر انصاف دیکہو تا معلوم ہو (یعنی چوتہی باب تک ۱۲)
کون اجل ہی کون گہور اور بعضی یون کہا کرتی ہین کہ اگرچہ دین مسلمانی از روی دلایل عقلی بے

غالب ہی لیکن ہماری پوتھی گیتا مین لکھا ہی کہ اپنا دین اگرچہ رالی سمان یعنی خردل کی دانی برابر اور دوسرا
دین اگرچہ پربت سمان یعنی پہاڑ کی برابر موجب ہی اپنا دین نچھوڑنا چاہئی سو اسکا جواب یہہ ہی کہ جب یقیناً
معلوم ہوا کہ اپنا دین باطل ہی پہراو سپر قایم رہنا ہٹھ دھرمی ہی اور اسبات سی تمہاری گیتا بہی باطل ہیرتی
ہی جیسین ایسی کم فہمی کی بات ہی کیونکہ جس شخص کو یقیناً معلوم ہو کہ مین نے ہر کہارہا ہون اور پہراو سکو کہا جاوے
تو وہ شخص ہلاک ہی ہو جاویگا اور دہرم وہی ہوتا ہی جو حق ہو نا حق کو دہرم نہ کہنا چاہئی اور جب تمنے دین
اسلام اختیار کر لیا یہی دین تمہارا دہرم ہو جاویگا پہراو سکو نچھوڑنا چاہئی حکایت ایک روز مین ایک دوست
کی سامنی اپنی پیر مرشد حضرت مولانا علاء الدین صاحب سی دین کی مقدمہ مین کچھہ بحث کر رہا تہا اوسی (در حالت تجاب تہا)
گفتگو مین مینے حضرت ممدوح سی عرض کیا کہ اگر آپکو یقین کامل ہو جاوی کہ دین مسلمانی حق نہین ہی تو
آپ اس دین کو چھوڑ دین یا نہین فرمانی لگی کہ اگر بفرض محال ہمکو یقین کامل ہو جاوی کہ دین مسلمانی
باطل ہی اور پہر ہم اس دین کو نچھوڑین تو اللہ کی لعنت ہمپر نازل ہوگی دوسری دن اوسی آشنا کی سامنی
بشن دت پنڈت سی بحث ہو رہی تہی مینی کہا کہ پنڈت جی اگر تمکو یقین ہو جاوی اسبات کا کہ ہندون کا دین
باطل ہی تو تم اس دین کو چھوڑ دو یا نہین بولا کہ ہرگز نچھوڑین مین ابہی خاموش تہا کہ وہی آشنا کہنی لگی
کہ مصر جی یہہ کیا انصاف کی بات ہی کہ باوجودیکہ ایک دین کو باطل سمجھین اور پہراو سکو نچھوڑین اینے انصاف کے
بات مسلمان تو نہین کہتی جیسی تم کہتی ہو فقط چنانچہ بعد چند روز کی یہہ آشنا بہی ہندو کی دین کی قباحت
اور اسلام کی خوبیین دریافت کر کی پردی مین ایمان لایا الحمد للہ علی ذالک اور بعضی یہہ کہا کرتی ہین کہ دین
مسلمانون کا بہت اچہا ہی سوای ایک رب کی اور کوئی انکا معبود نہین اور ہندو نکا دین بہت برا ہی جیسین بہت سارون
رب مقرر ہو رہی ہین لیکن یہہ لوگ بسبب تقلید اپنی بڑون کی دین اسلام اختیار نہین کرتی چنانچہ بعضی ہندو
کہا کرتی ہین کہ اگر خدا کو ہمارا مسلمان کرنا منظور ہوتا تو ہمکو ہندون کی گہر کیون پیدا کرتا مسلمانون ہی
کی گہر پیدا کرتا سو ہم تو پہلی ہی ہندو پیدا ہوئی ہین اب ہم خدا کی پیدایش کو کسطرح بدل ڈالین سو اسکا
جواب یہہ ہی کہ یہہ کچھہ ضرور نہین ہی کہ جو شخص کسی قوم مین پیدا ہو وہ اوسی قوم کی چال چلن پر رہی
بلکہ یہہ ضروری ہی کہ اپنی عقل سی دین حق کی تلاش کری جو دین اللہ کی طرفنی ہی اوسپر چلی ہیو اسطی ہمارے
مین ہر مسلمان پر فرض ہی کہ جب اوسکو عقل آوی اپنی دین کی حق ہونی کی دلیلین دریافت کری صرف
باپ دادا ہی کی تقلید پر نرہی سو تمکو بہی خدا نی اس لئی ہندونکی گہر مین نہین پیدا کیا کہ تم ہندو ہی رہو
بلکہ اسلئی پیدا کیا ہی کہ عقل سنبہال کر دین حق کی تلاش کر کی مسلمان بن جاؤ تاکہ مرتبہ تمہارا اللہ کی نزدیک
اور مسلمانون سی زیادہ ہو اور بسبب چھوڑنی روش باپ دادا کی کہ یہہ کام نہایت ہی جوان مردی کا ہی

تمکو ثواب زیادہ ملی اور دین اسلام کی طفیل سے تمہاری دل کا اندھیرا دور ہو حق تعالی فرماتا ہی ۞ اَللّٰهُ وَلِيُّ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ یعنی اللہ کام بنانیوالا ہی ایمان والونکا نکالتا
ہی اونکو اندھیری سی طرف نور کی اور یہہ جو تمنی کہا کہ ہم اول ہی سی ہندو پیدا ہوئی ہین یہہ بات بھی غلط ہی
کیونکہ جسدن تم جنم مین آئی تم پر کوئی نشانی ہندو پن کی نہ تھی نہ تم اوسوقت رام لچھمن کو پہچانتی تھی اور نہ
برہما وشن سی واقف تھی نہ تمہاری گلیمین زنار تھا نہ تم سندر سیام سی واقف تھی نہ ترپن سی تم پیچھی سی ہندو بن
گئی ہو اور یہہ جو تمنی کہا کہ ہم خدا کی پیدایش کو کسطرح بدل ڈالین سو اسکا جواب یہہ ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کی متابعت اختیار کرنی سی خدای تعالی کی پیدایش کا تغیر نہین لازم آتا بلکہ یہہ عین مرضی اللہ کی ہی مثلاً کوئی
بادشاہ اپنی ایک فوج کو ایک قلعہ مین رکھکر اون کی پرورش کری پھر ایک وقت وہ بادشاہ اپنی معتمد کی زبانی
اوس فوج کو کہلا بھیجی اور ساتھی اپنا فرمان بہی اوسکی ہاتھہ بھیجی اور صاف حکم دی کہ اس قلعہ سی نکل کر فلانی شہر
مین جاؤ اور اس معتمد کی تابعداری مین رہو تاکہ ہم تمپر مہربان ہوکر تمکو بہت سا انعام بخشین پھر اگر وہ فوج کی لوگ
کہنی لگین کہ ہمکو بادشاہ نی جب قلعہ مین پہلی سی رکھا ہی ہم تو وہان ہی رہین گی اور جو بادشاہ ہمارا فلانی شہر مین
داخل کرنا منظور ہوتا تو ہمکو پہلی سی اس قلعہ مین کیون رکھتا سو ہم اگر اس قلعہ کو چھوڑ دین تو بادشاہ کی حکم کا تغیر لازم
آویگا تو اوس فوج کی لوگ بڑی بیوقوف گنی جاوین گی کہ بجا آوری حکم بادشاہ کو تغیر حکم جانتی ہین اور بادشاہ کے
قہر مین گرفتار ہون گی سو اسیطرح حق تعالی نی تمکو اول ہندون کی گہر پیدا کیا جب تمنی تربیت پاکر عقل سنبہالی
تو تمکو زبانی اپنی معتمد کی یعنی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی پیغام بھیجا اور اپنی فرمان عالیشان یعنی قرآن شریف
مین بہی حکم بھیجا کہ تم اپنی باپ دادا کی طریق کو چھوڑ دو اور دین اسلام اختیار کرو تاکہ تم بہشت مین رہو اور
ہمیشی خوش رہین پھر اگر تم مسلمان ہوئی کو خدا کی پیدایش کا تغیر سمجھو تو بڑی افسوس ہی تمہاری دانائی
پر اور اگر یہہ بات ضرور ہوئی کہ جو کوی جسکی گہر مین پیدا ہوا وسی کی طریق پر رہی تو چاہیی کہ جو کوئی مفسدون
کی گہر پیدا ہوا اور آپ دولتمند بن جاوی اوسکو وہ مال دولت اختیار کرنا حرام ہو کیونکہ اوسکی باپ دادا کی حال
چلن تہی مفلس اور عاجز رہنا اسنی اونکا خلاف کیون کیا اور چاہیی کہ جسکی باپ دادا اندہی ہون اونکی تقلیدی
یہہ بہی اپنی انکہین پھوڑ ڈالی اور جسکی باپ دادا مجذوم یا اور بیماری مین مبتلا ہون اور اولاد کو وہ بیماری
ہو جاوی تو باپ دادا کی تقلید کی لئی اولاد کو اپنی بیماری کا علاج کرنا حرام ہو حالانکہ ہم کسی ہندو کو اسطور
پر عمل کرنیوالا نہین دیکہتی ہین اور جو تم یہہ کہو کہ ان باتون مین باپ دادا کی تقلید یعنی ریس درست نہین
بلکہ اپنی عقل کو خرچ کرنا چاہیی دین کی کامون مین باپ دادا کی تقلید کفایت کرتی ہی تو اوسکا جواب
یہہ ہی کہ اگر ایسی کامون مین باپ دادا کی تقلید درست نہین اور اپنی عقل کا خرچ کرنا ضروری ہی تو دین

کی کام کہ سب سے مقدم ہین اونہین زیادہ اپنی عقل کو خرچ کرنا چاہیی اسکو کسی کی تقلید پر نرکہنا چاہیی اور نہین تو یہہ
بات لازم آوی گی کہ جسکی باپ دادا چور اور ظالم اور زناکار اور شرابی ہون تو بیٹی کو بہی ان باتون مین اونکی
تقلید مین ضرور چور اور ظالم اور زناکار اور شرابی ہونا چاہیی حالانکہ یہہ بات کسی کی نزدیک درست نہین اور خیال
تو کرو کہ خدا نی تمکو آنکہہ دی دیکہنی کو کان دئی سنی کو زبان دی بولنی کو یعنی ہر ہر ایک ایک کام کی لئی دی ہی
پہر مین پوچہتا ہون عقل کہ سب چیزہی افضل ہے یہہ کس لئی دی ہی آخر عقلمند یہی کہی گا کہ عقل خدا نی
اسواسطی دی ہی کہ اپنی پیدا کرنی والی کو پہچانی اور دین حق اور باطل مین تمیز کری تاکہ اللہ کی رضامندی
مین رہی اور اپنی سعادت حاصل کری پہر اللہ کی بخشی ہوئی عقل کو یون ہی بیکار چہوڑ دینا اور حق اور
باطل کی تمیز صرف اورون کی تقلید پر چہوڑ دینی سخت کبیرہ گناہ ہی اگر دین کی تحقیق مین صرف باپ دادا کے
تقلید کافی ہوتی تو اللہ تمکو جدی جدی عقل کیون دیتا اور ہر ایک کو جدی جدی عقل خدا نی اسیواسطے
دی ہی کہ ہر کوئی اپنی دین کی تحقیق آپ کری سو ہر ایک کو چاہیی کہ باپ دادا کی چال چلن جو موافق مرضی
اللہ کی ہو اوسپر چلین اور جو مخالف ہو اوسکو چہوڑ دین اور کیا خوب کہا ہی کسی شاعر نی ؎ بیت ؎
لیک لیک گاڑی چلی لیکین چلین کپوت ؎ تینون لیک نہ چالتی سورا سنگہہ سپوت ؎ اور خود تمہاری
شاستر ون سی ثابت ہی کہ جو باپ دادا کا مذہب برا ہو اوسکا چہوڑنا ضرور ہی چنانچہ بقول تمہاری ہرن
کسب کا یہہ مذہب تہا کہ وہ بدبخت اپنی آپ کو خدا کہلاتا تہا اور پرہلاد اوسکی بیٹی نی اوسکی مذہب کو برا جانکر
چہوڑ دیا ہرن کسب کا مذہب خود پرستی تہا پرہلاد کا مذہب خدا پرستی ہوا پہر تمہاری شاستر ون مین پرہلاد
کی بہت تعریف لکہی ہی اسی سبب سے کہ اوسنی اپنی باپ کا طریق برا جانکر چہوڑ دیا اور اگر تم یہہ کہو کہ ہرن
کسب اور پرہلاد کا اعتقاد اور چال چلن جدا جدا تہا اور دین دونو کا ایک ہی تہا سو اسکا جواب یہہ ہے
کہ دین کی بدلنی مین بہی تو اعتقاد اور چال چلن کا بدلنا ہوتا ہی اور کچہہ نہین بدلتا سو جیسی پرہلاد نی اپنی باپ کی
بری اعتقاد اور چال چلن کو چہوڑ کر اچہا اعتقاد اور چال چلن اختیار کیا اسی طرح تم بہی برا اعتقاد یعنی
اللہ کی سوا اور کی عبادت کو درست جاننا اور برا چال چلن یعنی بت پرستی چہوڑ کر اچہا اعتقاد یعنی اللہ کو
معبود اور رسول کو رہنما جاننا اور اچہی چال چلن یعنی خدا پرستی جیسی نماز روزہ وغیرہ اختیار کرو
اور جو تم یہہ کہو کہ پرہلاد نی ہرن کسب کا مذہب اسواسطی چہوڑ دیا کہ ہرن کسب نی اپنی باپ دادا کا مذہب
چہوڑ دیا تہا اور نیا مذہب یعنی خود پرستی اختیار کر لیا تہا اور اصل مین پرہلاد کا وہی مذہب تہا جو اوس
کی بزرگون کا تہا تو اسکا جواب یہہ ہی کہ جیسی بقول تمہاری ہرن کسب نی اپنے بزرگون کا مذہب
یعنی خدا پرستی کو چہوڑ کر نیا مذہب یعنی خود پرستی اختیار کر لیا تہا اور پرہلاد نی اوسکو برا جان کر

چھوڑ دیا اسیطرح تمہاری باپ دادا نی بہی حضرت آدم اور حضرت نوح علی نبینا و علیہما السلام
اپنی بزرگون کا اصل مذہب یعنی توحید کو چھوڑ کر بت پرستی اختیار کرلی ہی تو تم بہی اونکا مذہب چھوڑ کر
مذہب قدیمی حضرت آدم اور حضرت نوح علیہما السلام کا یعنی توحید اختیار کرو اور جو تم یہہ کہو کہ حضرت
آدم ع اور حضرت نوح ع ہماری بزرگ نہتی بلکہ ہم برہما کی اولاد ہین تو یہہ قول تمہارا محض غلط ہی کیونکہ اگر
تم برہما کی اولاد ہوتی تو جیسی بقول تمہاری برہما کی چار مونہہ تہی تمہاری بہی چار ہی مونہہ ہوتی بلکہ
تمنی صرف شیطان کی تلقین سی آپ کو برہما کی اولاد مقرر کیا ہی اور حقیقت مین ہم تم سب بنی آدم ہین
اور تم جو خواہ نخواہ حضرت آدم کی نسل سی باہر ہوکر برہما دیو کی اولاد بنتی ہو تو اسمین تمکو ایک اور قباحت
لازم آوی گی اور وہ یہہ ہی کہ برہمانی اپنی بیٹی سارسوتی کو اپنی جورو بنالیا اور تمہاری نزدیک باپ دادا کے
تقلید ضروری تو تمکو بہی ایسا کام کرنا ضرور پڑا اور بعضی ہندو اس خاکسار پر یہہ اعتراض کیا کرتی ہین
کہ تو نی جو اپنی باپ دادا کا طریق چھوڑا کیا تیری باپ دادا بی عقل تہی تو ہی بڑا عقلمند پیدا ہوا ہو اسکا
جواب یہہ ہی کہ پرہلاد نی اپنی باپ ہرن کسب کا طریق چھوڑا اور شاستروں مین اوسکی تعریف اور ہرن
کسب کی ہجو لکہی ہی اسمقام مین کہنی والا یون کہہ سکتا ہی کہ کیا ہرن کسب بعقل تمہارا پرہلاد ہی بڑا
عقلمند پیدا ہوا تہا اور اسمقام مین تمہاری دین پر اب بڑا اعتراض وارد ہوتا ہی مین نہین جانتا
کہ تم اوسکا کیا جواب دوگے اور وہ یہہ ہی کہ تم لوگ ہرن کسب دیت کو کیون بڑا جانتی ہو اور دشٹ
یعنی دشمن خدا کا سمجہتی ہو آخر اسی واسطی کہ وہ بندا ہوکر خدا کہلایا اب مین کہتا ہون تمہاری رام چندر
اور پرسرام اور کشن وغیرہ یہہ لوگ بہی تو بندہ ہوکر خدا کہلائی ہین اونکو دشت کیون نہین جانتی انکو
بہی بڑا جانو اور انکی متابعت چھوڑو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی متابعت اختیار کرو
جو خدا نہین کہلائی بندی کہلائی ہین بلکہ بندہ ہونیکو اپنا شرف سمجہتی ہین جیسی ہماری کلمہ شہادت سے
ظاہر ہی ۞ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ یعنی مین گواہی دیتا ہون اسبات کے کہ نہین کوئی معبود
برحق سوا اللہ کی اور گواہی دیتا ہون اسکی کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اوسکی بندی اور اوسکی رسول ہین
اور جو یہہ کہو کہ رام اور کشن وغیرہ خدا کی اوتار تہی اسواسطی ہم اونکی متابعت اور پرستش کرتی ہین
تو اوسکا جواب یہہ ہی کہ جیسا ہرن کسب بہوکہہ پیاس نیند موت وغیرہ عوارض بشری مین مبتلا اور
عاجز تہا ایسی ہی رام اور کشن وغیرہ بہی چنانچہ تمہاری شاستروں سی ثابت ہی کہ رام چندر کی بی بی کو راون
پکڑ لیگیا رام چندر بہت متردد اور عاجز ہوا آخر ہنومان وغیرہ بندرون کی مدد سی

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف
علیہ السلام کی تعریف بیان صحیح بخاری حضرت عیسی
لانظر دانی کی تعریف
النصاری عیسی بن مریم
فانما انا عبده فقولوا عبد الله ورسوله
صحیح بخاری اور مسلم بن مریم
الا تمرنی

اوسکو چھڑا کر لایا اور کشن کی پیر بن ملیک شکاری کی ہاتھ سی بندوق لگا اوسی زخم کی تکلیف سی مر گیا علی ھذا
القیاس تمہاری معبود ونکا عجز اور بندہ ہونا ثابت ہی پھر ان لوگون مین کونسی صفت خدائی کی ہی کہ
ہرن کسب مین نہین ہی اور جو اسمقام مین ہندو یہہ اعتراض کرین کہ بعضی مسلمان بہی باپ دادا وغیرہ کی
چال اور چلن اگرچہ خلاف شرع کی ہو نہین چہوڑتی جیسی بیاہون مین سہرا اور کنگنا وغیرہ رسوم باطلہ اور تیجے
کرنی اور مرنی مین سوم اور چہلم اور چہہ ماہی اور برسی اور عرس کا اہتمام اور روشنی اور مجلس اور محرم اور شب برات
وغیرہ کی بدعات اور سوا اسکی جن کامون کی شرع مین کچھہ اصل نہین بلکہ بعضی مسلمان یہہ کہتی ہین کہ اگرچہ
فلانی بات خلاف شرع کی ہی لیکن ہماری بزرگونکی رسم ہی ہم اوسکو ہرگز نہین چہوڑین گی سو اسکا جواب
یہہ ہی کہ ہماری دین مین یہہ بات درست نہین ہی کہ اپنی بزرگون کی رسوم اگرچہ خلاف شرع ہون اوسکو
پکہوڑین ہماری شرع شریف مین یون آیا ہی کہ جو رسم باپ دادا کی یا استاد مولوی کی یا پیر مرشد کی یا حاکم اور
بادشاہ کی یا کسی اور کی برخلاف شرع شریف کے ہو اوسکو چہوڑ دینا چاہئی اور جو کوئی بزرگون کی رسم کو شرع
شریف پر مقدم جانی اور شرع کی حکم کو ناپسند کری تو وہ شخص مسلمان نہین رہتا بلکہ اسلام سی خارج اور کافر
اور مرتد ہوجاتا ہی کیونکہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑہتی ہین یعنی اونکی دین مین ہین کچھہ باپ
دادا اور استاد مولوی اور پیر مرشد اور حاکم بادشاہ یا کسی اور کا کلمہ نہین پڑہتی بزرگون کی چال چلن وہی
اچہی ہین جو مطابق شرع شریف کے ہون اور جو رسم برخلاف شرع کی ہو خواہ کسی کی ہو اوسپر چلنا ہرگز درست نہین
دین کی امر مین رسول اللہ کو ہرگز خطا نہین ہوتی اور باپ دادا استاد مولوی پیر مرشد بادشاہ حاکم وغیرہ ان سبکو
خطا ہونی ممکن ہے اور جو کسی ہندو کو اس تقریر سی یہہ شبہہ پڑے کہ مسلمان لوگ کلمہ تو پڑہتی ہین پیغمبر صاحب کا پہر
حنفی اور شافعی اور حنبلی اور مالکی اور قادری اور چشتی اور نقشبندی اور سہروردی اور اویسی اور مجددی اور
اشعری اور ماتریدی کیون کہلاتی ہین اور ان بزرگون کی تقلید کیون کرتی ہین سو اسکا جواب یہہ ہی کہ ہم
اپنی آپ کو ان بزرگون کی دین مین نہین جانتی یہہ بزرگ بہی پیغمبر صاحب کے دین مین ہین ہم لوگ بہی پیغمبر صاحب
کی دین مین ہین ہان اتنا فرق ہی کہ بہ نسبت ہماری یہہ لوگ قرآن شریف اور حدیث کی خوب معنی سمجہتی ہین اور
لوگون کی قرآن شریف اور حدیث کی معنی سمجہکر اوس سی مسئلہ احتیاجی نکالی سو جس مسلمان کو جس بزرگ سی
زیادہ حسن ظن ہو وہ اوسی کی طریق محمدی کو سیکہنے لگا اور اپنی آپ کو اوسکی طرف نسبت کرنی لگا اور حقیقت
مین سب محمدی ہین اور ہم لوگ بزرگون کی تقلید اسواسطی کرتی ہین کہ حدیث سی مسئلہ نکالنا اور ناسخ اور
منسوخ حدیث کو دریافت کرنا ہم لوگون کی حوصلہ سی باہر ہی لاچاری کیواسطی ہم انکی تقلید کرتی ہین اور جو شخص
خود ایسا کامل ہو کہ حدیث سی مسئلہ نکال سکتا ہو اوسکو انکی تقلید ضرور نہین ہی کیونکہ قرآن شریف مین

آیا ہی فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ یعنی اگر تمکو معلوم نہو اور سمجھہ والون سی پوچھہ
لو اور باوجود اسبات کی پہر جس مسئلہ مین ہمکو یقین ہو جاوی کہ فلانی امام کا فلانا قول مخالف قران یا حدیث کی
ہی تو ہم یہہ گمان کرینگی کہ اس مسئلہ مین امام چوک گیا اور اُس مسئلہ مین امام کی قول پر ہرگز عمل نکرین گی کیونکہ اللہ
اور رسول کی کلام مین خطا نہین ہوتی اورون کی کلام مین خطا کا ہونا محال نہین اور اس چوک ہو جانی مین امام
کا ذرہ بہی قصور نہین اوسکو تو مسئلہ نکالنی مین ثواب خطا پر بہی ملتا ہی چوک اور خطا ہو جانی اپنی اختیار مین
نہین ہوتی اور ہماری امامون نی فرمایا ہی کہ اُتْرُكُوْا قَوْلَنَا بِالْحَدِيْثِ یعنی جو ہماری قول تمکو برخلاف حدیث
کی معلوم ہون اونکو چہوڑدو حدیث پر عمل کرو غرض بہرحال ہماری دین مین اللہ اور رسول کی حکم کی مخالف
خواہ کسیکا قول ہو اوسکی متابعت درست نہین ہی چنانچہ یہہ بات قران شریف سی ثابت ہی کہ حق تعالی نی فرمایا
ہی یٰۤاَیُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ یعنی ای ایمان والو
تابع ہو اللہ کی اور رسول کی اور اون لوگون کی جنکا تمپر اختیار ہے یعنی بادشاہ مسلمان اور استاد اور پیر مرشد یا
اور کسیطرح کا امیر جیسی کہ قوم کا سردار یا چودہری پہر آگی یون فرمایا فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى
اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ یعنی اگر تم مین اور ان لوگون مین کسی بات مین
اختلاف پڑی یعنی تم کچہہ کہتی ہو اور یہہ تمہاری امیر اور طرح کہتی ہون تو اوسبات کو رجوع کرو اللہ اور رسول کیطرف
اگر یقین رکہتی ہو اللہ اور پچہلی دن پر یعنی جسطرح اللہ اور رسول کا کہنا ہو اوسپر چلو اگر تمہاری رای کی موافق ہو
اپنی رای کو سچ جانو اور اگر ان امیرون کی رای کی موافق ہو تو اونکی رای کو درست جانو غرض بہرصورت اللہ اور
رسول کی حکم کو مقدم رکہو اور پہر آگی یون فرمایا ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا یعنی یہہ بات بہت نیک ہے
اور بہتر تحقیق کرنا ہی اگر اسمقام مین کسیکو یہہ وہم پڑی کہ دیوان حافظ مین لکہا ہی ؎ بی سجادہ رنگین
کن گرت پیر مغان گوید ۔ یعنی اگر پیر کسیکام خلاف شرع کا حکم کری اوسکو ماننا چاہی سو اسکا جواب یہہ ہے کہ اول
تو اس قول کا مطلب کچہہ اور ہی ہی معنی ظاہری مراد نہین دوسری دیوان حافظ ہماری دین کی کتاب نہین کہ
جسکی سند پکڑی جاوی اور ہماری یہان ایک قاعدہ ٹہہرا ہی کہ اگر کسی بزرگ کا کوئی شعر یا کچہہ عبارت برخلاف
شرع شریف کی معلوم ہو تو اوسکی تاویل صحیح کر کی اوسکی معنی موافق شرع شریف کی درست کئی جاتی ہین یا یہہ
گمان ہوتا ہی کہ اسکی معنی جو اوس بزرگ کی مراد ہین ہماری سمجھہ مین نہین آئی لیکن اسکی ظاہری معنی کہ مخالف
شرع معلوم ہوتی ہین قبول نہین لئی جاتی یا یہہ گمان کیا جاتا ہی کہ یہہ کلام اوس بزرگ کا نہین کسی بی سمجھہ
یا بد مذہب نی کہکر اوسکی ذمہ لگا دیا ہی چنانچہ یہہ بات تجربہ کو پہنچ گئی ہی کہ بہت سی حدیثین لوگون نی آپ
بنا کی حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی نام منسوب کر دین ہین اور یا یہہ کہ یہہ کلام غلبہ حال اور بیہوشی مین

۱۲ خود برا خطا نیز خطا است

اوس بزرگ سی صادر ہوا ہوگا اور بیہوشی کی حالت پر اللہ تعالی بھی نہین پکڑتا اور ایسی حالت کا کلام قابل سند کی نہین ہوتا اور یا یہہ کہ کیسوقت مین اوس بزرگ نی اس قول سی رجوع اور توبہ کرلی ہوگی غرض بہرصورت برخلاف شرع شریف کی کیسکی قول کی سند نہین پکڑی جاتی اور بُری شاعرون کا ذکر اللہ تعالی نی قرآن شریف مین یون فرمایا ہی وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ یعنی شاعرون کے بات پر وہی چلتی ہین جو بیراہ ہین چنانچہ اس زمانہ مین بعضی اشعار اور عبارات ایسی ہی بیراہی کی ہین کہ کیسکی ظاہر معنی کفر کی ہین جیسی کہ یہلہ اشعار ؎ ہم عشق کے بندی ہین مذہب سے نہین واقف ٭ گر کعبہ ہوا تو کیا بتخانہ ہوا تو کیا ؎ ہوی ہم بت کی بندی برہمن سی راہ کرتی ہین ٭ حرم کی رہنی والون سی عشق اللہ کرتی ہین ؎ دنیا مین ہونگا جو طلبگار رہوگا ٭ محشر مین خدا کا وہی دیدار رہوگا ٭ ؎ شخصی آمد کہ من رسولیم ٭ گفتا تو برو کہ من خدایم ؎ چہ خوش گفت بہلول فرخندہ فال ٭ کہ من از خدا بیش بودم دو سال ٭ ؎ راہ حق ہرگز نیابی تا نگیری چار ترک ٭ ترک دنیا ترک عقبی ترک مولی ترک ترک ٭ ؎ کوئی جانان سی خاک لائینگی ہم ٭ اپنا کعبہ بنا بنا ئینگی ہم ؎ بہلی ہوی ہر بیری سری نلی بلای ٭ ایکا ایکی کرگئی دو تبا گئی متای ؎ ہرنی ترک سورگ فرمایا ٭ گورنی آوا گون مٹایا ٭ ایسی گورپرتن من واروں ٭ ہر جہاڈون پر گورنہ سباروں ٭ اور کیسینی ہوت اور زنا اور فسق کی قصونکو مزہ دار بنا دیا جیسی کہ بدر منیر اور بہارد انش کی بعضی مقام اور کیسینی لوگون کو گناہ پر دلیری دلائی جیسی کہ یہہ شعر ؎ یہہ حسن و جوانی یہہ جوش و خروش ٭ غنیمت ہست ایزد تو ساغر بنوش ٭ اور کیسینی بزرگون کی ہجو کہہ ڈالی جیسی شیخون کی بتری اور رفیع السودا وغیرہ شاعرون کی بنائی ہوئین ہجوین اور کیسینی القاب و آداب مین بہت زیادتی کی لوگون کو لکھنی لگے قبلہ و کعبہ بندگی پرستش کے سجدات عبودیت وغیرہ اور کسی کی کلام سی فرشتون کے حقارت نکلی جیسی کہ یہہ شعر ؎ جو دیکھی وہ انگیا جواہر نگار ٭ فرشتے ہا تھہ بی اختیار اور سوای اسکی اور بہت اقسام بُری شعرون کی ہین کہ ہم ایسی کلامونکو بہت بد جانتی ہین اور اونکی پڑہنی سُنی کو سبب خرابی دین کا سمجھتی ہین لیکن بسبب احتمال توبہ کرلینکی صاحبان کلام کو برای سی یاد نہین کرتی اور اگر کوی یہہ کہی کہ حضرت مولانا روم رح بموجب حکم اپنی مرشد یعنی حضرت شمس تبریز رح کی شراب کا باسن اوتہالائی مرشدنی کہا ہمکو معشوق چاہئی تو اپنی بیوی کو لی آئی مرشدنی کہا ہمکو نازنین لڑکا چاہئی تو اپنی بیٹی کو حاضر کیا مرشدنی کہا ہم تیرا حسن عقیدت اور رسوخ آزماتی تہی سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ ایسی حکایات محض غلط اور جہوٹ اور مفسدون کی بناوٹ ہوتی ہین اور جو کبھی کتاب مین بھی لکھی ہون تو کسی بیدین کی ملائی ہوئی یا مصنف کی عدم تحقیق سی ہوتی ہین جبکہ لوگون نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت سی جہوٹ باندہی ہون اگر کسی

ولی پر باندھا تو کیا عجب ہے ایسی حکایات سی ہماری دین پر اعتراض نہین آتا اور اگر حقیقت مین کسی بزرگ سی
کوئی کام خلاف شرع ثابت بھی ہو جاوی وہی احتمالات کہ اوپر ذکر ہو چکی وہان بھی جاری ہو سکتی ہین
غرض کہ ہماری دین مین اللہ اور رسول کی برخلاف کسی کی حکم کرنا اور کسیکا حکم ماننا اور کسیکی قول و فعل
کو سند پکڑنا درست نہین نہ اوستاد کا نہ پیر کا نہ کسی اور کا اور جو کوئی اللہ اور رسول کی حکم کی مقابلہ مین
کسیکی حکم کو پسند کری وہ شخص کافر اور مرتد اور دین اسلام سی خارج ہی اور بعضی کہا کرتی ہین کہ ہندو
مسلمان مین کیا فرق ہی خدا نی ایک حد بندی ہی سو اپنی حد پر قایم رہنا چاہئی سو اوسکا جو آپہہ ہی کہ ہندو
مسلمان مین زمین اور آسمان کا فرق ہی چنانچہ اس کتاب مین بہت بیان اس فرق کا آیا ہی اور یہہ حد
منجانب آپ ہی مقرر کرلی ہی کچھہ خدا نی تمکو یہہ حکم نہین دیا کہ اس حد پر قایم رہو ہمکو بتلاؤ کہ تمکو خدا نی کسکی
زبان سی حکم دیا ہی اور اگر اس حکم مین اپنی بزرگون کی سند پکڑتی ہو سو اونکی زبان کا کچھہ اعتبار نہین
کیونکہ وہ لوگ بقول تمہاری فاسق اور کاذب اور بندہ نفس کے تھی چنانچہ پہلی سی معلوم ہو چکا ہی ان دن
اسلام قبول کرکی اس حد پر قایم ہونا چاہئی کہ اسکی رہنما یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی دین جسنی
کبھی مخالف مرضی خدا تعالی کی کوئی قول فعل خلق ظاہر نہین ہوا ۔ **باب دوسرا بیچ بیان عبادات**

لی اسباب مین چھہ فصلین ہین فصل پہلی بیچ بیان دور کرنی نجاست کے

ہماری نزدیک نجاست کی دو قسم پر ہی ایک ناپاک ہونا دل کا ساتھہ بری اعتقاد اور بری اخلاق کی اور
دوسرا ہونا گناہون پر سو یہہ ناپاکی سب ناپاکیون سی سخت تر ہی اور اسکی دور کرنی کی تدبیر بھی سب سے
کہ اول اعتقاد اپنا سنواری اور بری اعتقادون سی بچی چنانچہ اعتقاد کی بیان مین بہت کتابین ہین
اوسنی دریافت کری اور مختصر اعتقادیات کا بیان اس کتاب کی پہلی باب مین ہو لیا ہی اوسپر اپنا اعتقاد
جماوی اور اوسکی خلاف سی بچی اور پھر بری اخلاق اور گناہون سی بچی چنانچہ اسبات کا بیان کیمیای سعادت
اور احیاء العلوم اور دوسری کتابون سلوک اور فقہ مین مفصل لکھا ہی وہان سی دریافت کری دوسرے
ناپاک ہونا بدن اور کپڑی وغیرہ کا چنانچہ اسمقام مین ہمکو اسی ناپاکی کی دور کرنی کی تدبیر کا بیان کرنا
منظور ہی سو ہماری نزدیک پاک دو طور پر ہی ایک حقیقی دوسری حکمی نجاست حقیقی جیسی گوہ پیشاب
لید گوبر لہو پیپ کتا سور وغیرہ سو اگر اسطرح کی نجاست کی لگنی سی کوئی چیز پاک ناپاک ہو جاوی تو اوسکی
پاک کرنیکا یہہ طور ہی کہ اوس چیز کو خوب ملکر پانی وغیرہ سی دھو ڈالین یہانتک کہ نجاست باقی نرہے
اور بعضی چیزین رگڑنی سی بھی پاک ہو جاتی ہین جیسی تلوار اور تانبی وغیرہ کی برتن اور آئینہ وغیرہ ۔
کیونکہ ان چیزونکا جسم سخت ہی سام دار نہین اوسطی نجاست انکی جسم مین سرایت نہین کرتی کہ ہنوا اور نچوڑنا

ضرور ہو بلکہ رگڑنی ہی سی نجاست دور ہوتی ہی اور جو ناپاک چیز آگ مین جلکر راکھہ ہوجاوی یا نمک مین ملکر نمک
ہوجاوی یا زمین مین ملکر مٹی ہوجاوی یا اور طرحسی اوسکی ماہیت بدل جاوی تو وہ بہی پاک ہوجاتی ہی اور زمین
یا دیوار یا درخت یا جو چیز کہ زمین مین گری ہوئی ہو بعد خشک ہونی کی پاک ہوجاتی ہی جب کہ نجاست کا اثر باقی
نرہی اور ایسی اوسکی اور مسایل جزئی اوسکی فقہ کی کتابون مین موجود ہین اور نجاست حکمی یہہ ہی کہ مثلاً کسی کی منی
شہوت کی ساتھہ نکلی یا سونی مین منی نکلی یا جماع کری خواہ منی نکلی یا نہ نکلی تو اس قسم کی پلیدی کو جنابت کہتی ہین
اور کسی عورت کی رحم سی بعادت معہودہ لہو جاری ہو تو اوسکو حیض کہتی ہین اور کوئی عورت بچا جنی اور اوسکی
اندر سی لہو نکلی تو اوسکو نفاس کہتی ہین سو جنابت کی ناپاکی ساری بدن کی دہونی سی دور ہوتی ہی اور حدث
کی ناپاکی وضو کرنی سی جاتی رہتی ہی اور جب حیض اور نفاس کا خون خشک ہوا و سوقت عورت غسل کرلی تو تیم
نجاست جاتی رہتی ہی پر اس حکمی نجاست سی کچھہ آدمی کا بدن نجس نہین ہوتا جو کسی چیز مین ڈالنی سی یا اوسکے
پسینی سی کوئی چیز ناپاک ہوجاوی بلکہ حکم نجاست کا کیا جاتا ہی یعنی اس حالت مین نماز پڑہنی اور بعضی اور کام
منع ہوجاتی ہین پہر اس ناپاکی کی دور ہونی کو کچھہ دنونکا گذرنا شرط نہین ہی بلکہ جب وضو اور غسل کرلیا اوسیوقت
جنابت اور حدث رفع ہوا اور جب حیض اور نفاس خشک ہوا اور غسل کیا ناپاکی دور ہوئی اور اگر حیض دس دن
سی زیادہ اور نفاس چالیس دن سی زیادہ رہی تو یہہ حیض اور نفاس نہین بلکہ یہہ ایک اور بیماری ہی جسکا نام
استحاضہ ہی تو اسحالت مین غسل کرکی نماز درست ہی اور ہندون کی دین مین بہی ظاہری ناپاکی دو طور پر معلوم
ہوتی ہی ایک حقیقی دوسری حکمی ناپاکی حقیقی کئی قسم پر ہی ایک قسم جیسی گوہ موت وغیرہ اگر ایسی چیز کپڑی وغیرہ
کو لگ جاوی تو پانی سی دہوتی ہین اور بدن کو لگ جاوے تو مٹی لگاکر پانی سی دہوین اور کانسی یا پیتل کے
برتن کو لگ جاوی تو اوسکو آگ سی پہوہاکر اور مٹی لگاکر پانی سی دہوین دوسرے قسم جیسی ہندو کا موہنہ
جو کانسی کی باسن کو لگ جاوی تو راکھہ ملکر دہوین اور چاندی یا سونی کی برتن کو لگ جاوے تو صرف پانی سی
دہونا کفایت ہی اور بعضی کہتی ہین کہ سونی کا برتن ہوا سی پاک ہوجاتا ہی اور جو کسی غیر قوم کا موہنہ انکی برتن
کو لگ جاوی تو آگ اور مٹی دونون کو لگاکر دہوین سبحان اللہ آدمی اشرف المخلوقات جسکو ہندو نرا نیچ
جانتی ہین اوسکا موہنہ جس سی کہانا کہایا جاوی اور اللہ کا نام لیا جاوی اوسکو ناپاک جانتی ہین اور گہوڑی
کا موہنہ اور گای کا گوبر اور پیشاب پاک جانتی ہین تیسری قسم یہہ کہ کپڑا جب بدن سی اوترتا ہی اوسکو ناپاک
جانتی ہین یعنی بدون پاک کئی اوس کپڑی سی عبادت کرنی درست نہین گنتی اور اوسکو پاک یون کرتی ہین
کہ کپڑا اگر سفید اور سوت کا ہی تو پانی مین دہوتی ہین اور اگر رنگ داری تو بقول انکی پانی کا چہینٹا دینی
سی پاک ہوجاتا ہی اور ریشمی کپڑا ہوا لگنی سی اور ریشمی سورج کی سامنی ہونی سی پاک ہوتا ہی چوتہم قسم

ف حیض اور نفاس اور جنابت کا بیان اور ان مین کیا کیا حکم ہین

۱ حیض کی مدت کا بیان

۲ حیض کی نہین آتا ہی

۳ حیض کی مدت کا بیان

۴ حیض کی مدت کا بیان

۵ حیض کی مدت کا بیان

۶ حیض کی مدت کا بیان

۷ حیض کی مدت کا بیان

۸ حیض کی مدت کا بیان

۹ حیض کی مدت کا بیان

۱۰ حیض کی مدت کا بیان

۱۱ حیض کی مدت کا بیان

۱۲ حیض کی مدت کا بیان

۱۳ حیض کی مدت کا بیان

۱۴ حیض کی مدت کا بیان

۱۵ حیض کی مدت کا بیان

۱۶ حیض کی مدت کا بیان

۱۷ حیض کی مدت کا بیان

۱۸ حیض کی مدت کا بیان

۱۹ حیض کی مدت کا بیان

۲۰ حیض کی مدت کا بیان

۲۱ حیض کی مدت کا بیان

۲۲ حیض کی مدت کا بیان

۲۳ حیض کی مدت کا بیان

۲۴ حیض کی مدت کا بیان

۲۵ حیض کی مدت کا بیان

۲۶ حیض کی مدت کا بیان

۲۷ حیض کی مدت کا بیان

۲۸ حیض کی مدت کا بیان

۲۹ حیض کی مدت کا بیان

۳۰ حیض کی مدت کا بیان

۳۱ حیض کی مدت کا بیان

۳۲ حیض کی مدت کا بیان

۳۳ حیض کی مدت کا بیان

۳۴ حیض کی مدت کا بیان

۳۵ حیض کی مدت کا بیان

۳۶ حیض کی مدت کا بیان

۳۷ حیض کی مدت کا بیان

۳۸ حیض کی مدت کا بیان

۳۹ حیض کی مدت کا بیان

۴۰ حیض کی مدت کا بیان

۴۱ حیض کی مدت کا بیان

۴۲ حیض کی مدت کا بیان

۴۳ حیض کی مدت کا بیان

۴۴ حیض کی مدت کا بیان

۴۵ حیض کی مدت کا بیان

۴۶ حیض کی مدت کا بیان

۴۷ حیض کی مدت کا بیان

۴۸ حیض کی مدت کا بیان

۴۹ حیض کی مدت کا بیان

۵۰ حیض کی مدت کا بیان

۵۱ حیض کی مدت کا بیان

۵۲ حیض کی مدت کا بیان

۵۳ حیض کی مدت کا بیان

۵۴ حیض کی مدت کا بیان

۵۵ حیض کی مدت کا بیان

۵۶ حیض کی مدت کا بیان

۵۷ حیض کی مدت کا بیان

۵۸ حیض کی مدت کا بیان

۵۹ حیض کی مدت کا بیان

۶۰ حیض کی مدت کا بیان

۶۱ حیض کی مدت کا بیان

۶۲ حیض کی مدت کا بیان

۶۳ حیض کی مدت کا بیان

۶۴ حیض کی مدت کا بیان

۶۵ حیض کی مدت کا بیان

۶۶ حیض کی مدت کا بیان

۶۷ حیض کی مدت کا بیان

۶۸ حیض کی مدت کا بیان

۶۹ حیض کی مدت کا بیان

۷۰ حیض کی مدت کا بیان

۷۱ حیض کی مدت کا بیان

۷۲ حیض کی مدت کا بیان

۷۳ حیض کی مدت کا بیان

۷۴ حیض کی مدت کا بیان

۷۵ حیض کی مدت کا بیان

۷۶ حیض کی مدت کا بیان

۷۷ حیض کی مدت کا بیان

۷۸ حیض کی مدت کا بیان

۷۹ حیض کی مدت کا بیان

۸۰ حیض کی مدت کا بیان

۸۱ حیض کی مدت کا بیان

۸۲ حیض کی مدت کا بیان

۸۳ حیض کی مدت کا بیان

۸۴ حیض کی مدت کا بیان

۸۵ حیض کی مدت کا بیان

۸۶ حیض کی مدت کا بیان

۸۷ حیض کی مدت کا بیان

۸۸ حیض کی مدت کا بیان

۸۹ حیض کی مدت کا بیان

۹۰ حیض کی مدت کا بیان

۹۱ حیض کی مدت کا بیان

۹۲ حیض کی مدت کا بیان

۹۳ حیض کی مدت کا بیان

۹۴ حیض کی مدت کا بیان

۹۵ حیض کی مدت کا بیان

۹۶ حیض کی مدت کا بیان

۹۷ حیض کی مدت کا بیان

۹۸ حیض کی مدت کا بیان

۹۹ حیض کی مدت کا بیان

۱۰۰ حیض کی مدت کا بیان

جو زمین کو پاک کرنا ہو تو گای کا گوبر یا گاپنی ملکر زمین کو پاک جانتی ہین اور جو کوئی جا ضروری باہر آوے
اوسکی لئی شاستر یون کہتا ہی کہ اول بائین ہاتھہ کی سیدھے طرف کی اونگلیان دس بار مٹی اور پانی سی دھوین
اور پہر اوسی ہاتھہ کی پیٹھہ دس بار دھوین اسیطرح اور پہر دونون ہاتھون کو آپسمین ملا ملاکر سات بار مٹی اور پانی
سی دھوین پہر بارہ کلیان کرین تب کہین پاک ہون اور نجاست حکمی انکی نزدیک یہہ ہی کہ جب آدمی رات کو سوکر
فجر کو اوٹھا ناپاک ہوا بدون غسل کئی عبادت نکری اور کہانا نکہادی اور جب آسن یعنی عبادت کی جگہہ سی اوٹھکر
اور جگہہ گیا ناپاک ہوا ہاتھہ پانو دہووی کلی کری تب عبادت کری اور جب کسی عورت کو حیض آیا اوس کا تمام بدن
ناپاکی حقیقی سی ناپاک ہوگیا یہانتک کہ اوسکا سوکہا ہاتھہ بہی کپڑی اور برتن کو چہونی نہین دیتی جب بعد چہہ
دن کی غسل کری تب پاک ہو یہان عقل حیران ہی کہ لہو نکلا ایک مکان سی سارا بدن کسطرح ناپاک ہوا اور جب
کسی عورت نی بچا جنا ناپاک ہوئی بلکہ سارا بدن اوسکا بنجاست حقیقی ناپاک ہوا بلکہ ساری قوم اوس کی سب
مرد اور عورت ناپاک ہوگئی اور جو لوگ اوسکی قوم کی کسی اور شہر مین یا سفر مین ہین جس کسیکو یہہ خبر پہنچے سب
ناپاک ہوگئی اس پلیدی کا نام سوتک ہی پہران پلید دنکو سندیا یعنی ہر روز کی عبادت جو مشہور ہی اور ترپن
یعنی مری ہوئی بزرگون کو پانی دینا درست نہین ہوتا اور انکی ہاتھہ کا پانی اور قوم والی نہین پیتی پہر اس
عورت جنی والی کا بدن چالیس دن کی پیچہی پاک ہوتا ہی غسل کری اور اپنی سر کو گای کی گوبر اور پیشاب سی دھوے
اور گای کا گوبر اور پیشاب پیوی اور اوسکی قوم کی لوگ اسطرح سی پاک ہوتی ہین کہ اگر وہ برہمن ہین تو گیارہ دن
دن پاک ہوتی ہین اسطور پر کہ نیا زنار بدلین اور گنگا جل پیوین اور جو گوموت پیوین تو بہت ہی صفائی حاصل ہو
اور چوکہتری ہین تو تیرہ دن بدستور مذکور پاک ہوتی ہین اور چویس یعنی بینی وغیرہ ہوین تو پندرہ دن
پیچہی پاک ہوتی ہین اور جو شودر یعنی بجارو ہار وغیرہ ہین تو تیس دن کی بعد پاک ہوتی ہین اور سوتک کے دنون مین
مٹی کی برتن جو استعمال مین آتی ہین پہر اونکو اوتار دیتی ہین یہہ عجب بات ہی کہ ایک عورت نی بچا جنا تمام
قوم ناپاک ہوگئی اور عجب تر یہہ کہ ناپاکی جنے کے ساتہہ دوڑی اور پہر پاک ہوی تو یون ہوئی کہ کوئی قوم گیارہ دن
مین کوئی تیرہ دن مین کوئی پندرہ دن مین کوئی تیس دن مین اور انکی ناپاکی بہی بڑی عقلمند ہی کہ ہر قوم
مین بموجب شرافت اور رذالت اونکی رہتی ہی اور جب کوئی شخص مرجاتا ہی تو اسیطرح سی تمام قوم
اوسکی بہی ناپاک ہوجاتی ہی اس ناپاکی کا نام پاتک ہے اور اکثر احکام اس ناپاکی کی یعنی پاتک کی اور پہر پاک
ہونی ہر قوم کی ویسی ہین جیسی سوتک مین بیان ہوئی کچہہ تہوڑا سا کسی حکم مین فرق بہی ہی اور جنازہ کی
ساتہہ جتنی آدمی جاتی ہین اگرچہ غیر قوم کی ہون ناپاک ہوجاتی ہین نہاوین اور کپڑون کو پاک کرین
پناہ خدا کی ایسی ناپاکی سی کہ اپنی قوم کو ناپاک کرکی اور قومون تک پہنچی اور ایک قسم انکی ناپاکی کی اور

کہ اگر کسی چمار یا چوہڑی یا حائض اور نفسا اور مرتکب کبیرہ گناہ اور مردہ اور کتا اور گدہا اور بلی اور کوا اور مرغ
اور خوجہ کا بدن انکی ایک عضو سی لگ جاوی تو انکا تمام بدن کپڑون سمیت ناپاک ہوجاوی کپڑون سمیت نہاوین
تو پاک ہووین اس ناپاکی کو مین نہ حقیقی کہہ سکون نہ حکمی کچھہ عقل کام نہین کرتی اور علی ہذا القیاس جب کوئی
ہندو کہانا کہاتا ہی تو بموجب حکم شاستر کی زمین کو گوبر وغیرہ سی ناپاک کرکی سوای دہوتی کی اور کپڑون کو اوسکے
کہانا کہاتا ہی پہراوسکی روٹی کہانی ہوی اگرچہ اوسکا سگا بہائی باہر سی آکر اوسکی چونکی مین کپڑون سمیت چلا جاوی
تو اوسکا چونکا بہرشٹ یعنی ناپاک ہوجاوی اور اوس طعام کا کہانا اوسپر نادرست ہوجاوی دیکھو یہان ناپاکی کی
کیسی تاثیر ہوی کہ صرف چونکی مین پیر دہرنے سی یا ہتہ لگانی سی سب کچھہ ناپاک ہوگیا اور اگر کہہ اور پگڑی اور چادر
کہ اوپر کی بدن مین ہوتی ہین اونکو ناپاک سمجھکر کہانی کیوقت اوتار دیتی ہین اور دہوتی کہ نیچی کی بدن مین
ہوتی ہی اور دو مخرج نجاست کے اوسمین ہوتی ہین اسواسطی اکثر اوقات دہوتی کی پلید ہونیکا احتمال ہوتا ہی
اور زمین سی بہی اگر پیشاب یا پلید پانی کا چہینٹا پڑی تو بہ نسبت اور کپڑون کی دہوتی پر پڑنی کا احتمال زیادہ
ہوتا ہی کیونکہ دہوتی زمین سی نزدیک ہوتی ہی سو اوس دہوتی کو پگڑی اور اگرکہی اور چادر سی زیادہ پاک
سمجھتی ہین **فصل دوسری نماز کی بیان مین** ہماری اوپر رات اور دن مین ایک عبادت خدای
تعالی نی فرض کی ہی جسکا نام صلوۃ ہی پانچ وقت اوسکی مشہور ہین اور نماز ایسی چیز ہی جسمین دل اور
زبان اور تمام بدن سی اللہ ہی کی تعظیم نماز مین مصروف رہنا ہوتا ہی دل سی یہہ خیال رکہنا کہ اللہ مجہکو دیکہتا ہے
اور لفظون کی معنی سمجہکر اللہ کی تعظیم دل مین بہٹانی اور اوسکی عذاب سی ڈرنا اور رحمت کا امیدوار ہونا
اور زبان سی اللہ کی بزرگی اور تعریف اور اپنی بندگی اور بیچارگی بیان کرنی اور اللہ ہی سی دعا مانگنی اور بدن سے
اللہ کے تعظیم مین ہتہ باندہ کر کہڑا ہونا اور اول مین دونون کانون تک ہتہ اوٹہانی اس لحاظ سی کہ یعنی سوای
اللہ کی سب چیز سی ہاتہہ اوٹہایا اور پہر اللہ کے تعظیم مین جہکر رکوع کرنا پہر ناک اور ماتہا کہ ساری بدن سی اونچا
ہی اللہ ہی کی تعظیم مین زمین پر رکہدینا پہر اللہ کی تعظیم مین دوزانو بیٹہنا دیکہو نماز مین کتنی کام تعظیم کی
جمع ہین سو ہماری دین مین یہہ سب کام سوای اللہ کی اور کی تعظیم مین کرنی روا نہین اور بموجب سندون
کی دین کی دن اور رات مین ایک عبادت فرض ہی اوسکا نام سندہیا ہی وقت اوسکی تین ہین پرات
کال یعنی صبح کا وقت مدیان یعنی دن کی بیچ سایان کال یعنی شام کا وقت اور سندہیا ایسی چیز ہی
جسمین دل سی تریمورتی برہما اور بشن اور مہادیو کی تعظیم مین مصروف رہنا ہوتا ہی یعنی آنکہین بند
کرکی اونکی صورت کا دہیان کرنا بشن کے تصویر کو اپنی ناف مین خیال کرنا سیاہ رنگ چار ہاتہہ ایک
ہاتہہ مین سنکہ ایک ہاتہہ مین چکر ایک ہاتہہ مین گز اور برہما کی صورت کو اپنی سینہ مین دہیان کرنا سرخ

پوشاک چار موہنہ کنول کی پہول مین بیٹہا ہوا اور مہادیو کی صورت کو اپنی دماغ مین خیال کرنا تین آنکہین
پانچ موہنہ سفید پوشاک ہاتہی پر ٹیکا اور زبان سی گایتری کا جپ کرنا اور سوای اسکی اور منتر بہی پڑہنی
اور بدن سی آفتاب کی تعظیم مین مصروف رہنا صبح کی سندہیا مین مشرق کیطرف موہنہ کرکی کہڑی ہونا
اور دونو ہاتہہ بطور دعا کی اوٹہانی اور دن کی سندہیا مین کہ آفتاب اونچا موناہی کہڑی ہوکر دونون
ہاتہہ اونچی کرنی اور شام کی سندہیا مین مغرب کیطرف موہنہ کرکی کہڑی ہونا اور دونو ہاتہہ دعا کی طور پر
اوٹہانی اور اس سندہیا مین کہ ہندونکی دین مین اس سی زیادہ کوئی عبادت نہین ہی اسد صاحب کا نام
بہی نہین اور گایتری کا پڑہنا انکی نزدیک بڑا ثواب ہی بلکہ تمام ہندونکا اتفاق ہی اسبات پر کہ گایتری کے
برابر اور کوئی منتر نہین ہے اور اسکو مول منتر یعنی اصل منتر جانتی ہین اور کہتی ہین کہ اگر کوئی برہمن اکیلا
بیٹہہ کر ہزار بار گایتری کا جپ کری تو وہ کبیرہ گناہ سی ایسا پاک ہوجاتا ہی جیسی سانپ اپنی کینچلی سے
جدا ہوجاتا ہی اور جانتی ہین کہ ایسا کوئی کام نہین ہی کہ گایتری کی طفیل سے نہوسکی اور اتنا مبالغہ کرتی
ہین کہ برہما اور وشن اور شب اور بید گایتری سی ہوئی ہین اور منوشاستر مین لکہا ہی کہ پنڈت گایتری کی
پڑہنی سی بیشک مکت حاصل کرتا ہی اگرچہ اور کام اپنی مذہب کی نکری اور سورج نارایں اپ نشد مین
لکہا ہی کہ جو کوئی سورج کی سامنی بیٹہہ کر گایتری پڑہتا ہی اوسکی دل کا خوف جاتا رہتا ہی اور
مصیبت دور ہوجاتی ہی اور اوس شخص کو حرام کہانا اور بری صحبت مین بیٹہنا بہی ضرر نہین کرتا اور
اسکندہ پران مین لکہا ہی کہ بید مین گایتری سی زیادہ کوئی چیز نہین اور کوئی منتر اوس کی برابر نہین جیسی
کوئی شہر کاشی کی برابر نہین اور گایتری بید اور برہمنون کی ماہی اور وہ اپنی پڑہنی والونکی حفاظت کرتی
ہی سو جس گایتری کا اتنا وصف ہے وہ یہہ ہی اوم بہور بہوہ سوہ تت سوتر ورینیے
بہرگو دیوسیہ دیمہی دیو یونہ پرچودیات

ओम भूर्भुवः स्वः तत्सवितुर्वरेण्यं भर्गोदेव
स्य धीमहीधियो योनः प्रचोदयात्॥

اور اسکی معنی یہہ ہین گایتری کی ابتدا مین کہ لفظ اوم کا ہی یہہ لفظ تو ہر منتر کی ابتدا مین ہوا کرتا ہے
اور بید کی ابتدا مین آیا ہی اور یہہ لفظ مرکب ہی آرہای حرفون سی ایک اکار یعنی الف مفتوح دوسرا
اکار یعنی الف مضموم تیسرا آدہا مکار یعنی آدہا میم اور اکار نام ہی وشن کا اور اکار نام سی مہادیو کا اور
مکار نام ہی شکتی یعنی دیوی کا پہر دوسرا لفظ ہی بہور اسکی معنی ہین زمین پہر تیسرا لفظ ہی بہوہ
اسکی معنی اکاش جو تہا لفظ ہی سوہ اسکی معنی ہین سرگ اور سوای ان چار لفظونکی باقی جتنی عبارت

گایتری کی ہی اوسکی یہہ معنی ہین کہ ہم سورج کی بڑی روشنی پر دھیان کرتی ہین وہ ہماری دلکی رہنمائی کری
اب دیکھیی کہ جس گایتری کی تعریف مین ہندونکی یہان اتنی دھوم دھام ہی اور اوسکو ایسا چھپاکر رکھتی ہین کہ سوای
باہمن اور کھتری کی اور کو سکھانی درست نہین جانتی اور اونکو بھی ظاہر نہین پڑہاتی آہستہ سی کان مین
نبلاتی ہین سو اوس گایتری کا مضمون ایسا پوچ اور عبث ہی کہ جس سی سوای گناہ کی کچھہ بھی حاصل نہین اسکے
وہی مثل ہی کہ جیسی ایک چودہری کا نوکار ئیس دربار لگائی ہوئی بیٹھا تہا ایک عورت حلال خوری نی اگر کہا
کہ چودہری صاحب مجکو آپ سی خلوت مین کچھہ عرض کرنا ہی چودہری وہان سی اوٹھہ کر اوسکی بات سننی لگا اوس
چودہری نی کہا کہ مین یہہ عرض کرتی ہون کہ کل کی رات بہت ہی جاڑا ہوا تہا آپ سبا کو خیال کرنا چاہیی کہ
اس عورت نی اول اپنی بات کو چھپایا اور جب ظاہر کیا تو ایسی بات نکلی کہ اوسکا بیان کرنا محض بفایدہ تہا اور کچھہ
لایق چھپانی کی نہی ف اسمقام مین شاید ہندونکی خیال مین آویگا کہ بعضی مسلمان بہی سوای اللہ کی
اور کی نام کی نماز پڑہتی ہین جیسی بعضی جاہل کہتی ہین کہ فرض نماز اللہ کی ہی اور سنت رسول اللہ کی اور بعضی
عورتین حضرت بی بی فاطمہ کے نام کی نماز پڑہتی ہین اور بعضی لوگ صلوات الخطوات یعنی ضرب الاقدام پڑہتی
ہین یعنی گیارہ قدم بغداد کیطرف موہنہ کرکی چلتی ہین اور اس مین حضرت پیر صاحب کا نام لیتی ہین سو اوسکا
جواب یہہ ہی کہ سنت رسول اللہ سی مراد ہی متابعت رسول اللہ کی یعنی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بہی
یہہ نماز پڑہتی تہی اور فرض اور سنت مین فرق اتنا ہی کہ جو شخص فرض نہ ادا کری مستحق عذاب دوزخ کا ہوتا ہی
اور اگر فرض کا انکار کری تو کافر ہوتا ہی اور جو سنت نہ ادا کری تو لایق جھڑکی اور ملامت کی ہوتا ہی پہر میدان
قیامت کی اور فرض اور سنت اللہ ہی کی نماز ہی اگر کوئی شخص سنتین پڑہتا ہوا یہہ سمجہی کہ مین رسول اللہ کی
بندگی کرتا ہون تو وہ شخص مسلمان کہان رہا بلکہ کافر ہی ہو گیا اور بی بی فاطمہ کی تعظیم مین جو کوئی نماز
پڑہی وہ بہی مشرک ہی ہان اگر اللہ کی نماز نفل پڑہ کر اوسکا ثواب حضرت پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام یا حضرت
فاطمہ رضی اللہ عنہا یا کسی اور بزرگ کی روح کو بہیج دی تو مضایقہ نہین اور جو لوگ کہ صلوات الخطوات
پڑہتی ہین نماز تو قبلہ ہی کیطرف موہنہ کرکی اللہ کی نام کی پڑہتی ہین لیکن اپی دانست مین حضرت محبوب
سبحانی کی تعظیم مین بغداد کی طرف کئی قدم چلتی ہین یا اس فعل کو رقیہ یعنی عملیات مین ہی جانتی ہین لیکن
ہمارے دین مین اسبات کے کچھہ اصل نہین ایک رسم بد پڑ گئی ہی چنانچہ حضرت نظام الدین اولیاء کی وقت مین علمار
نی ایک فتوی اس فعل کی رد مین لکہا تہا اور اس زمانہ مین ایک فتوی جناب سند الفقہا مفتی محمد صدر الدین
صاحب دہلوی نی اس فعل کی حرام ہونی پر لکہا ہی اور اوسپر علمای دہلی اور سہارن پور اور لودہیانہ اور
کوٹلہ ای اور لاہور اور فتحپور اور امرت سر وغیرہ نی مہرین کین ہین غرض بہر صورت ہماری دین مین

اللہ کی سوای اور کو معبود پکرنا اور بیت اللہ کی سوای اور کو قبلہ عبادت کا ٹہیرانا درست نہین ہے

فصل ستیسری پیچ بیان روزی کی ہماری دین مین روزہ کہتی ہین اسکام کو صبح صادق سی آفتاب کی غروب ہونی تک اللہ کی تعظیم مین کہانی اور پینی اور جماع کرنی سی بند رہنا اور رات کو قوت حلال سی جو ملی سو کہالینا تمام برس مین ایک مہینا رمضان کی روزہ رکہنی فرض یعنی نہایت ضرور مین جو کوئی رکہی تو ثواب پاوی اور نہین تو سخت گنہگار ہوا اور منکر اوسکا کافر ہی اور سوای اسکی اور روزہ نفل مین کوئی رکہی تو ثواب پاوی نہین تو کچہہ گنہگار نہو گا اور روزہ بڑی عبادت ہی اور سوای اللہ کی اور کی نام کا روزہ رکہنا کفر ہی اور ہندو اپنی معبودون اور بتون کی نام پر روزہ رکہتی ہین اور اوسکو برت کہتی ہین ایکادسی یعنی گیارہوین تاریخ کا برت وشن کے نام کا رکہتی ہین جو دس کو مہادیو کا منگل کے دن ہنومان کا اتوار کو سورج کا ہفتہ کی دن سنیچر یعنی زحل کا بہادون کی اشٹمی کو کرشن کا برت رکہتی ہین کاتک کی اماوس یعنی دیوالی کو لچھمی کا جیت اور اسوج کی نوراتون مین دیوی کی برت کہتی ہین اور بعضی عورتین کالکا کا برت کہتی ہین علی ہذا القیاس اور معبودون کی نام پر کہتی ہین اور بعضی غذائین آناج وغیرہ کی اور دنون مین کہانی درست جانتی ہین بعضی برتونمین اونکا کہانا حرام سمجہتی ہین اور بعضی برتون مین رات اور دن کو بہی کچہہ نہین کہاتی بعضی دنمین کہاتی ہین رات کو بہی کچہہ تہوڑا سا کہالیتی ہین غرض کہ اللہ کی نام کا برت اونکی دین مین کوئی نہین معلوم ہوتا اور دن ہی کی نام کی ہین اور اگر اس مقام مین ہندوؤنکو شبہ پڑی کہ بعضی مسلمان مخدوم جہانیان کی نام کا روزہ رکہتی ہین اور بعضی حضرت مرتضی علی کی نام کا اور بعضی عورتین سید سلطان اور بی بی مراد اور غرض کی نام کا روزہ رکہتی ہین اور بعضی عورتین جہکری کی برت رکہتی ہین سو اسکا جواب یہہ ہے کہ ایسی لوگ گمراہ اور خلاف شرع ہین اونکی ایسی افعال سی ہماری دین پر اعتراض نہین آسکتا کیونکہ یہہ تمام کام ہماری دین مین درست نہین ہین اور جو کوئی مرد یا عورت مسلمان سوای اللہ کی اور کی تعظیم مین نماز یا روزہ وغیرہ عبادت کرے وہ شخص مشرک ہی

فصل چوتہی پیچ بیان صدقہ کی جانا چاہئی کہ عبادت دو قسم پر ہی بدنی اور مالی بدنی وہ جو بدن سی کی جاوی جیسی نماز اور روزہ وغیرہ اور مالی وہ جو مال سی ادا ہو یعنی اپنی مال مین سی کچہہ ایک مال اللہ کی نام پر نکالنا جیسی مال کی زکوۃ فرض ہی اہل نصاب پر اور اور منکر اوسکا کافر ہی اور صدقہ عید الفطر کا اور قربانی عید الضحی کی واجب ہی اصل توفیق پر اور سوای انکی اور صدقات نفلی وغیرہ سو یہہ ہر قسم کے عبادات ہم لوگ اللہ کی رضامندی اور تقرب حاصل کرنیکو کرتی ہین اور اسہی سی امید رکہتی ہین کہ ان کامون کی کرنی سی اللہ تعالے ہمسی خوش ہوگا اور اسہی سی ڈرتی ہین کہ جو عبادت ضروری ہی اگر ہم ادا نکرین گی تو اللہ خفا

ہوگا غرض ہر طرحکی عبادت خواہ مالی ہو خواہ بدنی اللہ ہی کی قربت حاصل کرنیکو اور اللہ ہی سی خوف اور امید رکھکر
ہم لوگ کرتی ہین اور ہندو لوگ سوای اللہ کی اورون کی قربت اور رضا حاصل کرنی کو یا اونسی ڈر کر عبادت
بدنی اور مالی کرتی ہین عبادت بدنی جیسی اس سی پہلی بیان ہولیا اور عبادات مالی جیسی دیوی کو بکرا ذبح کرنا
یا جان ہی مار دینا اور دیوتاؤن کی نام پر اپنی مال مین سی حصہ نکالنا اور ہوم کرنا اور دیوتاؤن کی نذر نیاز دینا
اور جو کوئی یہہ دعوی کرے کہ بعضی مسلمان بہی پیر صاحب یا سید سلطان کا دسوان حصہ اپنی مال مین سی نکالتی ہین
اور بعضی اپنی اولاد کو پیر صاحب کا دسوندہی بناکر اون کی قیمت مقرر کرکی اوسکا دسوان حصہ پیر صاحب کیے
نام پر دیتی ہین اور بعضی اپنی غلہ مین سی حضرت مرتضی علی کی چونکی نکالتی ہین اور بعضی کسیکی نام پر اپنا زیور
دہوکر رکہہ چہوڑتی ہین اور بعضی لوگ پیرون سی ڈر کر اور اون سی نفع کی امید رکہکر اونکی نذر نیاز دیتی ہین اور بعضی
پیرونکی نام کی منتین مانتی ہین اور بعضی پیرون کی نام پر جانور ذبح کرتی یا چہوڑتی ہین بعضی قبرون پر بکرا وغیرہ
چڑہاوا چڑہاتی ہین سو اسکا جواب یہہ ہی کہ یہہ لوگ جاہل اور گمراہ ہین اور ان کا مون سی ہماری دین مین ایک
بہی درست نہین اور تمہاری دین مین سب درست ہین ہماری دین مین عبادت خواہ بدنی ہو یا مالی سوای
اللہ کے اور ہی تقرب حاصل کرنی کو کرنی درست نہین اور سوای اللہ کے اورون ہی امید اور خوف رکہنا اور نفع
یا نقصان سمجہنا درست نہین **فصل پانچوین بیان حج کی** ہماری دین مین ہر مسلمان
صاحب توفیق پر جو راہ خرچ اور سواری رکہتا ہو اور جبکا مان نقصہ اسکی ذمہ پر فرض ہو اور تکودی سکتا ہو اور
راہ کا بہی امن ہو ایک مرتبہ کعبہ شریفہ کا حج کرنا فرض ہی اور کعبہ ایک مبارک گہری مکہ معظمہ مین اللہ کا حکم
ہی کہ جب کوئی نماز پڑہی کعبہ کیطرف کو موہنہ کرکی ادا کری اور اوس طرف سی سوا اور طرف کو موہنہ کرکی
سجدہ کرنا منع ہی اور یہہ سجدہ کچہہ اوس گہر کو نہین بلکہ سجدہ اللہ کو ہی اس گہر کیطرف موہنہ کرکی سجدہ کرنیکا
حکم ہی سو اللہ صاحب نی اوس گہر کو سب مسلمانون کی لئی قبلہ عبادت کا ٹہرادیا ہی بسبب شرف اور بزرگی اوس
گہر کی پہر ہم مسلمان لوگ وہان جاکر اللہ کی پاکی بیان کرتی ہین اور اپنی عاجزی اور اوس مبارک گہر کا طواف
کرتی ہین اور کعبہ شریفہ کی نزدیک ایک عرفات میدان ہی عرفہ کی دن وہان جاکر کہڑی ہوتی اور ہہرتی
ہین اور جو کوئی حج کرتا ہی اس سی پہلی جو اس شخص نی اللہ کی تقصیرات اور گناہ کئی تہی سو اللہ معاف
کردیتا ہی اور سوای خانہ کعبہ کی کسی اور مکان کو حج کی نیت سی جانا درست نہین بلکہ شرک ہی اور ہندون کے
زیارتگاہ مختلف مین اپنی معبودون کے نام پر مقرر کرلی ہین اونہین مکانون پر جاتی ہین اور وہان جاکر اپنی
معبودون کی عبادت کرتی ہین سو وی زیارتگاہ سیکڑون ہین جیسی گڑہ مکتیسر گنگا جمنا جوالامکہی کانگڑا

چنت پورنی منسا دیوی آسا دیوی بالا شندے جیتی بہدر کالی لشٹ بھوجی بندرابن متہرا دوارکا کاشی جگن ناتھ
بدری کدار گیا پہنچکر ہمالچل اور سوای انکی اور بہی ہین لیکن ان جگہون مین جانی سی اللہ کی عبادت کا پتا بہی نہین
لگتا سچ فرمایا ہی حضرت شیخ مصلح الدین رحمہ اللہ نی ؎ ہر سو دود آنکس ز درخویش براند * وان راکہ بخواند
بدرکس نداند * اور اگر اسمقام مین کوئی بندہ یہہ اعتراض کری کہ مسلمانون کی زیارتگاہ بہی مختلف ہین جن
مکانون مین بزرگون کی قبور ہین جیسی اجمیر سرہند پاک پٹن سندہ مورہ ملتان پور بہرائچ ٹہکہ کہرام پیران کلیر
گنگوہ شیخوپورہ برنادہ سنام نکاہہ امروہہ وغیرہم اور دور دوری مسلمان لوگ حاجتین مانگنی کو ان مکانون
پر جاتی ہین بلکہ پاک پٹن سی تو یہہ اعتقاد رکہتی ہین کہ جو کوئی وہان جاکر ایک دفعہ جنتی دروازی مین کو نکلجاوے
بہشتی ہوجاوی سو ایسی اعتراضونکا جواب ہم کئی دفعہ دی چکی ہین کہ جاہلون کی بات کا اعتبار ہرگز نہین
ہوتا سو اصل یہہ ہی کہ ہماری دین مین قبرونکی زیارت کا بہت فائدہ لکہا ہی بطور پر کہ وہان جاکر اہل قبور سی
بطور مسنون سلام کہی اور اپنی اور اونکی لی اللہ سی بہتری کی دعا مانگی اور اپنی موت کو یاد کری تاکہ دنیا سی
دل سرد ہو اور گناہ سی بچنی لگی اور اگر کسی بزرگ کی قبر کی زیارت کو دوری قصد کرکی جاوی اس نیت سی
کہ اونکی قبر پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہوگی مجہی بہی اوس سی برکت حاصل ہو تو مضایقہ نہین اور حضرت
خواجہ کائنات پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارت کرنی ایسی ہی کہ اوسکا بہت ہی ثواب ہی لیکن
بنیت حج اور پرستش اور طلب حاجات کی کسی قبر پر جانا درست نہین بلکہ یہان تلک اس بات کا بندوبست ہے
کہ کسی قبر کو سجدہ اور طواف کرنا اور بوسہ دینا بہی درست نہین حتی کہ قبر پر چراغ جلانا بہی حرام ہی اور قبر کو چونہ
گچ کرنا اور اوسپر عمارت بنانی بہی منع ہی اور پاک پٹن کا جنتی دروازہ جو مشہور ہی اوسکی کچہہ اصل نہین ہی
بلکہ مجاوران طالب دنیا نی یون ہی مشہور کر رکہا ہی یہہ بات ہماری دین مین نہین کہ کسی دروازہ مین کو نکلکر
بہشتی ہوجاوی بہشت مین داخل ہونیکا سبب اللہ کا فضل اور ایمان اور نیک اعمال ہین اور ہماری دین مین قطعی
یعنی یقینی بہشتی کہنا کسیکو درست نہین مگر اون لوگون کو کہ جنکا بہشتی ہونا قران یا حدیث سی ثابت ہوگیا ہی
جیسی انبیا علیہم السلام اور حضرت ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور ابو عبیدہ اور سعد اور سعید
اور عبدالرحمن اور حضرت فاطمہ اور حسن اور حسین اور سوای انکی رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین اور اسیطرح
قطعی دوزخی کہنا بہی کسیکو درست نہین مگر جنکا دوزخی ہونا قران یا حدیث سی ثابت ہوا ہی جیسی شیطان اور
دجال اور فرعون اور ابولہب اور ابوجہل وغیرہ پہر جائیکہ حضرت بابا فرید شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ کا قطعا و یقینا بہشتی ہونا
معلوم نہین تو دروازہ مین کو نکلنی والا کہانسی یقینی بہشتی ہوا اور پاک پٹن کی دروازہ کی حقیقت یہہ ہی کہ ایک روز حضرت

نظام الدین اولیا کو حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی تہی اوس جگہہ پر جہان وہ دروازہ بنا ہوا
ہی سو حضرت نظام الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ بسبب غلبۂ محبت اور افراط شوق حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی
اوسجگہہ سی محبت رکہتی تہی مجاورون نی اپنی پیداواری کی لئی وان دروازہ بنا کر اوس کا نام جنتی دروازہ
رکہدیا ہی فصل چہٹی مُردونکو ثواب پہنچانی مین جانا چاہئی کہ جب کوئی شخص مر جاتا ہی تو عمل کرنیسی
رہ جاتا ہی پہر جو کوئی زندہ اوس مُردہ کی لئی عمل نیک کری یعنی کسی مسکین کو کہانا کہلا کی یا کپڑا پہنا کی یا
نقد دیکی یا آپ نماز نفلی یا روزہ نفلی ادا کری یا قرآن شریف پڑہ کی یا کوئی اور نیک عمل کر کی اوسکا ثواب
مردیکو بخشدی یعنی جو اس عمل کا ثواب اللہ تعالی کی جناب سی اوسکو ملتا سو اوس مردیکو دلاوے تو انشاء اللہ تعالے
یہہ ثواب مردیکو پہنچ جاویگا بشرطیکہ یہہ عمل اللہ کی خوشنودی کی لئی کیا ہو اور جو دنیا کی نام اور یکو کیا ہی تو
کچہہ ثواب نہین ہوتا نہ پہنچانی والی کو نہ مردیکو اور یہہ ثواب پہنچانا دو طور پر ہی ایک یہہ کہ جب کوئی عمل نیک
کرنی لگی تو ابتدا مین یون نیت کری کہ مین فلانی شخص کیطرف سی نائب ہو کر یہہ عمل کرتا ہون اور یہہ صورت
خاص عبادت یا لیمین ہی دوسرا یہہ کہ جب عبادت کر چکی اوسوقت اللہ تعالی کی جناب مین دعا کری کہ
ای پروردگار اس عمل کا ثواب تو اپنی فضل سی فلانی شخص کو بخشدی اور اس ثواب پہنچانی کیواسطی کوئی دن
مقرر نہین ہی جسدن چاہی پہنچا دی لیکن بعضی دن افضل ہین جنکی فضیلت حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کی زبان مبارک سی معلوم ہوئی چنانچہ رمضان شریف اور کسی قسم کا کہانا اور کوئی عمل کسی کی لئی خاص نہین
ہی بلکہ جو کچہہ بن آوی سو کر دی لیکن مال حلال شرط ہی اور یہہ بہی مقرر نہین ہی کہ اس قسم کی کہانیکو فلانی لوگ
کہاوین اور فلانی نکہاوین بلکہ ہر کسیکو کہلا دینا اور دیدینا درست ہے لیکن فقیر اور مفلس اور نانی دار اور یتیم اور مسافر اور
قیدی اور بیمار اور طالبعلم اور ایسونکو کہلانا اور دینا بہت ہی اچہا ہی اور یہہ ثواب پہنچانا حقیقت مین ایک مروت سی مردونکی
ساتہہ کچہہ یہہ نہین کہ اونسی ڈر کر یا اونسی حاجت برار کی امید رکہکر اونکو ثواب پہنچاوین اور یہہ بہی نہین کہ وہ مردے کچہہ غیب دان
ہین اور ثواب پہنچانی کی وقت ضرور اونکی روح حاضر ہو جاتی ہین بلکہ جہان اونکی روح ہوتی ہی اوسکا ثواب ہمین اونکو
پہنچ جاتا ہی اور یہہ ثواب پہنچانا کچہہ فرض اور واجب نہین ہی کہ قرض لیکر بہی کسیکی روح کو ثواب پہنچاوین بلکہ قرض
چڑہا کر کسیکو ثواب پہنچانا اچہا نہین بہتر یہہ ہی کہ اپنی جورو بچون کی خرچ سی جو زاید ہو اوسمین سی خیرات کر کی اوسکا
ثواب پہنچا دی اور ثواب پہنچانی کی لئی جو کہانا طیار کیا جاوی تو اوسکی لئی نئی باسن لگانی کچہہ ضرور نہین بلکہ
جو برتن ہمیشہ برتنی مین آتی ہین وہی کافی ہین اور یہہ بہی ضرور نہین کہ اوس کہانی پر کچہہ پڑہا جاوے تب اوسکا ثواب
پہنچی بلکہ نیت ہی کافی ہی اور اوسکی ساتہہ پانی کا رکہنا بہی ضرور نہین اور ثواب پہنچانی سی پہلی اوس کہانی

ہین سی جو کوئی کہانی تو درست سی منع نہین اور ہندؤن کی دین مین ثواب پہنچانیکا یہہ طریق ہی کہ مثلاً کہانا
یا کپڑا وغیرہ جس چیز کا ثواب پہنچانا ہو تو اوسکا سنکلپ یعنے نیت یون کرین کہ ثواب پہنچانی والا دہنی ہاتھہ مین پانی لیکر
شاستری زبان مین یہہ کہی کہ اب جو فلانا مہینا فلانی تاریخ فلانا دن سی تو مین فلانا شخص فلانی میری قوم فلانے
فلانی پیر فلانی شخص کے لئی صدقہ کرتا ہون یہہ پانی کو زمین پر ڈال دی اور ثواب پہنچانا انکی نزدیک اگرچہ
ہر روز درست ہی پر بعضی دن بہی مقرر کرنی ضرور جانتی ہین چنانچہ ایکدن واسطی کریا کرم کی مقرر ہی کہتی ہین
کہ مردی کی مرنی سی اسدن تلک اوس مردہ کا ایک پنڈ عالم برزخ مین طیار ہوتا ہی اور قابل جزا اور سزا کے
ہوتا ہی اسواسطے اسدن کا نام کریا کرم رکہا ہی کیونکہ شاستری زبان مین کریا کہتی ہین بدن کو اور کرم کہتی ہین عمل کو یعنی
مرنی کی دن سی اسدن تلک کوئی شخص اوس مردی کا اقرب موافق شاستر کی ایسی عمل بجالاوی جسکی سبب سی
اوس مردی کا بدن طیار ہو پہر اسدن مین اوس مردی کی واسطی کچہہ عمل کیا جاوی اوس عمل کا نام کریا کرم
ہی یعنی بدن کا عمل سو اس دن مین اوس کریا کی لی یہہ کرم کرتی ہین کہ اوس مردی کی نام پر کہانا پوشاک پلنگ
توشک لحاف زیور ماین چہتری کہوڑا وغیرہ اسباب عمدہ بموجب اپنی مقدور کی مہابرہمن کو دیتی ہین اور اعتقاد
رکہتی ہین کہ سب کچہہ اوسکو پہنچتا ہی اور اسدن مین اور بہی بہت سا بکہیڑہ کرتی ہین اور مہابرہمن وہ برہمن ہین
کہ مردون کی نام کا صدقہ اونکو دیتی ہین اور اوس کریا کرم کیواسطی برہمن کی مرنی کی بعد گیارہوان دن اور کہتری
کی مرنی کی بعد تیرہوان دن اور ویس یعنی بنی وغیرہ کی مرنی کی بعد پندرہوان یا سولہوان دن اور شودر یعنی باد ہے
وغیرہ کی مرنی کی بعد بتیسوان یا اکتیسوان دن مقرر ہی ازان جملہ ایک چہ ماہی کا دن ہی یعنی مرنیکی بعد چہہ مہینے
ازانجملہ برسی کا دن ہی اور اس دن مین گائی کو بہی کہانا کہلاتی ہین ازانجملہ ایک دن سدہ کا ہی مردہ کے مرنی سی چار
برس پیچہی ازان جملہ اسوج کے مہینی کی نصف اول مین ہر سال اپنی بزرگون کو ثواب پہنچاتی ہین لیکن جس تاریخ کو کوئی
مرا ہوا وی تاریخ مین ثواب پہنچانا ضرور جانتی ہین اور کہانی کی ثواب پہنچانی کا نام سرادہ ہی اور جب سرادہ کا کہانا طیار
ہو جاوی تو اول اوسپر پنڈت کو بلا کر کچہہ بیدپڑہواتی ہین جو پنڈت اوس کہانی پر بیدپڑہتا ہی وہ اونکی زبان مین
بہشترمن کہلاتا ہی اور اسیطرح پر اور بہی دن مقرر ہین اور جب اپنی معبودون کی روح کی واسطی کچہہ کرتی ہین تو وہان
کچہہ ثواب پہنچانی کی نیت تو ہوتی نہین بلکہ اونسی ڈر کر یا کچہہ نفع کی امید رکہکر یا طور نذر مت کی اونکی بہیٹ دیتی
ہین اور اونکی واسطی بہی دن معین ہین اور اونکی بعضی معبودونکی روح کی واسطی بعضی کہانی بہی مقرر ہین جیسی دیوی
کو شراب اور سگوشت کا بہوگ لگانا بام مارگ مین بڑا ثواب جانتی ہین اور منومان کو چوہا اور مہادیو کو دہتورہ کا پہول اور بیل کا
پتا وغیرہ اور اونکی معبودون کی نیاز اگرچہ سب ہندؤنکو کہانی درست جانتی ہین لیکن جو کسی مردہ یا معبود کی نام پر

سنکلپ کی دیا جاوی تو وہ سوای برہمن کو اور کو لینا اور کہنا درست نہین جانتی اگرچہ برہمن مالدار اور دوسرے قوم کی محتاج ہون یہہ برہمنون کی بڑون نی اپنی اولاد کی گذران کی خوب تدبیر کری ہی کہ شاستر مین لکھدیا کہ سنکلپ کیا ہوا مال سوای برہمنون کی کوئی نہ لیوی اور اپنی معبودونکی نام پر مویشی جات اور جو اور تل اور گھی اور شہد اگنی مین جلادیتی ہین اسکا نام ہوم ہی اور کئی معبودون اور مردونکی نام لی لی کر پانی گراتی جاتی ہین جب وشن برہما وغیرہ دیوتاؤنکو پانی دینی لگتی ہین تو زنار کو داہنی پسلی پر کر لیتی ہین اور اسیطرح کی زنار کہنی کو ویشن سب کہتی ہین اور جب بعضی اپنی پچھلی پنڈتون اور بہیکھون پانی دیتی ہین جسکو ر کہہ کہتی ہین تو زنار کو سیدھی پر لٹکا لیتی ہین اسکا نام کنٹھی اور جب اپنی نرگونکو پانی دیتی ہین تو زنار کو بائین پسلی پر کر لیتی ہین اسکا نام ہی پتر سب اور پترانکی زبان مین مری ہوئی بزرگونکو کہتی ہین اور جانتی ہین کہ یہہ پانی بزرگون کو پہنچتا ہی اسکا نام ترپن ہی معاذ اللہ خدای تعالی کی نعمتون کو آگ مین جلادینا اور زمین پر پہینک دینا کیسی بیوقوفی کی بات ہی بھلا ثواب تو اوس چیز کا پہنچی کہ کسی مسکین کے کام آوی اور آگ مین جلادینا اور زمین پر پہینک دینا تو ایک برا گن ہی اور یون ہی بیفائدہ مال ضائع ہو جاتا ہی پھر اس سی ثواب کی امید کہنی محض نادانی ہی خدا کی پناہ شیطان کیسا شریر ہی کہ اسی بہانہ سی آدمیونکی مال ضائع کرواتا ہی اور عاقبت کے عذاب مین پہنساتا ہی اور جسدن انکی کسی مردی یا معبود کے نام پر کہانا تیار ہوتا ہی اوسدن مین جینک برہمن نہ کہالیوین تب تلک اوس کہانی مین سی اور کو کہانا درست نہین جانتی اگرچہ لڑکی بالی بھوکہہ کی عذاب مین گرفتار رہین لیکن اوسمین سی اونکو نہین کہلاتی ف اسمقام مین شاید ہندو یہہ اعتراض کرین کہ مسلمانون کی بہی ثواب پہنچانی مین بہی ساری سوم ہندونکی موجود ہین بعضی مسلمانون نی ثواب پہنچانی کی لئی دن مقرر کر لئی ہین جیسی مردہ کی سوم کو قل کرتی ہین اور چالیسوین کو پلنگ بچھا کر اور طرح طرح کی کہانی رکہہ کر اعتقاد کہتی ہین کہ مردہ کی روح یہان آتی ہی اور بعضی کہتی ہین اسدن روح گہر سی نکلتی ہی اور چہلہا ہی اور سالیانہ کرتی ہین اور حضرت پیران پیر کا فاتحہ سوای گیارہوین اور سترہوین کی اور دن مین نہین کرتی اور حضرت امیر حمزہ کا ختم شبرات ہی کو کرتی ہین اور حضرت امام حسین کا محرم کی عشرہ مین علی ہذا القیاس اور بزرگونکا فاتحہ اونکی مرنی ہی کی دن کرتی ہین اور بعضونکی روح کی لئی بعض کہانی بہی مقرر کر رکہی ہین جیسی شاہ عبدالحق کا توشہ حلوہ کا اور حضرت بی بی کی صحنک دہی خشکہ کی اور حضرت ابو علی قلندر کا مالیدہ اور حضرت علی کا کونڈا میہی چانولونکا اور اسکا کہانا بہی گرما گرم ضرور جانتی ہین بلکہ اوسپر کیلی کا پتہ اور سرخ ڈوری بہی ضرور رکہتی ہین اور بعضی اوسدن روزہ رکہتی ہین اور حضرت امام حسین کی نیاز حلیم اور شربت اور سید سلطان کا روٹ یا روٹ یان اور بابا فرید کی کہچڑی میہی اور پیر بنوی کا

ف سنکلپ آب ودست گرفتن نیت کردن ۱۲ حضرت پیران پیر ۱۳ بہیکھ ول مشیر ۱۴ ہوم عبارت از درون مشی ۱۵ غلطست ۱۶ سلطان العشر بزرگان ۱۷ سلطان بعضی معبود

نمک علی ہذا القیاس اور بزرگونکی نام پر مقرر کرلی ہین بلکہ بعضی شخصون نی یہہ بہی قید رکہی ہی کہ فلانی بزرگ کی نیاز سوا روپیہ کی ہو فلان کی پانچ پیسی کی فلانی کا روٹ سوا من کا فلانی کا روٹ پانچ سیر کا فلانی کی تین کوڑی کی اور مردہ کا اسقاط خاص قران مجیدہی کا ہو اور ضرور اوسکو سات ہی آدمیون کی ہاتہون ہین پہرایا جاوی اور بعضون نی ان نیازون کی کہلانی اور لینی والی بہی مقرر کر رکہی ہین جیسی کہتی ہین کہ شاہ عبدالحق کا توشہ وہی شخص کہاوی جو حقانہ پیوی اور کہاوی تو وضو کر کی کہاوی اور حضرت فاطمہ کی صحناک صرف عورتین ہی کہاوین اور عورت بہی وہ کہاوی جسنی دوسرا خاوند نکیا ہو اور حضرت عباس کے نیاز سیدہی کہاوین اور کندوے کی نیاز کنواری لڑکیان کہاوین بلکہ بعضی دنون کی لٹی بہی بعض کہانی مقرر کر رکہی ہین جیسی ہندوون کے رسم ہے کہ دسہرہ کو دہی اور خشکہ اور دیوالی کو ٹہرنی اور منگل اور اتوار کی دن برت یعنی روزہ مین میٹہا اور گوگی پیر کی نوچی کو سویان اسیطرح مسلمانون نی بہی مقرر کرلی ہین کہ شبرات کو حلوای ضرور ہو اور محرم کو حلیم اور شربت اور عید کو سویان اور مخدوم جہانیان کی روزی ہین مٹہیان روٹیان اور سوای انکی ایسی قیدین لگا رکہی ہین اور بعضی مسلمان بزرگون کی نیاز اس امید پر دیتی ہین کہ وہ ہماری رزق یا اولادین ترقی کردین گی یا کوئی اور مراد پوری کرین گی اور ڈرتی ہین کہ اگر ہم انکی نیاز نہ دینگی تو وہ ہمارا کچہہ نقصان کردینگی اور بعضی لوگ ثواب پہنچانیکو فرض کیطرح ضرور جانتی ہین جو کوئی گیارہوین وغیرہ کا دن نکری اوسکو ضرور دیتی ہین اور بعضی نیاز وغیرہ کی دن نئی باسن بہی لگانی ضرور جانتی ہین اور جیسی ہندو سرادہ کی دن کہانی پراہمنون سی منتر پڑہواتی ہین اسیطرح مسلمان بہی ملان کو بلا کر ختم دلاتی ہین اور جب تلک ملان اوسپر ختم نہ پڑہ لی تب تلک اوسمین سے کسیکو کہانی نہین دیتی اور ہندو سنکلپ کرنیکی وقت داہنی ہاتہہ مین پانی لی لیتی ہین مسلمان پانی کا پیالہ کہانی کی سامہنہ ختم کیوقت رکہنا نہایت ضرور جانتی ہین اور ہندو اپنی بزرگونکو پانی دیتی ہین ویسی ہی مسلمان محرم مین حضرت امام کی روح کی واسطی پانی کی شکین زمین پر بہا دیتی ہین اور جیسی ہندو دیوتاون کی نام پر گہی وغیرہ آگ مین جلا کر اوسکا نام ہوم رکہتی ہین ایسی ہی مسلمان بزرگون کی واسطی ہزارہا چراغ روشن کر کر اور اوسمین ڈیریون اور منون تیل جلا کر اوسکی تمت کو ضائع کر کر اوسکا نام روشنی رکہتی ہین اور بعضی ختم کیوقت ہاتہہ باندہ کر کہڑی ہوتی ہین اس اعتقادی کہ بزرگونکی ارواح یہان حاضر ناظر ہین اور بعضی ختم کیوقت چراغ بہی کرتی ہین اور سوای اسکی اس قسم کی رسوم مسلمانون مین رواج پا رہی ہین جسکی تفصیل درازی سوا ہے اسکا جواب یہہ ہی کہ یہہ کام ہماری دین کی کتابون سی ثابت نہین بی سمجہہ لوگون نی شاید ہندون کی یہہ باتین نکالی ہین اور ہماری دین مین دوسری دین والون کی ریس کرنی اونکی رسوم مخصوصہ مین سخت

منع ہی یہان تلک کہ ہولی اور دیوالی اور دسہرہ وغیرہ ہندون کی تہوارون مین سیر کی لئی شامل ہونا بھی حرام ہی
کیونکہ فرمایا ہی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ یعنی جسنے بیس کری کسی قوم کے
وہ اونہین مین سی ہی اور یہہ رسوم طبلہ جو اس فصل مین مذکور ہوئی ہین ہمارے دین مین اونکا کچھہ بھی اصل نہین اسواسطے
ہم لوگ ان رسمون کو بدعات اور مشابہت ہنود مین گنتی ہین اور بعضی ان مین سی مکروہ ہین بعضی حرام بعضی شرک
جو بات ہماری دین مین نہو اُسپر اعتراض کرنیسی ہماری دین پر اعتراض نہین آتا **سوال** ہندوان متنی جو کہا
کہ ہماری دین مسلمانی مین اور دین والون کی ریس کرنی بہت بُری ہی اور اون کی تہوارون مین بطور سیر کی
شامل ہونا منع ہی پھر اور دین والے کہانا کہاتی ہین پانی پیتی ہین سونی مین بہو کون کو کہانا کہلاتی ہین سو تمکو
چاہئی کہ یہہ کام بھی چھوڑ دو اور ہندون کی تہوارون مین یون ہی بطور سیر شامل ہونا برکنار بلکہ بعضی ملان
شاگردون کو بعض اشعار لکھکر دیتی ہین جنمین ہندون کی تہوارون کی یعنی دیوالی وغیرہ کی تعریفین ہوتی ہین اور
ان اشعار کا نام رکھا ہی عیدی سو اسکا **جواب** یہہ کہ ہماری دین مین اور دین والون کی ریس ان باتون مین منع ہی
کہ جنکی اصل دین ہماری مین کچھہ نہو اور اونہین کے خصوصیات مین سی ہو اور جو کام ہماری اور دوسرے دین والون کی
مشترک ہین وہ کام ہم کیون نکری اور یہہ جو تمنی کہا کہ بعضی ملان ہندون کی تہوارون کی عیدی لکھکر دیتی ہین سو
ہماری دین مین یہہ بھی منع ہی ایسی عیدی وہی ملان لکھدیتی ہین کہ دو چار پیسی پر اپنی تقوی کو بیچ دیتی ہین
اور یہہ لوگ ہماری نزدیک فاسق ہین غرض یہہ ہی کہ ان باتون سی ہماری دین پر ہرگز اعتراض نہین آسکتا ۔

باب تیسرا بیچ معاملات کی اور اس باب مین چھہ فصلین ہین فصل پہلی نکاح کی بیان مین ہمارے
دین مین نکاح وہ چیز ہی کہ کوئی عورت اپنی آپ کو کسی مرد کی عقد مین دی اور مرد اوسکو قبول کری اگر وہ عورت
یا مرد نابالغ ہو تو کوئی عورت ثبی اصلی باپ یا بھائی اسکا نکاح کردین پر اس اقرار کیواسطی دو شخص ایمان والونکا گواہ
ہونا ضروری ہی اور عورت کی نفس کا کچھہ عوض بھی مرد پر ٹھہر جاتا ہی اسکا نام مہر ہی اور وقت نکاح کی خطبہ پڑہنا
سنت ہی اور خطبہ مین اللہ کی توحید اور حضرت کی رسالت کا بیان اور کچھہ نصیحت کا مضمون ہوتا ہی اور دولہہ دولہن
کی حق مین دعا کرنی بھی سنت ہی اور بعد نکاح کی مرد کو چاہی کہ اس نعمت کی شکر مین درویشون اور دوستونکو ضیافت
کری اسکا نام ولیمہ ہی اور نکاح مین دولہا اور دولہن کو اچھی کپڑی پہرنی اور خوشبو لگانی واسطی ستھرائی کی بہ واسطے
نام آوری اور تکبر کی درست ہی اور دف کی آواز سی نکاح کی شہرت کردینی جایز بلکہ مستحب ہے اور اگر مرد اپنی عورت
کو طلاق دی دی یا کسی عورت کا خاوند مرجاوی تو اوس عورت کو کسی اور مرد سی نکاح کرلینا درست بلکہ بڑا ثواب
ہی اور ہندون کی نزدیک نکاح مشہور وہ چیز ہی کہ عورت کی والی جیسی باپ وغیرہ اوس عورت کو

سنکلپ کرکی کسی مرد کو دی دی اور سنکلپ کا بیان دوسری باب کی چھٹی فصل مین ہو لیا ہی اور مرد اس عورت
کو قبول کری اس لفظ سی سوستُ ॐ پھر اس اقرار کیو اسطی اگ کو گواہ پکڑتی ہین یعنی آگ جلا کر دولہ
دولہن کو آگ کی گرد پھیری دیتی ہین نہین معلوم کہ آگ کی گواہ کرنی مین کیا فائدہ ہی اگر کوئی شعور والا
گواہ ہو تو اوسکی گواہی وقت حاجت کی کام بھی آوی اور آگ تو ایک چیز بی جان ہی اور جو ہندو یہہ کہین کہ
آگ کا موکل ہی بسنتر دیوتا وہ تو شعور والا ہی ہم اوسکو گواہ پکڑتی ہین سو اسکا جواب یہہ ہی کہ آدمیونکی گواہی
کرنی سی تو یہہ بھی فائدہ ہی کہ برتقدیر اگر حاکم کی سامنی جھگڑا جاوی تو اوسوقت گواہ کام آوی اور دیوتا
کی گواہی کہ امر موہوم ہی اور نظر سی غائب ہی کسکام آوی اور سوای اسکی جتنی رسوم کہ ہندونکا حرین کرتی
رہین اونسی عقل حیران ہی از انجملہ دولہ دولہن کی کنگنا اور سہرا باندہنا برادری کی عورتون کا جمع ہوکر سات
یا پانچ یا تین دن تک سات سوہاگنونکی ہاتہہ سی دولہ اور دولہن کی اُبٹنا لگانا تیل چڑہانا اور ننی کڑاہی
اور ساپ کا کرنا اور چوک پورنا اور نام آوری کیواسطی ڈہکاوکرنا باڑا دینا بیضرورت ہاتہی گہوڑون پر سوار ہوکر
چلنا طوائف کا ناچ کروانا آتشبازی چہڑوانا ڈہول نفیری نقارہ طاشہ وغیرہ باجی بجوانا بندوقین سر کرنا اور
سمدہیون کا ایکدیگر ملکر ہنسنی اور ٹہٹہا کرنا اور میٹہا اور کہٹا بہات مقرر کرنا بلکہ بعضی کہتریون مین رسم ہی کہ
جب برات کی ضیافت کرتی ہین تو شیرینی کی کہرلی بناکر براتیون کو گرداوسکی بیٹہا کر کہلاتی ہین اور چہلنی مین
چراغ رکہکر دروازہ پر لٹکانا اور نوشہ کا اوسکو تلوار سی گرا دینا اور نوشہ سی عورتون کا چہند کہلانی اور لونگ
الایچی مانگنی اور نامحرم عورتون کا نوشہ کی گرد جمع ہوکر چہل اور مزاح کرنا اور طرح طرحکی پہیلیان اور ہیری مردون
اور عورتون کا کہنی اور عورتون کا مردونکو راگ مین گالیان فحش دینی جسکو سیٹہنا کہتی ہین اور دولہن سے
جوتی کو دولہ سی سجدہ کروانا اور نماین کا دولہ کا بدن سرخ ڈوری سی ناپنا اور عورتکی سر کے بال دولہ سی گندوانے
جسکا نام ڈہوریان ہی اور کنگنا کہیلنا اور گوت کنالا کرنا یعنی قوم کی مرد عورتون کا ایک بن مین کہانا اور دودہ کے
ماکلسی مین پانو ڈالنا اور برا سوہی اور کہٹ نام آوری کی لئی کرنی اور نام اور فخر کی لئی طرح طرحکی باجی اور
برادری کی روٹی کرنی اور سوا اسکی اور بہت سی رسوم باطلہ مین کہ اون سبکا بیان کرنا سب طوالت کا ہی اب
نہین معلوم کہ ان رسومون مین کیا فائدہ ہی بلکہ ظاہر مال کا ضائع کرنا ہی اور اکثر بیحیائی کی کام ہین اور
* اگر ہندو کہین کہ ان رسمون سی بعضی رسمین بعضی مسلمانون مین بہی جاری ہین سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ ہماری دین
مین یہہ کام سب باطل اور مردود اور حرام ہین جاہل لوگ ہندون کی رئیس کرتی ہین سو برا کرتی ہین اور انکا کچھہ اعتبار
نہین اور جو ہندو یہہ کہین کہ بعضی ان رسمون مین سی ہندونکی شاستر مین بہی بیان نہین ہوئی بلکہ عوام لوگ

* بعضی کا مسلمانون سی بعضی رسمون مین اور بعضی رسمون مین اختلاف ہی

ازخود کرتی ہین تو اسکا جواب یہہ ہی کہ تمہاری جتنی پنڈت ہین ان سبونکی پابند ہونیکو برا نہین جانتی اور ہماری
دین کی علماء باعمل سوم کی پابندی پر سخت انکار کرتی ہین اور برا جانتی ہین کیونکہ ہماری دین مین سوای شرع شریف
کی اور کسی چیز کا پابند ہونا درست نہین اور بعضی رسمین انمین سی خود تمہاری شاستروں کی موافق نہی ہین چنانچہ
مہابہارت کی آدپرب مین لکہا ہی کہ پانچ مقام مین جہوٹ بولنا گناہ نہین ایک جہان یارو آشنا ستی موی جہوٹ
بولین دوسرے خاوند عورت کی دل خوش کرنیکو جہوٹ بولی تیسری بیاہ مین جہوٹی گالیان دی جاوین چوتہی کسیکو
ظالم کی قتل کرنی سی بچانی کی لی جہوٹ بولا جاوی پانچوین مال کی حفاظت کے لئی جہوٹ بولا جاوی غرض یاد مین
گالیان دینی شاستر سی ثابت ہین اور جب کسی عورت کا خاوند مرجاوی تو اوسکی لی پہر دوسرا نکاح کرنا ہندونکی
دین مین مذہب مشہور روا نہین مگران مین جو لوگ زراہل ہین وہ لوگ رانڈ عورت کو البتہ کسیکی گہر مین جورو بنانی
تہا دیتی ہین اور انمین جو اشراف کہلاتی ہین ہرگز یہہ بات روا نہین رکہتی اگرچہ وہ عورت عمر طفولیت مین
بیوہ ہوجاوی پر تمام عمر اپنی اوسی حالت مین کاٹی بیوہ ہی رہی دیکہو یہہ کتنی ظلم کی بات ہی اور جو کسی مرد کی
عورت مرجاوی تو پہر اوس مرد کی نکاح مین بڑا اہتمام کرتی ہین اور عورت بیچاری پر اتنا ظلم کرتی ہین کہ اوس کو
دوسری دفعہ خاوند کرنی نہین دیتی وہ بیچاری ساری عمر ترس ترس کی ٹہنڈی سانس بہری اور ان ظالمون
کی جان پر صبر کری اور سوای اسکی عورت کی بی شوہر رہنی مین یہہ قباحت کتنی بڑی ہی کہ بہت سی عورتین شوہر
زنا مین پڑجاتی ہین اور اگر کوی زنا سی بچی بہی تو خیالات فاسدہ سی بچنا تو نہایت ہی مشکل ہی اور حکمت الہی کو
سمجہنا چاہئی کہ مرد اور عورت کی نکاح ہونی مین کتنا بڑا فائدہ ہی کہ بنی آدم دنیا مین زیادہ پہیل پڑین اور اللہ
کی عبادت کرین اور مرد یا عورت کو عبث بی نکاح چہوڑ دینا سراسر مخالف مرضی حقتعالی کی ہی مثلا ایک سردار
اپنی غلامونکو کچہہ ایک زمین واسطی کہیتی کرنی کی سپرد کری اگر وہ غلام اوس زمین کو بی تردد چہوڑ دین اور نہ
کہیتی کرنیکو اچہا نجانین تو بلاشبہ اون غلامون پر مولا کا غصہ ہوگا سو اسیطرح اللہ صاحب نی عورتون کو اسلی پیدا
کیا ہی کہ مردان سی نکاح کرین تاکہ اولاد حاصل ہو پہر جو کوئی عورتون کو بی نکاح چہوڑیگا وہ بہی اللہ کے
قہر مین مبتلا ہوگا اسمقام پر شاید ہندونکی یہہ اعتراض خیال مین گذریگا کہ اکثر اشراف مسلمان بہی بیوہ عورت کو
دوسرا نکاح نہین کرنی دیتی سواوسکا جواب ہی کہ نکاح دوسرا ہماری دین مین منع نہین ہی بلکہ سنت ہی اور
بعضی وقت واجب بہی ہوجاتا ہی ہندونکی صحبت کی تاثیر سی بعضی مسلمان اہل ہند از راہ جہالت کی رانڈ عورتون
کا نکاح نہین کرتی سوان لوگون مین جو کوئی تہوڑی سی بہی سمجہہ رکہتی ہین اس رسم کو یعنی رانڈ کے نکاح
نکرنیکو بہت ہی برا جانتی ہین اور اکثر اہل ہمت تو اپنی بہنون اور بیٹیون رانڈون کا نکاح کروا بہی دیتی ہن

اور مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ اور ساری عرب اور روم اور فارس اور ترکستان وغیرہ ولایتون مین سب اشراف
مسلمانون مین بیوون کی نکاح کی رسم جاری ہی ایک خاوند فوت ہوجاوی یا طلاق دیدی دوسرا نکاح
کرین اگر دوسرا فوت ہوجاوی تیسرا اسیطرح اگر ایک عورت کی کتنی ہی نکاح ہوتی رہین تو عیب نہین جانتے
یہہ آفت صرف ہند کی ولایت مین ہی کہ بعضی جاہل بسبب صحبت ہندون کی دوسرے نکاح کو نہین ہونے دیتے اور
جو لوگ بیوہ کی نکاح ہونیکو عیب سمجھین اور بُرا جانین وہ لوگ مسلمان نہین ہین بلکہ ہندو نکی بہای ہین اونکو
اشراف کہنا چاہئی بلکہ اجلاف ہین اور ان لوگون کی حق مین مولانا شاہ عبدالعزیز رح رسالہ نکاح ثانی مین لکھتے
ہین پس لایق بحال ایشان انست کہ خود را از زمرہ سادات و شیوخ نشمارند بلکہ در زمرہ راجپوتان و راگھران و دیگر
کفرہ فجرہ ہندوستان داخل نمایند یعنی ان لوگون کو چاہئی کہ اپنی اپکو سید اور شیخ نجانی بلکہ اپنی اپکو راگھرون
اور راجپوتون اور دوسری کافران ہندی سمجھین اور اس زمانہ مین مولانا حافظ احمد علی سلمہ اللہ سہارنپوری نی
ایک فتوی نکاح ثانی مین لکھا ہی اوسکا خلاصہ یہہ ہی کہ عورت کی نکاح ثانی کو جو عیب سمجھی وہ کافر ہی اور
اس فتوی پر چالیس سی زیادہ عالمون کی مہر اور دستخط ہین **حکایت** ایک روز ایک ہندو نی کہا کہ عورت کو
خاوند بمنزلہ پرمیسر یعنی خدا کی ہی اور پرمیسر ایک ہی ہی سو عورت کا خاوند بھی ایک ہی چاہئی سو اوسکا جواب یہہ
ہی کہ یہہ قول تمہارا سراسر پوچ ہی اور قابل التفات کی نہین آدمی کبھی خدائی کی مرتبہ کو نہین پہنچتا ہی اور اگر
بفرض محال خاوند کو عورت کا پرمیسر سمجھتی ہو تو ایسا پرمیسر بی بقا جب موت کی ہاتھہ مین گرفتار ہوکر اپنی پرمیسر
ہونی سی معزول ہوا اور دوسرا شخص اوسکی قائم مقام ہوتو کیا عجب ہی بلکہ بقول تمہاری بعد مرجانی پہلی پرمیسر
کی ہونا اوسکی قایم مقام کا ضروری ہی اور نہین تو اوس عورت کو درصورت رہنی بدون پرمیسر کی خدا جانی کیا کیا
قباحت و پرمیش آوی گی نعوذ باللہ منہا اور انکی دین کا ایک اور عجیب مسئلہ ہی کہ بڑی بہای سی پہلی چہوٹی بہائی کا
بیاہ کردینا ایسا گناہ ہی جیسی گئو ہتیا یعنی گای کا قتل کرنا اور سوای راجکی اور کو دو عورتین اپنی نکاح
مین لینا درست نہین جانتی اور مہابہارت کی آدیرب مین لکھا ہی کہ جو کوی عورت حیض سی پاک ہو اور کسی
آدمی کو اپنی طرف طلب کری اور وہ شخص اوس کی پاس نہ جاوی تو ایسا ہی جیسا ناحق خون کیا اور ہندو نکی
مذہب مین آٹھہ نو طرح کا نکاح لکھا ہی ازانجملہ ایک قسم یہہ بھی ہی کہ جبری کسی کی لڑکی زبردستی سی پکڑلی
جیسی بھیکم نی اپنی بہائی کی لڑکی بنارس کی راجہ کی بیٹیان زبردستی سی پکڑلین اور یہہ قصہ اور اسطور
کے نکاح کا بیان مہابہارت کی آدیرب مین لکھا ہی اور کچھہ تفصیل اس قصہ کی پہلے باپ کی
دوسرے فصل مین ہوچکے ہی

فصل دوسری بیان بعضے

چیزون حلال اور حرام کی ہماری دین مین جو چیز زمین سی اوگی مثل ترکاریون اور ساگ اور ہر طرحکا آناج وغیرہ سب حلال ہین بشرطیکہ وہ چیز آدمی کی بدن کو مضر اور مہلک اور نشی والی نہو یعنی زہریات اور افیون اور بھنگ وغیرہ زہریات اور مسکرات اور مٹی یہہ سب حرام ہین اور جو چیز بدبودار ہو جیسی کچا لہسن اور پیاز وغیرہ سو مکروہ ہی اور ہندون کی دین مین اناج اور ترکاریون مین سی مسور اور شلجم اور گاجر کا کہانا بہی مثل لہسن اور پیاز کی منع ہی حالانکہ یہہ چیزین نہ آدمی کو مضر اور مہلک ہین نہ ان مین نشہ ہی نہ بدبو ہی اور ہماری نزدیک ہر طرحکی شراب ہر کسیے پر حرام ہی اور ہندون کی نزدیک شراب تین قسم کی ہی ایک وہ کہ جانون وغیرہ آناج سی بنائی جاوی دوسری وہ کہ میوہ جات سی طیار کی جاوی تیسری وہ کہ گوڑ سی بنالیوین سوانکی دین مین برہمن کو ہر طرحکی شراب حرام ہی اور کہتری اور بیس کو پہلی اور دوسری حرام ہی تیسری جائز ہی اور سودر کو ہر طرحکی حلال ہی اور بام مارگی لوگ تو مینا شراب کا ہر کسیکو جائز بلکہ بڑا ثواب جانتی ہین اور انکی مذہب مین قسم کہانی کی وقت زہر کا کہانا بہی حلال ہی چنانچہ آگی بیان ہوگا یہان ذرا انصاف کرنا چاہئی کہ شراب جو حرام ہی تو نشہ کی سبب سی حرام ہی کیونکہ نشی کی سبب سی آدمی کی عقل ماری جاتی ہی اور عقل پر مدار سب امور دین و دنیا کا ہی سو ایسی چیز کہ جس سی عقل متغیر ہو جاوی حرام ہی چاہئی کیونکہ اکثر لوگونکا یہہ حال ہوتا ہی کہ شراب پیکر جورو اور بہن مین تمیز نہین کرتی اور کچہہ انکو کوڑ اور چانول اور میوجات وغیرہ کی سبب سے شراب حرام نہین ہوئی کیونکہ یہہ چیزین سب کہانی مین آتی ہین اور انکو کوئی حرام نہین سمجہتا اور اس سبب سی بہی حرام نہین ہوئی کہ پتلی ہی کیونکہ اگر یہہ ہوتا تو پانی بہی حرام ہوتا کہ وہ بہی اسیطرح پتلا ہی سو وہ بہی بالاتفاق حلال ہی جب یہہ بات ہوئی کہ شراب نشہ کی سبب سی حرام ہی تو چاہئی کہ ہر قسم کی شراب ہر آدمی کو حرام ہو کیونکہ ہر قسم کے شراب مین نشا ہی اور نشا عقل کا دشمن ہوا اور عقل ہر آدمی رکہتا ہی پہر اس تخصیص کی کیا وجہ کہ فلانی قسم کی شراب فلانی شخصونکو حرام ہی اور فلانونکو حلال اور آدمی کو زہر کا کہلا دینا کیسی بری بات ہی اور ہماری دین مین تمام پیشہ وردن کی گہر کا کہانا حلال ہی بشرطیکہ انکا مال حرام کی پیشہ سی پیدا نہوا ہو یعنی کنچنی اور ڈوم اور سود خوار اور رہزن اور چور اور رشوت خوار اور شراب فروش وغیرہ جنکی گہر صرف حرام کی وجہ سی مال آتا ہی سوانکی گہر کا کہانا حرام ہی اور ہندون کے دین مین لوہار صیقل گر سنار جولاہہ دھوبی دباغ سلاح فروش سراج شکاری طبیب ان لوگون کی گہر کا ہی کہانا منع ہی حالانکہ ان لوگون کی کسب عقلاً بری نہین اور ہماری دین مین حلال جانورون کا دودہ پینا حلال ہی اور ہندونکی نزدیک جس گائی کا بچہڑا مر جاوی اوسکا دودہ پینا درست نہین اسمین بہی حق اللہ کے

ہماری دین مین کہانی کی چیزون مین سی کوئی چیز مکروہ ہی نہ حرام

لہسن اور پیاز کی منع ہونی کی وجہ

شراب مین ہر طرحکی نشہ کی منع ہونی کی وجہ

شراب کی سبب سی عقل کا ماری جانا اور

شراب کا ہر کسیکو حرام ہونی کی وجہ

کسبون مین سی کونسا کسب حرام ہی

نعمت کا ضایع کرنا ہی فصل تیسری بیچ بیان تحیت ملاقات کی ہماری دین مین بڑا ثواب
ہی اسبات کا کہ جب دو مسلمان آپسمین ملین کہلی ماہتی ملین اور آپسمین سلام کرین ایک کہی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ
وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ وَمَغْفِرَتُہٗ اور دوسرا کہی وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ
وَمَغْفِرَتُہٗ اور حدیث شریف سی معلوم ہوتا ہی کہ جو پہلی سلام کری اوسکو بڑا ثواب ہی اور جو پہلی سلام کرنی
سی عار کری وہ بڑا بخیل ہے اور یہہ سلام سب مسلمانون کا سا جہا ہی خواہ بوڈہا ہو خواہ جوان خواہ لڑکا امیر ہو یا فقیر استاد
ہو یا شاگرد پیر ہو یا مرید میان ہو یا خادم آزاد ہو یا غلام واقف ہو یا ناواقف یعنی ان سبکو آپسمین سلام کرنا درست ہے
پر جوان عورتون نامحرم سی سلام کرنا مردون کو منع ہی اور جوان مردون نامحرمون سی سلام کرنا عورتونکو منع ہی اور
جو عورتین محرم ہین جیسی بہن اور مان اور خالہ اور پہوہی وغیرہ جنسی نکاح کرنا کبہی درست نہین ہوتا اور اپنی
بیوی ان سب سی بہی السلام علیکم کرنا سنت ہے اور اول سلام کرنا سنت علی الکفایہ ہی یعنی ساری جماعت مین
سی ایک بہی کردیوی تو سبکی ذمہ سی سنت ادا ہوجاوی اور جواب دینا سلام کا فرض علی الکفایہ ہی یعنی ساری
جماعت مین ایک سے جواب دیوی تو سبکی ذمہ سی فرض اوترجاوی اور نہین تو سب گنہگار ہون اور سلام کی تہ
پشت خم کرنا منع ہی اور ہاتہہ اوٹہانا بہی اچہا نہین اور مصافحہ یعنی ایک دوسری کی ہاتہہ پکڑنی پیار سی بہت
اچہی ہین اور ہندون کی تحیہ وقت ملاقات بہت مختلف ہین اور انکی نزدیک جو چہوٹا ہی وہ پہلی بڑی کو ماتہا ٹیکے
یعنی تسلیمات کری اور خادم مخدوم کو اور چیلا گورو کو اور شاگرد اوستاد کو اور بیٹا باپ کو اور بڑا اوسکی جواب مین
دعا دیوی اور برہمن اپنیرا دا و چیرن جیو کی لفظ سی دعا دیتی ہین اور دوسری قوم ہا ہمن کو ماتہا ٹیک کہین
اور سنیاسی فقیرونکو نمونارائن کہتی ہین اور بیراگی فقیرون کو جی مہاراج کہتی ہین اور سکہہ لوگ جب آپسمین
ملتی ہین تو واہ گورو جی کی فتح کہتی ہین اور ہا ہمن اور فقیر اور بڑی انکی ماری تکبر کی اور ونکو اور چہوتون کو
سلام مین ابتدا نہین کرتی اگر اسمقام مین ہندو یہہ اعتراض کرین کہ مسلمانون سی بہی بعضی اس زمانہ کے
پیرزادی اور مشائخ پہلی آپ سلام کرنا گوارا نہین رکہتی اور السلام علیکم کی جگہہ اپنی مریدون سی حضرت سلامت
کہلاتی ہین اور مصافحہ کی جگہہ لتہونکو ماتہہ لگواتی ہین بلکہ قدمبوسی کرواتی ہین اور چہوٹی لڑکون سی
السلام علیکم کرنا درست نہین جانتی اور بعضی لوگ صاحب سلامت کہتی ہین اور بعضی میاجی سلام کہتی ہین
اور بعضی اپنی اوستادون کی آگی تہوڑی خم ہوکر اول زمین پر ہہ چہاتی پر ہاتہہ رکہکر سلام کرتی ہین اور
اونکی اوستاد اسبات سی خوش ہوتی ہین اور بعضی فقیر السلام علیکم کی جگہہ یا داللہ کہتی ہین اور بعضی علیے مدد
اور بعضی کرم مرتضی اور فضل حق اور بعضی عشق اللہ کہتی ہین اور بعضی مخلص بندگی آداب مجرا کہتی ہین اور بعضی

۲۷ یہ عبارت چیرن جیو ہین لفظ دعا دیوی اور برہمن اپنیرا دا و چیرن جیو کی لفظ سی دعا دیتی ہین اور دوسری قوم ہا ہمن کو ماتہا ٹیک کہین اور سنیاسی فقیرونکو نمونارائن کہتی ہین اور بیراگی فقیرون کو جی مہاراج کہتی ہین اور سکہہ لوگ جب آپسمین ملتی ہین تو واہ گورو جی کی فتح کہتی ہین اور ہا ہمن اور فقیر اور بڑی انکی ماری تکبر کی اور ونکو اور چہوتون کو سلام مین ابتدا نہین کرتی اگر اسمقام مین ہندو یہہ اعتراض کرین کہ مسلمانون سی بہی بعضی اس زمانہ کے پیرزادی اور مشائخ پہلی آپ سلام کرنا گوارا نہین رکہتی اور السلام علیکم کی جگہہ اپنی مریدون سی حضرت سلامت کہلاتی ہین اور مصافحہ کی جگہہ لتہونکو ماتہہ لگواتی ہین بلکہ قدمبوسی کرواتی ہین اور چہوٹی لڑکون سی السلام علیکم کرنا درست نہین جانتی اور بعضی لوگ صاحب سلامت کہتی ہین اور بعضی میاجی سلام کہتی ہین اور بعضی اپنی اوستادون کی آگی تہوڑی خم ہوکر اول زمین پر ہہ چہاتی پر ہاتہہ رکہکر سلام کرتی ہین اور اونکی اوستاد اسبات سی خوش ہوتی ہین اور بعضی فقیر السلام علیکم کی جگہہ یا داللہ کہتی ہین اور بعضی علیے مدد اور بعضی کرم مرتضی اور فضل حق اور بعضی عشق اللہ کہتی ہین اور بعضی مخلص بندگی آداب مجرا کہتی ہین اور بعضی

شخص بندگی آداب بجالاتی ہین اور بعضی اتنا ہی کہدیتی ہین آئی حضرت جناب اور بعضی فقط ہاتھہ ہی کا اشارہ
کردیتی ہین سو اوسکا جواب یہہ ہے کہ یہہ باتین ہماری دین مین سب درست ہین اور یہہ لوگ بڑا کرتی ہین کیونکہ
جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ سب بڑونسی بڑی ہین ہر کسیکو پہلی آپ سلام کرتی تہی بلکہ حضرت نی چہوٹی
لڑکونکو بہی السلام علیکم کیا ہی اور جو شخص السلام علیکم سی بڑا مانی یا کسی اور سنت نبوی کو بڑا جانی وہ شخص گمراہ
اور بڑا خبیث ہی سو جاہلون کے بات کا اعتبار نہین ہوتا اور تمہاری دین مین قدیم سی ایسا ہی حال معلوم ہوتا
ہی کہ چہوٹی بڑونکو سجدہ کرتی رہی ہین کیونکہ تمہاری نزدیک سوائی خدا کی اورون کی تعظیم بطور عبادت
کی کرنی درست ہی چنانچہ پہلی باب کی چہٹی فصل مین معلوم ہوچکا ہی **فصل چوتہی بیچ بیان**
شروع کرنی کامون کی ہر کام[1] کی پہلی اللہ کا نام لینا اور اوسکی تعریف کرنی موجب ثواب اور برکت کا
ہی سو ہم لوگ ہر کام کی پہلی کہتی ہین بسم اللہ الرحمن الرحیم یعنی یہہ کام مین شروع کرتا ہون ساتہہ نام اللہ کے
کہ بہت مہربان ہی نہایت رحم والا اور بعضی کامون کی ابتدا مین اتنا ہی کہنا آیا ہی بسم اللہ اور بعضی کامونکے
ابتدا مین بعضی اور دعا مین بہی حدیث سی منقول ہین جنمین صرف اللہ کے خداوندی اور بندون کی عاجزی
اور بیچارگی معلوم ہوتی ہی اور ہندونکی دین مین ہر کام کی پہلی گنیش کا نام لینا ضروری ہی سو ہندو ہر کام
کی پہلی کہتی ہین ہری گنیشای نمہ یعنی گنیش کو میری نمسکار یعنی تسلیمات ہی اور گنیش وہی مہادیو کا
بیٹا جسکا سر ہاتی کا ہی چنانچہ اسکا بیان پہلی باب کے پہلی فصل مین ہوچکا ہی سبحان اللہ سب نعمتون اور
سب کامون کی قوت تو بخشی اللہ کی اور یہہ لوگ ہر کام کی ابتدا مین گنیش کا نام لیتی ہین بلکہ سچ تو یون
ہی کہ جسکا کہا ہی اوسیکا گای شاید اسبات پر بہی ہندو یہہ شبہ نہ لاوین کہ بعضی مسلمان بہی اگر کامون
کی ابتدا مین اور اپنی اوٹہنی اور بیٹہنی مین بعضی اولیا کا نام لیتی ہین جیسی کہتی ہین یا علی یا حسین یا محبوب[2]
اور بعضی اہل حرفت اپنی کام کی شروع مین اوستاد پیر لقمان حکیم کہتی ہین اور بعضی لوگ پنجابی شہر کی
دروازہ مین داخل ہوتی کہیرا بادشاہ کہتی ہین اور ملاح کشتی چلاتی وقت حضرت خواجہ خضر کا نام
لیتی ہین سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ اسطرح کی باتین ہماری دین مین درست نہین ہین بلکہ بہت بری ہین
یہہ صرف ان لوگونکی بیوقوفی ہی **فصل پانچوین بیچ بیان شرافت اور رزالت قومون کی**
اور اختیار معاش ہر ایک کے ہماری مسلمانونکی دین سی ثابت ہی کہ شرافت اور رزالت ہر کسیکی دو جہت سی
ہی ایک اعمال کی جہت سی یعنی جو شخص خوش اعتقاد اور نیک اخلاق اور گناہون سی بچنی والا اور اللہ اور
رسول کی اطاعت مین سرگرم ہو وہ شخص اللہ کی نزدیک اشرف ہی اوسکا مرتبہ عاقبت مین بلند ہوگا اور جو شخص

[1] ہر کام کی پہلی کلمہ شہادت یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا پڑہنا موجب ثواب اور برکت کا ہی
[2] نام حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا ہی

بداعتقاد اور بدعتی اور بداخلاق اور فاسق موو ہ اللہ کی نزدیک ارزل ہی اور اللہ کی بخشش اور مغفرت جدی
چیز ہی چاہی بڑی کو اچھا کردی غرض کہ اللہ کی نزدیک شرافت اور رزالت بسبب اعمال کی ہی چنانچہ حقتعالی
نی فرمایا ہی اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ یعنی تم مین گرامی تر اللہ کی نزدیک وہ ہی جو پرہیزگار تر ہی اور دوسرے
بسبب قرابت انبیا اور اولیا کی یعنی جو قوم کسی نبی یا ولی سی قرابت رکھتی ہون اونکو شرف ہی دوسرے قومون سے
جیسی سید اور بنی ہاشم اور قریش اور بنی اسمٰعیل اور قومون سی افضل ہین لیکن یہہ شرف قوم کا بہی موقوف
ہی ایمان اور اعمال صالحہ پر اور جو ایمان اور اعمال نیک نہون تو قوم کی شرافت کسی کام نہین آتی اور ہماری
دین مین جو کسب حلال ہی سو سب قومون کو کرنا درست ہی جیسی کہیتی اور ہر چیز حلال اور پاک کی سوداگری اور
جولاہگی اور درزی گری اور معماری اور سوای انکی اور کسی پوری مسلمان کو کسی کسب حلال سی عار نہین ہی
اور جو کسب حرام ہین سو سب قومونکو حرام ہین جیسی شراب کشی اور خنیاگری اور قلتباتی اور مزامیر و معازف
نوازی اور سوای انکی اور ہر مسلمان سمجھہ والیکو ایسی کام سی عار ہی اور یہہ نہین کہ فلانا پیشہ فلانی قوم کو تو درست
ہی اور فلانی کو منع ہی چنانچہ روایت صحیحہ مین آیا ہی کہ سرور کونین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اپنا موزہ آپ گانٹھہ
لیتی تہی اور ہندونکی دین مین اگرچہ شرافت بسبب اعمال کی بہی ہی لیکن انکی نزدیک قومیت کی شرافت کو غلبہ اور
زیادہ اعتبار ہی سارے ہندو چار برن یعنی چار قوم مین ایک برہمن دوسرے کہشتری کہ اب کہتری مشہور ہین تیسرے ویش
یعنی بنی وغیرہ چوتھی سودر یعنی جاٹ وغیرہ سوان چاردن مین برہمن کو سب سے اور کہتری کو بیس اور سودر سی
اور ویش کو سودر سی اشرف جانتی ہین اور انکی کرم پاک مین لکہا ہی کہ موکہش یعنی نجات اخروی سوای برہمن
کی اور کسیکو حاصل نہین ہوتی یعنی اور قوم جتنی ہین خواہ کیسی ہی عمل نیک کرین لیکن جبتلک برہمن کا جنم نپاوین
اونکی موکہش یعنی نجات نہین ہوتی اور لکہا ہی کہ اگر شودر اپنی عمر مین عمل نیک کرتا رہی تو بعد مرنی کی ویش کا جنم
لیتا ہی اور اسیطرح ویش کہتری کا اور کہتری برہمن کا اور برہمن عمل کرتا رہی جب موکہش حاصل کری اور برہمن کے
تعریف مین اور شودر کی حقارت مین عجب طرح کا مبالغہ کرتی ہین کہ عقل حیران ہی چنانچہ منوشاستر مین لکہا ہی کہ
برہمن کے نام مین دو لفظ چاہئین پہلی کی معنی پاکیزگی اور دوسری کی معنی اقبالمندی ہون اور چہتری کی نام مین
بہی دو لفظ چاہئین پہلی کی معنی قدرت اور دوسرے کی معنی حفاظت اور ویش کی نام مین دو لفظ چاہئین پہلی کے
معنی مال اور دوسری کی معنی پرورش کرنا اور شودر کی نام مین بہی دو لفظ چاہین پہلی کی معنی حقارت دوسرے
کی معنی عاجزی سی خدمت کرنا اور اسیواسطی ہی کہ ہندون کی نزدیک ہر قوم کی لئی جدی جدی پیشہ مقرر ہین
اور ایک قوم کو دوسری کا پیشہ کرنا درست نہین جانتی چنانچہ برہمن کی لئی یہہ کام مقرر ہین بدیا یعنی علم پڑہنا

علم پڑہانا جگ کرنا جگ کروانا صدقہ دینا صدقہ لینا اور کہتری کی لئی یہہ کام مقرر ہین بدیا یعنی علم پڑہنا
نہ پڑہانا جگ کرنا صدقہ دینا نہ لینا برہمن کے خدمت ملک کی حفاظت حفاظت کی مزدوری لوگونسے وصول
کرنی دین کی حفاظت بدکارون سی جرمانہ لینا اور اونکو سزا دینی مال جمع کرنا موقع پر خرچ کرنا ہاتہی گہوڑا
بیل خادمونکی خبر رکہنی سوال نکرنا نیکونکا اعتبار زیادہ کرنا اور ویش کی لئی یہہ کام مقرر ہین علم پڑہنا جگ
کرنا صدقہ دینا خدمت کرنی کہیتی کرنی سوداگری کرنی بیل چرانا اور شودر کی لئی یہہ کام مقرر ہین برہمن اور چہتری
اور ویش کی نوکری کرنی اور اونکی اوتری ہوی کپڑی پہننی اور اونکا جہوٹا کہانا اور مصوری اور زرگری
اور درودگری اور نمک اور شہد اور دودہ اور دہی اور گہی اور اناج کی سوداگری کرنی اور منوشاستر مین
لکہا ہی کہ اگر کوی شودر برہمن کو سخت بات کہی تو اوسکی زبان کاٹی جاوی کیونکہ شودر برہما کی پانوسی
پیدا ہوا ہی اور پانو ساری اعضا سی ادنی ہی اور جو کوئی کم ذات اشرف ذات کی آسن پر بیٹہہ جاوی
تو راجا اوسکی کمر پر داغ دلواکر اوسکو ملک سے نکال دی یا اوسکی چوتڑ مین زخم کردی اور لکہا ہی کہ برہمن کو
قتل کے سزا دینی نہایت بیوقوفی ہی پر اور ذات کو جان کی سزا دینی جایز ہی برہمن نی اگرچہ سب سی
زیادہ گناہ کیا ہو تو بہی اوسکو قتل کرنا نچاہئی بلکہ اوسکو معہ مال اور اسباب کی اپنی ملک سی نکالدیجئی اور
لکہا ہی کہ برہمن کا بدن تمام دیوتاون کی رہنی کی جگہہ ہی اگر وہ مارا جاوی تو اونکا کہان ٹہکانا اور
لکہا ہی کہ برہمن شودر کا مال بیدہڑک لی لی کیونکہ شودر کا کچہہ بہی نہین اوسکا مال اسباب اوسکی آقا کا ہی یعنی
برہمن کا اور سوای اسکی اور بہت بیان اسطرحکا ہی کہانتک لکہا جاوی غرض برہمن انکے نزدیک سبکا آقا
اور کہتری اوسکا سپاہی اور ویس اوسکا سوداگر اور شودر اوسکا غلام اور ان چارون قومونکی سوا اور سب خلقت
کو ملیچہ جانتی ہین اور ان چارون قومون کی مقرر مونی مین انکی روایات مختلفہ ہین پر عام بید اور اکثر
پوتہیون سی معلوم ہوتا ہی کہ برہمن برہما کی موہنہ سی اور کہتری برہما کی باہنون سی اور ویس اونکی رانون سی اور
شودر اوسکی پانو سی پیدا ہوئی اور بعضی کہتی ہین کہ یہہ چارون قوم راجا شوتاگ کے وقت سی مقرر ہوئی ہین
اور بہاگوت مین یون لکہا ہی کہ برہما نی اپنی آپ کو دو حصہ کرڈالا دہنا حصہ مرد بن گیا جس کا نام
سویم بہو منو ہی اور بایان حصہ ست روپا عورت اور اونہون نی اپنی اولاد کو چار قسم پر کردیا انہی اور انکی پہچان
ایک اشلوک برہمن کی تعریف مین واسطی سند کی لکہا جاتا ہی ؎ دیوادینے نامان جگت
ستر بن منتر ادینے نیت دیوتا ؎ تی ستر برہمتادینی نا برہمن تسمات دیوتا ؎ یعنی تمام جہان
دیوتاون کا تابع ہی اور دیوی منتر کی تابع ہین اور منتر برہمن کا تابع ہی سو برہمن میرا دیوتا ہی ؎

देवानीनां अन्तस्वैमं आप्नीनेतदेवता ॥
तेनं आत्मानमाप्नीनात्मानमात्मा तस्मानदेवता ॥

اور منوشاستر مین لکہاہی کہ اگر برہمن کے ہاتہہ کتا یا بلی یا مینڈک یا چھپکلی یا کوا یا الو مارا جاوی تو اوسکا کفارہ ایساہی جیسا شودر کی ماری جانی کا اس سی معلوم ہوا کہ ان کی نزدیک شودران جانورون کی مانند ہے

فصل چھٹی پیچ بیان بعضی مسائل عدالت اور انصاف کے

جانا چاہئی کہ جو شخص عدالت مین جاکر کسی شخص پر کسیطرح کی نالش اور دعوی کرتاہی اوسکو مدعی کہتی ہین اور جس شخص پر اوسکا دعوی ہوتاہی اوسکو مدعا علیہ کہتی ہین سو ہماری دین مین انصاف کا طریق یہہ ہی کہ مدعی سی دو گواہ عدل طلب کئی جاوین اگر ایسی دو گواہ اوسکی دعوی پر گواہی دین تو وہ شخص قاضی کی نزدیک سچا ہوتاہی ورنہ مدعا علیہ کو حلف دیجاوی اور قسم کا طریق یہہ ہی کہ قسم کہانیوالا اللہ کے قسم کہاکر مدعی کی دعوی کا انکار کردی تو وہ سچا ہوجاتاہی اور سوای اللہ کی اور کسیکی نام کی قسم کہانی درست نہین اور ہندون کی دین مین بیوہار شاستر یعنی عدالت کے علم مین یون لکہاہی کہ مدعی چار باتین گواہ حاضر لاوی اور جو گواہ عدل ہو تو ایک بہی کافی ہی اور قسم انکے نزدیک مدعی پر ہی یا حاکم جسکو چاہی قسم دیدے لیکن انکی نزدیک قسم عجب طرح کی ہی کہ اوسکی بنا وہم اور خیالات اور امور اتفاقیہ پر ہی اور بعضی قسم ایسی ہی جس سی آدمی ہلاک ہوجاوی اور قسم دینا انکی ہان آٹہہ قسم پر ہی پہلا قسم یہہ کہ قسم کرنیوالیکو ایک پلہ ترازو مین بٹہاوین اور کچہہ منتر پڑہین اگر اوسکا پلا اونچا ہوجاوی تو اوسکو سچا جانین اور نہین تو جہوٹا اور یہہ قسم خاص برہمن کی لئی ہی دوسرا قسم یہہ کہ سات خط مدور زمین پر کہینچی اور قسم کرنیوالیکو غسل دین اور کچہہ منتر بہی پڑہا جاوی اور سات پتی پیپل کی اوسکی ہاتہہ پر رکہکر کچا سوت اوسپر لپیٹین اور لوہا آگ مین سرخ کرکر اون پتون پر رکہدین اور وہ شخص اسیطرحسی اون دائرون کی اندر قدم رکہتا ہوا چلی جب آخری دائری مین پہنچی لوہی کو گرادی اس عرصہ مین جو اوس کی ہاتہہ کو آنچ نہین پہنچی تو اوسکو سچا جانتی ہین اور یہہ قسم خاص کہتری کی لئی ہی تیسرا قسم وہ کہ قسم کہانیوالیکو ناف کی برابر گہری پانی مین وہ بشرق کہڑا کرکی غوطہ دی اور اوسکی غوطہ لگانی کی ساتہہ ایک شخص ایک سو ہما دہنکل کی کمان مین تیر لیکر سپکان رکہکر چلاوے اور ایک شخص تیز قدم اوس تیر کی اوٹہانیکو جاوی تیر کو اوٹہاکر لاتے تلک اگر وہ غوطہ خور پانی مین اپنا دم قایم رکہی تو جانین کہ سچاہی اور یہہ قسم خاص بیس کے لئی ہی چوتہا قسم یہہ کہ تہوڑی سی زہر ہلاہل گہی مین کر اور اوسپر کچہہ منتر پڑہ کر قسم کہانیوالیکو روبجنوب کرکی کہلاوین اور کہلانیوالا روبشرق یا روبشمال ہو

پاسوتالی بجانی کی مدت تلک اگر زہر تاثیر نکری تو اوسکو سچا جانین پہر زہر کی دفع کرنی کی دوا اوسکو کہلاوین
اور یہہ قسم خاص شودر ہی کی لئی ہی ہندون مین بیچاری شودر کی ہر طرح کم بختی ہی جسکی لئی قسم بہی ایسی
تجویز کری جو ہلاک کا سبب ہے پانچوین قسم یہہ کہ ایک بت کو نہلا کر اوسکی دہوون مین تین چلو قسم والیکو پلاوین
اگر چودہ دن سی پہلی اوسکو کچہہ بکلیف نہ پہنچی تو جانین کہ سچا ہی چہٹا قسم یہہ کہ ساتی کی چاول نکورات بہر
مٹی کی برتن مین رکہہ چہوڑین اور کچہہ ہنتر پڑہ کر قسم والیکو روبرو شرق کری کہلاوین پہر اوسکا ہتہ کہ پیل کے بتی
یا بہوج پتر پر گراوین اگر کچہہ لہو نکلی یا اوسکی مونہہ پر کسیطرف سوجن ظاہر ہووی یا کانپنی لگ جاوی تو جانین
کہ جہوٹا ہی ساتہوین قسم یہہ کہ ایک مٹی یا کانسی کی برتن مین کہ سولہ انگل لمبا اور اوسیقدر چوڑا اور چار انگل
گہرا ہو بوزن چالیس دام کی گہی یا تلون کی تیل کو خوب جوش دین اور ایک یا شہ سونا اوسمین ڈالدین قسم کرنیوالا
اگر اوس سونیکو دو انگلیون کی ساتہہ نکال لی اور اوسکا ماتہہ نہ جلی تو اوسکو سچا جانین آتہوین قسم یہہ کہ دہرم
یعنی راستی کیصورت چاندی ہی اور ادہرم یعنی ناراستی کیصورت لوہی سی بنا کر نئی کوزہ مین ڈالین یا دہرم کیصورت
سفید پرچہ یا بہوج پتر پر لکہکر اور ادہرم کیصورت سیاہ پرچہ پر لکہکر کوزہ مین ڈال دین اور قسم کرنیوالا اون
دونون مین سی ایک کو نکال لی اگر دہرم کیصورت اوسکی ہاتہہ مین آجاوی تو اوسکو سچا جانین انتہی اور
چارون پچلی قسم ہر قوم کی لئی درست جانتی ہین **باب چوتہا پنچ جواب بعضی اون**
اعتراضونکی کہ ہندو لوگ دین اسلام پر کیا کرتی ہین سو ہم پہلی اون سب اعتراضونکا جواب
کلی دیتی ہین اور پہر اونکی جوابات جزئیہ لکہتی ہین جواب کلی یہہ ہی کہ ہماری دین کی جو بات ہی سو بموجب
حکم حضرت حق جل وعلی کی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ارشاد سی ہمکو پہنچی ہی اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ و
وسلم کی صداقت کی دلیل اونکی خوش اخلاق اور نیک افعال اور ظاہر ہونا معجزات کا ہی کہ پہلی باب کی چوتہی
فصل مین اسکا بیان ہو چکا ہی اور ہمکو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ارشاد کا بیجا لانا فرض ہی سو تم ہماری
دین کی جس بات پر اعتراض کرو اوسکی جواب مین ہمکو اتنا ہی کہدینا کفایت کرتا ہی کہ ہمکو جسطرح ہماری
پیشو معجز صادق صاحب معجزات علیہ السلام فی بتلادیا ہم وہ کرتی ہین اور جو اسکی جواب مین تم یہہ کہو کہ ہماری
ہندونکی دین کی جو بات ہی وہ بموجب حکم خدا کی برہما اور دوسری دیوتاون اور رکہیشرونکی زبان سی معلوم ہوئے
ہین اور جیسی تمہاری پیغمبر صاحب سی معجزات ظاہر ہوئی ویسی ہی ہماری بزرگون سی خرق عادات ظاہر ہوی
جیسی برہما کی اچہیا یعنی خواہش سی اوسکی چار مونہہ ہوگئی اور کشن اپنی کرامت سی جلندر دیت کی صورت
پر بن گیا تہا اور کشن کی ہزار بیوی تہی رات کو اکیلی ہی کشن جی ہر ایک کی محل مین ہوتی تہی اور کشن نے

ایکبار پہاڑکو ہاتہہ پر اوٹہالیا تہا اور مہادیو کی عضہ سے تیزی سی جلندرویت پیدا ہوگیا تہا اسیطرح اور
بہت خرق عادات ہماری بزرگون سی ظاہر ہوئی ہین سو جیسی معجزات کا ظاہر ہونا تمہاری پیغمبر صاحب کے
صداقت کی دلیل ہی ایسی ہی ان خرق عادات کا ظاہر ہونا ہماری بزرگون کی صداقت کی دلیل ہی اور
جیسی تمکو پیغمبر صاحب کے ارشاد کی بجاآوری ضروری ہمکو بہی اپنی بزرگون کی ارشاد کی بجاآوری ضروری
ہم بہی جو کام دین کی کرتی ہین اونہین کی تبلائی ہوئی کرتی ہین پہر تم ہماری دین پر کیون اعتراض کیا کرتی
ہو جیسی تم پیغمبر صاحب کے متابعت کرتی ہو ویسی ہی ہم برہما وغیرہ کی متابعت کرتی ہین اسکا جواب یہہ
ہی کہ پیغمبر صاحب سی جو معجزات ظاہر ہوئی تو معتبر روایتون سی ثابت ہوئی ہین اور اوسکی سابقہ ایسی ہی
روایتون سی حضرت کی خوش اخلاق اور نیک افعال بہی ثابت ہین اور راویون کی راست گوئی اور معتبری
کی تحقیق کیواسطی ہماری یہان ایک جدا علم اور فن مقرر ہی کہ اوس فن کی استعمال کرنیوالی علمار محدثین
کہلاتی ہین اور وہ لوگ اسی خدمت مین اکثر مشغول رہا کرتی ہین تاکہ ضعیف روایتون کو صحیح روایتون سی
جدا کرین اور ہر ایک راوی کی تحقیق یہان تک ہوتی ہی کہ کون شخص تہا کسکا بیٹا کہان رہتا تہا کب پیدا
ہوا کب مرا کیسا تہا فضول گو تہا یا راست گو مغلوب النسیان تہا یا حافظہ والا روایت کی تحقیق مین تجسس کرتا
تہا یا سستی کرتا تہا اور اپنی بیان اور تقریر مین مضطرب تہا یا مستقل تہا اور حق اور باطل مین تمیز کرنی والا
تہا یا نہین اور کبیرہ گناہ سی بچنی والا تہا یا نہین اور کیسا مذہب کہتا تہا انتہی پہر بعد اسقدر تفتیش حال راوی
کی اگر اوسکی معتبر ہوتی ہین کچہہ شک پڑجاتا ہی تو اوسکی روایت کا چندان اعتبار نہین گنتی اور تمہاری بڑون کی
خرق عادات تمہاری ہی شاستر ونسی معلوم ہوتی ہین اور تمہاری شاستر ونکا کچہہ اعتبار نہین ہی کیونکہ تمہارے
دین مین راونیکی تحقیق اور تفتیش نہین ہی اور کوی فن واسطی تحقیق راونیکی مقرر نہین ہے بلکہ جو کچہہ کسینی لکہدیا
وہی مذہب ٹہیر گیا اور سوای اسکی اور باتین وای نباہی جو تمہاری پوتہیون مین مندرج ہین کہ وہ تمہاری نزدیک
بہت ہی معتبر ہین تو اس سی تمہاری پوتہیونکی بات بالکل یہ اعتباری ساقط ہی اور بالفرض والتسلیم اگر تمہاری
پوتہیونکی روایات کے تصدیق کرکی تمہاری بڑون کی خرق عادات سچ بہی جان لین تو بہی وہ اونکی کرامات اور
معجزہ نہین ہوسکتی کیونکہ اونہین پوتہیون کے روایات سی تمہاری بڑونکی اخلاق ذمیمہ اور افعال قبیحہ ظاہر ہین
چنانچہ کچہہ تہوڑا بیان اونکا اس کتاب مین بہی ہولیا ہی اور جس شخص کی اخلاق اور افعال ناپسندیدہ ہون اگر
اوسکی ہاتہہ سی کچہہ خرق عادات ظاہر ہون تو اونکو کرامت اور معجزہ نہین کہتی بلکہ استدراج کہتی ہین اور جسکی ہاتہہ سے
کوئی خرق عادات بطور استدراج کے ظاہر ہو تو وہ شخص خدا کا مقبول نہین ہوتا بلکہ مردود ہوتا ہی سو یقین ہوا ہی کہ تمہارے

بڑون کی افعال ذمیمہ جو تمہاری پوتھیون مین لکھی ہین سچ ہین اور اون سی خرق عادات بہی ظاہر ہوئی تو
ہم اونکو استدراج جانینگی معجزہ اور کرامت نہین کہہ سکتی اور استدراج والی کی بات کا اعتبار نہین ہوتا اور اگر کہو
کہ بعضی فقیر مسلمان بہنگی شرابی اور بی نماز اور فاسق ہین اور اونکی ہاتہہ سی خرق عادات ظاہر ہوتی ہین اور
اونکو نیک بخت اور ولی اور سائین لوگ اور اونکی خرق عادات کو کرامت کہتی ہین سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ ایسی
لوگ ہماری نزدیک نیکبخت اور ولی نہین ہین بلکہ کم بخت اور گنہگار ہین اور اونکا خرق عادت کرامت نہین ہی
بلکہ استدراج ہی حقیقت یہہ ہی کہ ہماری نزدیک خرق عادت کئی قسم پر ہی ایک تو یہہ کہ کسی پیغمبر کی ہاتہہ سی ظاہر
ہو پہلی اس سی کہ اوسنی دعوا پیغمبر ہکا کیا ہو اوسکو معجزہ کہتی ہین جیسی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بعضی
معجزات اس کتاب مین بیان ہوئی ہین اور دوسرا وہ کہ پیغمبر کی ہاتہہ سی ظاہر ہو وی پیغمبر ہونی سی پہلی اسکو
ارہاص کہتی ہین جیسی ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہر اور درخت نی سلام کیا پہلی پیغمبر ہونی سی اور
تیسری کہ کسی ولی کی ہاتہہ سی ظاہر ہو اوسکو کرامت کہتی ہین چنانچہ تہوڑا سا بیان اس قسم کا بہی اس کتاب مین
ہوا ہی چوتہا وہ کہ کسی عام مسلمان نیک بخت کے ہاتہہ سی ظاہر ہو اوسکو معونت کہتی ہین پانچوان وہ کہ کسی
مسلمان بدعتی و فاسق جیسی بے نماز اور شرابی و بہنگی وغیرہ یا کسی کافر کی ہاتہہ سی ظاہر ہو اوسکو استدراج کہتی
ہین چہٹا وہ کہ ایسی شخص کے ہاتہہ سی ظاہر ہو جسنی جہوٹا دعوا پیغمبر ہکا کیا ہو پر اوسکی ہاتہہ سی ایسی طرحی ظاہر
ہوتا ہی کہ وہ بدبخت اوس سی ظاہر جہوٹا اور بیعزت ہو جاوی اوسکو اہانت اور خذلان کہتی ہین جیسی حضرت
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت مین مسیلمہ کذاب نی یمامہ کی ملک مین دعوی پیغمبری کا کیا اور حضرت کو خط اس
مضمون کا لکہا کہ یہہ خط ہی مسیلمہ نبی اللہ سی طرف محمد رسول اللہ کی کہ زمین آدہی ہماری ہی اور آدہی تمہاری
لیکن تم قریشی لوگ ظالم ہو کہ ساری زمین یعنی تمام نواح عرب وغیرہ اپنی قبضہ مین کر رکہی ہی حضرت نی اوسکی
جواب مین فرمان عالیشان لکہا اوسکا حاصل مطلب یہہ تہا کہ یہہ خط ہی محمد رسول اللہ سی طرف مسیلمہ کذاب
کے زمین نہ میرے ہی نہ تیری ہی بلکہ اللہ کی ہی تو نی یمامہ کی لوگونکو تباہ کر دیا اللہ تجہکو تباہ کری گی
ہین کہ مسیلمہ نی سنا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نی کلی کر کی وہ پانی کوئی مین ڈالا کوئی کا پانی بہت اور
میٹہا ہو گیا مسیلمہ نے بہی ایسا ہی کیا جس کوئی مین اپنی کلی کا پانی ڈالا اوس کوئی کا پانی زمین مین
غائب ہو گیا اور جو کچہہ کہ رہا سو کہاری ہو گیا حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کی بیمار لڑکون کی
حق مین دعا کرتی وہ اچہی ہو جاتی مسیلمہ نے ایک لڑکی کی سر پر ہاتہہ پہیرا وہ لڑکا گنجا ہو گیا اور ایک لڑکی کے
حلق مین اونگلی ڈالی اوسکی زبان ٹوٹ گئی اور ایک چشمہ اپنی وضو کا پانی ایک باغ مین جہڑک دیا

پہر کہی

پھر کبھی اوس باغ مین گہانس اوکی اسیطرح جسکی حق مین عمر درازی کی دعا کرتا وہ اوسی وقت مرجاتا اور جسکی آنکہکی روشنی کی دعا کرتا وہ اوسیوقت اندہا ہوجاتا غرض اوسکی خرق عادات اوسکی دعوی کی برخلاف ظاہر ہوا کرتی تہی جس سی وہ مردود ہوتا اور ذلیل ہوجایا کرتا سو ان سب خرق عادات سی چار قسم پہلی یعنی معجزہ اور ارہاص اور کرامت و معونت تو بہرصورت اچہی اور فائدہ دینی والی ہین اور دو قسم پچہلی یعنی استدراج اور اہانت جسکی ذات پر ظاہر ہون اوسکی حق مین مفید نہین ہوتی بلکہ سراسر مضر ہوتی ہین + ہم آمدم برسر مطلب اب بخوبی ثابت ہوگیا کہ ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ صاحب اخلاق حمیدہ اور افعال برگزیدہ ہین اونسی بیشمار معجزی ظاہر ہوی اونکا ارشاد فیض بنیاد واجب الانقیاد ہی اور تمہاری بڑی کہ جنکی افعال قبیحہ اور اخلاق شنیعہ تمہاری ہی یوہنہون سی ثابت ہین اونکا کہنا واجب الانقیاد نہین سو جو بات ثابت ہوجاوی کہ بموجب ارشاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی اوپر اعتراض کرنیکو نہین پہنچتا اور تم ہندو کسی پر کیا اعتراض کرو اول جو جو اعتراضات تمہاری دین پر آتی ہین اونکی طرف تو خیال کرو اور اونکی جواب دینی سی فارغ ہوجاؤ تب ہمکو کسی پر اعتراض کرنا چنانچہ اون مین سی بہت ہی تہوڑی اس کتاب مین بہی درج ہین اور ہماری دین مین کوئی بات ایسی نہین ہی کہ عقل کی نزدیک ناپسند ہو اور اگر تم بعضی باتونکو اپنی عقل ناقص کی نزدیک ناپسند سمجہکر اعتراض کرو تو اونکی جواب باصواب دئی جاوینگی ان شاء اللہ تعالی اور جواب جزئیات اون اعتراضون کی یہہ ہین **اعتراض** قولہم مسلمان اپنی بہن سی نکاح کرتی ہین یعنی چچا کی بیٹی سی کہ وہ بہی بہن ہوتی ہی نکاح کرتی ہین یہہ کیسی بی شرمی کی بات ہی **جواب** چچا کی بیٹی کو بہن سو اسطی کہتی ہو کہ وہ باپ کے بہائی کی بیٹی ہی تو اس قیاس پر ماموں کی بیٹی بہی بہن ہی کیونکہ یہہ ماں کی بہائی کی بیٹی ہی سو ماموں کی بیٹی سی کہ وہ بہی بہن ہی بیاہ کرنا تمہاری دین مین درست ہی یہہ کیسی بی شرمی کی بات ہی ہمقام مین بعضی ہندو کہا کرتی ہین کہ ماموں کی بیٹی سی نکاح کرنا ہماری جایز نہین ہوا سکا جواب یہہ ہی کہ تم اپنی مذہب سی ناواقف ہو شاستر والے کہتی ہین کہ بیٹی کی دینی واسطی بہانجی بیٹی زیادہ کون ادہکاری یعنی مستحق ہی اور بعضی شاستروں مین لکہا ہی ؎

دکہشنی ماتلے کنیاکن اتری مامن بہوجنا کیشچی کرنا نا سیچے ترتیو دوش بندہ یعنی دکہن کی ملک مین ماموں کی بیٹی کو بیاہ لینا پہاڑ کے ملک مین گوشت کہانا اور پچہم کے ملک مین کرماکرم کا ناس کردینا ان تینون کامون مین کچہہ دوش یعنی گناہ نہین +

दक्षणेमातुलीकन्माउमांसभोजनं ॥
पशाच्चमेकिमीन्नससचैजयोदोशनविद्दते ॥

اور پنڈت عشق لعل کتھیلی نی یہہ کہا تہا کہ مامون کی بیٹی اپنی قوم سی خارج ہوتی ہی اور چچا کی بیٹی اپنی قوم مین
داخل سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ چچا کی بیٹی باپ کی قوم مین سی ہی اور مامون کی بیٹی مان کی قوم سی سو قرابت
اور بہن ہونا ہر طرح ثابت ہی اور بقول تمہاری برہمائی اپنی بیٹی سارستی سی کہ اوسی قوم سی تہی بدون بیاہ
کی قصد جماع کا کیا اور اوسکو اپنی جورو بنایا پہر اپنی بیٹی سی بیاہ دیا یہہ کیسی بی شرمی کی بات ہی اور بقول
تمہاری پراسر کہہ نی مچھودری سی زنا کیا جس سی بیاس تمہارا بڑا پیشوا شاستروں کا مصنف پیدا ہوا یہہ کیسی
بی شرمی کی بات ہی اور بقول تمہاری دروپدی کشن جی کی بہگتنی کی پانچ خاوند تہی جنکو پانڈو کہتی ہو اور
یہہ کہتی ہو کہ یہہ پانچون کشن جی کی بڑی مقرب تہی یہہ کیسی بی شرمی کی بات ہی اور اگر یہہ کہو کہ یہہ پانچون اپنی
اپنی نوبت دروپدی کو آگ مین جلاکر پہر زندہ کرتی تہی سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ بدن جل جاتا تہا جان تو وہ
ہی رہتی تہی کیونکہ جان جل نہین سکتی اور جسم بہی جلکر پہر وہ بہی جسم بقول تمہاری زندہ ہوتا تہا پہر جان وہی
رہی اور جسم بہی وہ ہی باقی رہا تو جون کی تون دروپدی باقی رہی اور بقول تمہاری کنتی ان پانچ پانڈون کے
مارا جانا پانڈ کی بیوی جس سی کئی دیوتاؤن نی زنا کیا اوس سی پانچ پانڈو ولد الزنا پیدا ہوئی یہہ کیسی بی شرمی
کی بات ہی اور بیاس تمہاری پیشوائی اپنی بہابیون سی زنا کیا جس سی راجا پانڈو اور دہرد ہراشٹ پیدا ہوئی
یہہ کیسی بی شرمی کی بات ہی اور بقول تمہاری اندر بہشت کی راجائی چندرمان دیوتا کی رفاقت سی اہلیا گوتم
کی بیوی سی زنا کیا اور گوتم کی بد دعا سی ہزار فرج اوسکی بدن پر ظاہر ہوی یہہ کیسی بی شرمی کی بات ہی اور
بقول تمہاری ستیارام چندر کی بیوی کو راون دیت پکڑ لیگیا پہر جب وہ رام چندر کی گہر مین آئی رام چندر نی
غیرت سی اوسکو جنگل مین نکالدیا پہر لاکر اپنی گہر مین رکہا یہہ کیسی بی شرمی کی بات ہی اور باوجود ان باتون
کی ان عورتون مین سی بعضیون کو تم کنیان یعنی کنواریان اور معصوم گنتی ہو یہہ کیسی بی شرمی کی بات ہی
اور سب مرد اور عورت مہادیو کی لنگ کو پوجتی ہو یہہ کیسی بی شرمی کی بات ہی اور بقول تمہاری برہما
اور کشن مہادیو کی آلت کو ناپنی لگی یہہ کیسی بی شرمی کی بات ہی اور بام مارگی فرج کی پرستش کرتی
ہین یہہ کیسی بی شرمی کی بات ہی اور کشن اور اوسکی بیوی کی نقل بنا کر اپنی سامنی بچوانا اور اونکی
فضیحتون کو بیان کرنا یہہ کیسی بی شرمی کی بات ہی اور بقول تمہاری ایک دفعہ مہادیو کی نیند
کی حالت مین شہوت غالب ہوئی اور اونکا لنگ کہڑا ہوا پاربتی بجہاں ہسبات کی کہ اسکی شہوت
ضایع نجاوی لنگ کو اپنی فرج مین داخل کرکر اوسپر بیٹہہ گئے اور لنگ زیادہ ہونی لگا یہانتک
کہ آسمانون تلک پہنچا پاربتی بہی اوسکے اوپر بیٹہی رہی جب دیوتاؤن کی مقام تک پہنچا پاربتے

وہان جاکر بجیا مان یعنی شرمناک ہوئی یہہ کیسی بی شرمی کی بات ہی اور بقول تمہاری مہادیو جی برہمنون کی عورتون
مین اپنی لنگ کو ننگا کرکی جا کہڑی ہوئی یہہ کیسی بی شرمی کی بات ہی اور سوای اونکی اور بہت بی شرمی کی باتین
تمہاری دین مین ہین **اعتراض قولہم** مسلمان بڑی گندی ہین پاخانہ سی نکل کر ہاتہہ پانو مٹی سی ملکر نہین دہوتی
کلی نہین کرتی برتن کو نہین پاکی **جواب** ہم لوگ نجاست کی دور کرنی مین اتنی کچہہ سہولت کرتی ہین کہ تم
ہندون کو نصیب نہین یعنی اول نجاست کو ڈہیلون سی دور کرکی پہراس احتیاط سی دہوتی ہین کہ ناپاکی کا اثر
باقی نرہی اور نجاست کچہہ موہنہ اور ہاتہہ اور پانو کو نہین لگ جاتی کہ ناحق پانی ضائع کرین اور تم لوگ شاید موہنہ
سی نکلتی ہوئی کہ بموجب حکم شاستر کی بارہ کلیان کروبت تمہارا موہنہ پاک ہو اور اپنی دل مین سوچو تو سہی کہ جو لوگ
گوبر اور موت کو پاک جانین وہ اورون پر کیا اعتراض کرین ✣ **اعتراض قولہم** مسلمان
ایک دوسری کی جہوٹی مسی نہین بچتی اکٹہی بیٹہہ کر کہانا کہا لیتی ہین ایک دوسرے کا جہوٹا پانی پیتی ہین ✣✣
جواب آدمی کا موہنہ پلید نہین ہی اگر پلید ہوتا تو اس سی اللہ کا نام پاک لینا اچہا نہ ہوتا اور جب کہ موہنہ
پاک ٹہہرا تو ایک کو دوسری کی جہوٹی مسی بچنا کیا ضرور ہی اور تم لوگ آدمی اشرف المخلوقات کی موہنہ
کو پلید جانتی ہو گہوڑی کی موہنہ اور گای کی گوبر اور پیشاب کو بہت پاک جانتی ہو ✣ **مصرع**
ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ✣ **حکایت** ایک سردار ہندو فی جناب مولوی فضل امام مرحوم
سی کہا دیکہو ہندو ایک دوسری کی جہوٹہ سی کیسی بچتی ہین اور مسلمان اسپین بیٹہکر ملکر کہانا کہا لیتی ہین
مولانا نی جواب دیا کہ گا مین دس ملکر ایک کہڑلی پر گہانس کہا لیتی ہین اور کتی دو بہی ملکر نہین کہاتی اور
فرمایا ہی شیخ مصلح الدین رحمہ اللہ نی کہ دہ درویش بریک سفرہ بخورند و دو سگ بامرداری بسر برند اور
دوسری تمہاری شاستروں سی بہی ثابت ہی کہ جگن ناتہہ مین کہتری برہمن بیس شودر سبکو ملکر کہانا درست ہی
ایک دوسری کی جہوٹی سی پرہیز کرنا نہین درست اور دوسرا ہمارا موہنہ پاک ہی ہم اسیواسطی ایک دوسری کی جہوٹی
کو پلید نہین جانتی تمہارا موہنہ پلید ہی تم اسیواسطی ایک دوسری کی جہوٹی کو پلید جانتی ہو **اعتراض قولہم**
مسلمانون کی دین مین لکہا ہی کہ ان لوگون کو اللہ نہین بخشیگا قاطع الشجر یعنی درخت کی کاٹنی والا دایم الخمر
یعنی ہمیشہ کا شرابی ذابح البقر یعنی گای کا ذبح کرنیوالا الش پر بہی مسلمان ہندونکی ضد سی گو کا بڑا کرتی ہین
جواب یہہ بات سراسر جہوٹ ہی ہماری دین مین کہین نہین لکہا کہ اللہ ان شخصون کو نہین بخشیگا درخت
کا مالک اگر اپنی درخت کو کاٹی کچہہ ڈر نہین اور گای کا ذبح کرنا بہی منع نہین البتہ شراب کا پینا
ہماری دین مین سخت گناہ ہی مگر یہہ نہین کہ خدای تعالی دایم الخمر کو بہی نہین بخشیگا بلکہ دایم الخمر

خواہ اور کسی گناہ کا مرتکب جب توبہ کری اسیوقت سمداو سکا گناہ بخش دیتا ہی اور توبہ یہہ ہی کہ پچھلی گناہ کی پر
ندامت کہاوی اور آگی کو وعدہ کری کہ گناہ نکرون گا اور جو نماز روزہ حج زکوۃ قربانی وغیرہ ترک ہوئی ہین تو
اونکو ادا کری اور جو گناہ ایسی ہین کہ جسمین بندون کی حق تلف ہوئی ہین جیسی رشوت لینا چوری قزاقی غیبت
دشنام وغیرہ سو اون سی معاف کراوی اور خدای تعالی کی آگی بہی توبہ کری اور حقتعالی ایسا مہربان ہی کہ
جسکو چاہیگا بدون توبہ کی بہی بخشدی گا اور ہم جو گای کو ذبح کرتی ہین تمہاری ضد سی نہین کرتی بلکہ جیسی
بکری وغیرہ جاندار ہماری نزدیک حلال ہین ایسی ہی گای بہی ہی اور ہم گای کا بُرا نہین کرتی بلکہ بہلا کرتی
ہین کیونکہ جو جانور اللہ کا نام لیکر ذبح کیا جاتا ہی آخرده بہشت کی مٹی بنایا جاویگا یہہ ذبح اوسکا بُرا نہین بلکہ بہلا ہی اور
تم کہتا گای کا بہلا کرتی ہو کہ بیلون پر بوجہہ لادتی ہو اونسی ہل چلاتی ہو اور طرح طرح کی اون پر مار کرتی ہو بچہڑے
کو باندہ کر ترساتی ہو اوسکی ماکا دودہ آپ پی جاتی ہو اور مری ہوی گای کو چوہڑی چماروں کی حوالہ کرتی
ہو تم آپ تو اوسکا گوشت نہین کہاتی لیکن چوہڑی چماروں کی ضیافت کرتی ہو اور اوسکی چڑی کی جوتیان
آپ بہی پہنتی ہو اور تمہاری کتاب منوسمرتی مین لکہا ہی کہ جب برہمن کا بیٹا کاشی سی بدیا یعنی علم پڑہ کر آوی تو
اوسکا باپ اوسکی استقبال کو جاوی اور گای ذبح کرکی اوسکی کہال گرما گرم بیٹی کی بدن پر رکہی اور تمہاری دین
مین تو گای کا کہانا اور ذبح کرنا بڑا ثواب ہی بلکہ اگر کوئی بیگانی گای کو چوری سی ذبح کرکی کہا جاوی اور
اوسکی ساتہہ تہوڑا سا جہوٹ بہی بولدی تو اوسکی نجات ہی ہوجاوی چنانچہ منسیہ پران مین لکہا ہی کہ کوتک
کی سات بیٹی تہی اوسکی مرتی کی پیچہی بڑا قحط ہوا جب اونکی پاس کہانیکو کچہہ نرہا وی گرگ رشی کے
پاس چلی گئی اوسنی اونکو اپنی گای چرانی کی لئی بن مین بہیج دیا وی بن مین جاکر ماری بہوکہہ کی اوس
گای کو ذبح کرکی دیوپتروں کو چڑہا کر کہا گئی وقت شام کی آگر گای کی مالک سی کہنی لگی کہ تمہاری گای کو شیر نی
کہالیا چنانچہ اس پُن کی سبب سی اونکی پرم گت یعنی نجات ہوگئی اب چاہی کہ وزاسمجہو انکہین انصاف کیے
بندکرو کہ جس دین مین بیگانہ جانور کو ذبح کرکی دیوپتروں کو چڑہانا اور کہا جانا اور جہوٹ بولنا گناہ نہو بلکہ
سبب نجات کا ہو پہر ایسی دین کو خدا کی طرف سی سمجہنا اور اوسپر نجات کی امید رکہنی پرلی سری کی گمراہی ہم
جان بوجہہ کر جہنم مین داخل ہونا ہی اور گای کی قربانی کا بیان رگ بید مین بہی لکہا ہی **اعتراض**
قولہم گئو ہندون کو دودہ دیتی ہی مسلمانون کو کیا موت دیتی ہی کہ اوسکے تعظیم نہین کرتے
جواب حقیقت مین گای موت تمکو دیتی ہی کہ مزہ ہی پیتی ہو ہمکو دودہ بہی دیتی ہی اور گوشت بہی دیتی
ہی اور گای ہماری اور تمہاری درمیان مین یون تقسیم ہوی ہی کہ اوس کا دودہ تو ہمارا

تمہارا ساجھی سی اور اوسکا گوشت خاص ہماری حصہ مین آیا ہی اور مُنوشت خاص تمہاری غذای اعتراض
قولھم ہندو سی مسلمان بن جاتا ہی مسلمان سی ہندو نہین ہوتا یعنی اچھی چیز بگڑکر بُری بن جاتی ہی
اور بری سی اچھی نہین ہوتی جیسی اناج سی گندگی بن جاتی ہی گندگی سی اناج نہین بنتا جواب
یہہ قول تمہارا غلط ہی کیونکہ تمہی لوگ کہتی ہو کہ سدہنا قصائی اور گنگا کچھنی اور میران بائی رانی اور
اجامل پہلوان اور گوپی چند اور بہرتری راجا یہہ لوگ سب پرمیشر کی بھگت ہوئی اور بُری سی اچھی ہوگئی
ان کو بھی کہو کہ اناج سی گندگی بن گئی اور ہندو سی مسلمان بن جانا ایسا نہین جیسا تمنی کہا بلکہ ایسا ہی
جیسا تانبی سی سونا اور قلعی سیے چاندی بن جانا جیسی اکسیر ڈالنی سی تانبا سونا اور قلعی چاندی اور پارس
کی چھونی سی لوہا سونا بن جاتا ہی ایسا ہی اعتقاد کی ساتھہ کلمہ پڑھنی سی کافر بھی مسلمان اور سب گناہون
سی پاک بن جاتا ہی اعتراض قولہم مسلمان ہر قوم کی لوگون کو اپنی مین ملالیتی ہین خواہ چور ہو یا چمار
یا سائیسی یا گندہیلا" یعنی ناکارہ قومون سی بھی بچا وہ نہین کرتی جواب سمندر مین تمام جہان کی ندیان
جا ملتی ہین اور سمندر سبکو اپنی مین ملا لیتا ہی ایسا ہی دین مسلمانی مین ہر کسی کو دخل ہو جاتا ہی چھوٹے
جوہر کو کہان حوصلہ ہی کہ اور ندیان اوسمین مل جاوین اور جیسی ہر طرح کی ناپاک چیزین سمندر مین جاکر
دہوئی جاتی ہین پاک ہو جاتی ہین اسیطرح دین اسلام مین آکر ہر آدمی گناہ سی پاک ہو جاتا ہی سو یہہ دریا
دلی دین مسلمانی تو ہی کفر کو نہین اور جو حوض کا پانی خود پلید ہو اوس سی اور کچھ پلید ہو سو اسیطرح
تمہارا دین ہی وہ دوسری کو کیا پاک کری اور ہر عاقل صاحب فراست پر ظاہر ہی کہ گندگی دو قسم کے ہوتی
ہی ایک گندہ ہونا بدن کا ہر طرحکی پلیدیون سی دوسری گندہ ہونا روح کا بُری اعتقاد اور بُری اخلاق
سی بُری اعتقاد جیسی سوای اللہ کے اور کو جہان کا مالک اور حاکم اور واجب الوجود اور غیب دان سمجھنا اور
سوای اللہ کی اور کی عبادت کو درست جاننا اور پیغمبرون اور آسمانی کتابون سی بی اعتقاد رہنا اور
فرشتون کو اور شریعت کی احکام کو حقیر سمجھنا اور قیامت کی ہونی مین شک رکھنا اور خدا کی رحمت سی
ناامید اور اوسکی عذاب سی بیخوف ہونا اور جو کام کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ کئی مین نہ فرمایے
مین اونکو مستحسن اور دین کی کام سمجھنا اور سوای اسکی اور بُری اخلاق جیسی اپنی آپ کو بہتر سمجھنا اور
اپنی عبادت پر لوگون کی خوشی اور ثنا باشی کی خواہش کرنی اور کسیکی پاس کوئی نعمت دیکھکر جلنا
اور کسی طرف سی دلمین کینہ رکھنا اور مال و دولت سی محبت بہت رکھنی اور بہت دن تک زندگانی
کی امید رکھنی اور گناہ پر دلیر ہونا اور سوای انکی سو دوسرے قسم کی گندگی پہلی قسم سی زیادہ

خبیث ہی کیونکہ بدن کی لندگی کا دور ہونا بہت آسان ہی فقط پانی سی دور ہو جاتی ہی اور روح کے
پلیدی کا دور کرنا سخت مشکل ہی اور روح کی پلیدیون مین کفریات کی ناپاکی سب سی زیادہ سخت ہی کہ
ہمیشہ کی عذاب کو پہنچاتی ہی سو ہم لوگ جو کافرونکو بُرا جانتی ہین بسبب پلیدی روح یعنی کفر کی بُرا جانتی ہین
نہ بسبب پلیدی بدن کی سو یہہ روح کی پلیدی یعنی کفر ایمان لانی سی جاتی رہتی ہی کیونکہ جب اعتقاد سنور
گیا روح پاک ہوئی خواہ چوہڑا ہو خواہ چمار خواہ کوئی ہو اور ہماری نزدیک چوہڑا چمار ہندو سب ابرہمن وغیرہ
کفر کی پلیدی سی توبہ کری وہ ہمارا بھای ہی سو اسطی ہماری دین مین فرض ہی کہ جو شخص مسلمان ہوا چاہی اول
او سکو یہہ تلقین کرین کہ سوای اللہ کی کسیکی بندیگی کرنی روا نہین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے
بھیجی ہوی اور ہماری راہ نما ہین اور حضرت کی متابعت ہر کسے پر فرض ہی پھر او سکو مضمون صفت ایمان
کا سکھاوین اور کفریات سی توبہ کراوین اسکی پیچھی نہرائی کے لی او سکو غسل دینا مستحب ہے اور تم جو چوہڑی او
چمار کو بُرا جانتی ہو بسبب پلیدی بدن کی بُرا جانتی ہو روح کی پلیدی کہ سب سے بڑی ہی او سکو تم بُرا نہین
جانتی یہہ تمہاری بی سمجھی ہی اور اگر تم ان لوگون کو بسبب استعمال پلیدی ظاہری کی دین مین ملانا نہین
جانتی ہو تو ایک چوہڑا یعنی بابان ہاتھہ تمہاری بدن مین بھی موجود ہی کہ دو دفعہ نجاست کو او سی
سی دھوتی ہو او سکو بھی اپنی بدن سی کاٹ ڈالو **اعتراض قولہم** مسلمان جو ختنہ کرنے
مین اگر یہہ کام اللہ کو منظور ہوتا تو اول ہی ہر مسلمان کو ختنہ کیا ہوا پیدا کرتا ۔ **جواب** اللہ کو پسند
ہونا یا نہونا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سی معلوم ہوتا ہی سو اللہ کو اگر یہہ کام پسند نہوتا
تو ہمکو حضرت کی زبان سی اس کام کا حکم نکرتا اور اس مقام مین کہنی والا یون کہہ سکتا ہی کہ ہندو
جیتی عورت کو آگ مین جلا دیتی ہین اور بعضی کاشی مین جا کر ارہ کی سا پہہ چڑھ کر مر جاتی ہین اور گنگا
مین پرواہ لیکر یعنی ڈوب کر مر جاتی ہین او ہماچل یعنی ایک برف کی پہاڑ مین گل کر مر جاتی ہین اور آنکھہ
بند کر کی دکھن کیطرف دوانہ ہوتی ہین اس امید پر کہ کوئی کنوان یا خندق اگی آجاوی اوس مین گر کر
مر جاوین اور اسطرح کی موت کو بڑای ثواب سمجھتی ہین اگر خدا کو یہہ کام منظور ہوتی تو ان لوگون کو پہلی
سی دنیا مین پیدا نکرتا اور اگر کہو کہ اس زمانہ مین کوئی ہندو ایسی کام نہین کرتا سو او سکا جواب یہہ ہی
کہ تمہاری دین مین یہہ سب کام جائز بلکہ مستحسن ہین اب انگریزی حکومت مین ایسی کامون سی ممانعت
ہو گئی ہی اسواسطی کوئی ہندو ایسا کام نہین کر سکتا اور حقیقت مین جان کا ضائع کر دینا اور حرام موت
مرنا بڑی بی وقوفی ہی اور خود تم لوگ کہا کرتی ہو کہ آپ کہانی تہا پانی یعنی اپنی نفس کا قاتل

ف اگر کسی شخص نے بسبب کبر سنی کے ختنہ نہ کیا ہو تو اب کیا کرے
ف ختنہ کی ممانعت انگریزی حکومت مین کسی نے نہین کی ہے
ف بعضی جاہل عورتین ہندو کی دیکھا دیکھی ایسا کرتی ہین

بڑا گنہگاری اور بڑا عجب ہی کہ یہہ لوگ حرام موت مرجانی مین تمہاری نزدیک بڑا درجہ پاتی مین اور جو کوئی بیچارہ چارپای پر مرجاوی یا کوئی عورت بچا جنکر مرجاوی یا کوئی سانپکے کاٹی سی مرجاوی یا بی اختیار پانی مین غرق ہوجاوی تو اس قسم کی موت کو تم اپ مرت یعنی حرام موت جانتی ہو حالانکہ اسبات مین اوس بیچاری مرنی والی کا کچھہ قصور نہین ہی اور عقلا تو یہہ بات ٹہیک ہے کہ جو کوئی اپنی آپکو قصدا مار ڈالی وہ حرام موت سنی مری اور جو بیقصد کسی آفت شدید مین مرجاوی وہ مستحق ثواب کا سو سو ہماری دین سی اسیطرح ثابت ہی دوسری جیسی ہماری مسلمانون کی موی زنار کا مونڈنا سنت ہے ایسی ہی تمہاری سندون کے ڈاری منڈانا ضروری سو تم پر یہہ اعتراض آتا ہی کہ اگر اللہ کو یہہ کام منظور ہوتا تو پہلی سی تمکو بدون ڈاڑہی کے پیدا کردیتا **اعتراض** قولہم مسلمان جاندار کو ذبح کرکی کہالیتی مین اتنا نہین جانتی کہ جیسا اپنا جی سی ایسا ہی اورون کا ہی **جواب** سب حیوان اللہ نی انسان کی لئی پیدا کئی ہین کوئی سوار ہونی کو کوئی بوجہہ لادنیکو سو جس جانور کی گوشت کہانی کا حکم زبانی صاحب معجزات علیہ الصلوات کی ہمکو معلوم ہوگیا ہی اوسکو ہم کہاتی ہین ہم بہی اللہ کی بندی ہین اگر بغیر حکم اللہ کی جانورون کو ذبح کرتی تو البتہ مقام اعتراض کا تہا اور عقلا بہی کسی جانور کا ذبح کرنا واسطی فائدہ آدمی کی برا نہین کیونکہ اگر ناقص کو کامل پر فدا کیجی مضایقہ نہین مثلا اگر گای یا بیل یا گہوڑی کی بدن مین کیڑی پڑجاوین تو ایک گہوڑی یا گای یا بیل کی لئی ہزارہا کیڑی کا مار دینا جائز ہی کیونکہ کیڑے بہ نسبت گہوڑی یا گای یا بیل کی ناقص ہین اور گہوڑا اور گای بیل بہ نسبت کیڑون کی کامل اسیطرح انسان کہ ساری مخلوقات سی کامل تر ہی اگر اوس کی فائدہ کی واسطی سب حیوانات کو قتل کردین تو عقلا برا نہین اور گوشت کہانا تمہاری دین مین بہی منع نہین ہی چنانچہ تمہاری دہرم شاستر مین لکہا ہی کہ جو جانور کہانی مین آتی ہین اور جو لوگ اونہین کہاتی ہین دونو کو برہما نی پیدا کیا ہی اس لئی اگر شاستر کی طور پر اونکو کہادین تو کچھہ گناہ نہین اور یہہ بہی تمہاری لکہا ہی کہ دیوتاؤن اور پتروں کو گوشت چڑہا کر کہانا کچھہ پاپ نہین اور لکہا ہی کہ جو جانور گہر مین رہتی ہین اور جنکا حال معلوم نہین اونکو مارنا چاہئی اور لکہا ہی کہ برہمنون کو ساہی گرگٹ چہپکلی مگرمچہہ خرگوش وغیرہ کہانا درست ہے اور متاکہشرا مین لکہا ہی کہ پانچ ناخن والی جانورون مین گوہ کچہوا ساہی خرگوش اور مچہلیون مین رہو سنہ تنڈک کہانی کی لائق ہین اور منوشاستر مین لکہا ہی کہ سورج کے اوتراین اور دکہشتایین یعنی سانون اور ماہ کے ابتدا مین قربانی کرنا اور کہانا فرض ہے اگر اس مقام مین

ہندو یہہ کہین کہ گوشت کا کہانا ہماری دین مین پچہلی زمانہ مین درست تہا اب حرام ہوگیا ہی تو اسکا جواب
یہہ ہی کہ تمہاری دین مین پچہلی زمانہ مین جائز تہا ہماری دین مین اب جائز ہی تمہارا اعتراض ہمپر کسیطرح
نزا اور یہہ قول بہی تو معتبر نہین ہی کہ تمہاری دین مین اب گوشت کہانا مطلق حرام ہے ایک بیشنو لوگ تو
ضرور اب گوشت کہانی کو حرام جانتی ہین اور شیو لوگون کی مذہب مین حلال ہی اور یہہ لوک دیوی کی
تہان پر بکری اور بہینسی قربانی کرتی ہین بلکہ یہہ بہی تمہاری لکہا ہی کہ جو شخص دیوی کی نام پر بلدان یعنی
قربانی کری جتنی اوسکی سر پر بال ہون اوتنی برس وہ سرگ مین رہی اور گیا مین جاکر ساری ہی ہندو اپنی
پترون کو گوشت کی پنڈ یعنی غلولہ چڑہاتی ہین اور یہہ سب کچہہ شاستر مین جائز ہی **خاتمہ بیچ بیان**
خوبیون دین اسلام کی دین مسلمانی مین جتنی کہ خوبیان ہین سو میرا کیا حوصلہ کہ سبکو بیان
کرسکون لیکن بعضی اون مین سی کہ اسوقت مجہی سوجہین بقدر اپنی طاقت کی بیان کرتا ہون پہلی **خوبی**
توحید یعنی کسیکو اللہ کی ذات اور صفات اور افعال مین شریک نکرنا کہ فلسفہ حقہ یونان اور اکثر حکماء ہند
اور ہر صاحب عقل توحید کو اچہا جانتی ہین سو وہ توحید اس دین مین ایسی کچہہ ظاہر ہوی کہ سوای اللہ کی
کسی اور کو سجدہ تحیۃ کا بہی حرام ہوگیا اور رفع بلای اور طلب حاجات مین سوای اللہ کی اور سی تضرع اور
التجا کرنا منع ہوا اور تصویرون کا بنانا اور کسی کی قبر کی مثل بنانی یعنی جہوٹی قبر بنا لینی اور اوسکے
زیارت کرنی کہ یہہ کام مبدء بت پرستی کی ہین حرام ہوئی یہان تک کہ سوای اللہ کی اور کسی کی قسم کہانی بہی
منع ہوگئی چنانچہ کچہہ بیان اسکا پہلی باب مین ہوچکا ہی **دوسری خوبی** اتباع سنت نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کا کہ جس دین مین خرابیان پڑگئین ہین تو اکثر بدعات کی اختیار کرنی سی پڑتی ہین سو پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم نی پہلی ہی سی بارہا بہت تاکید سی فرمادیا تہا کہ میری اور میری اصحاب کی قول و فعل سی زیادہ
کوی کام دین مین نکرنا اور یہہ بہی فرمادیا تہا کہ حق تعالی میری امت کے لئی ہر سو برس کے ابتدا مین ایسی
شخص کو برانگیختہ کریگا کہ وہ شخص انکی دین کو بدعتون سی صاف کریگی تازہ کردیگا چنانچہ ہر صدی مین
ایسی شخص ظاہر ہوتی رہی جنکی سبب سی یہہ دین تازہ رہا اور قیامت تک ایسا ہی رہیگا **تیسری خوبی**
درستی اعتقاد کی کہ اس کتاب کی پہلی باب ہی ظاہر ہوتی ہی **چوتہی خوبی** عبادات مبنی اور مالی اس
دین مین ایسی ہین کہ جس سی دل اور جان کو لذت حاصل ہو از انجملہ ایک نماز ایسی عبادت ہی کہ تمام مخلوقات
نماز ہی مین رہتی ہی یعنی اکثر فرشتے ذکر حمد اور تسبیح اور تقدیس وغیرہ مین رہتی ہین اور درخت قیام مین
اور پہاڑ قعدہ مین اور چارپای رکوع مین اور حشرات سجدہ مین سو حق تعالی نے ان سب کی نماز

جمع کرکی مسلمانون کو عنایت کری کہ نماز مین یہہ سب خیال موجود ہین ۞ پانچوین **خوبی** معاملات اور رعیت داری اور حق ماباپ اور جورو اور خاوند اور قرابتیون اور ہمسایہ کا اور یتیم اور مسافر اور فقیر اور مسکین کے خاطرداری وغیرہ اور اداب طعام اور نکاح وغیرہ اس دین مین اس تفصیل سی بیان ہوئے کہ جب کبھی کوسی مسئلہ کا احتیاج پڑی وہی مسئلہ دین کی کتابون مین موجود ہوتا ہی یہان تک کہ پاخانی اور پیشاب کی آداب بہی حضرت بتلاگئی اور فقہ کی ابواب کو دیکھنا چاہئی تا حقیقت اسکی معلوم ہو ۞ ۞

حکایت عجیبہ اکبرابادمین ایک انگریز ایک عالم مسلمان سی کہنی لگا کہ دین اسلام کی حق ہونی کی دلیل ہی اوس بزرگ نی حضرت کی معجزات کا ظاہر ہونا اور کچہہ اور دلیلین بیان کین وہ انگریز کہنی لگا کہ یہہ دلائل بہی ہین اور سوای اسکی ایک دلیل حق ہونی دین اسلام کی اور ہی اور وہ یہہ ہی کہ ہمارا جو قانون عدالت کا مقرر ہوا تو کئی سو حکیم دانا ملکی پرگنون سی جمع ہوکر یہہ قانون اپنی عقل کی زور سی مقرر کیا ہی اور ہمارا ملک یونان سی قریب ہی اسواسطی اوس ملک کی حکیمون کی عقل بہی تیز ہوتی رہی اور اوس قانون کو باندہتی باندہتی جو اون حکیمون مین سی مرتی گئی تو اونکی عوض مین اور حکما پیدا ہوتی رہی غرض کئی سو دانائی کئی سو برس مین اسکی مشورہ سی یہہ قانون مقرر کیا ہی اور پہر بہی بعد چار پانچ برس کی اس قانون مین کچہہ نہ کچہہ تغیر آجاتا ہی اور اور تمہاری شرع کی سب قانون ایک شخص کے زبان سی بدون مشورہ اور صلاح کسی دوسری کی فقط تیس برس کی مدت مین مقرر ہوگئی اور اوسوقت سی اتبلک اوسمین کچہہ فتور اور تفاوت نہین آیا سو ہم یہہ جانتا ہی کہ ایک شخص سی تہوڑی سی وقت مین بدون مشورہ اور صلاح دوسری کی ایسا قانون شائستہ اور بالستہ مقرر ہوجانا بغیر مدد وحی کی نہین ہوسکتا فقط یہہ بات سنکر مولوی صاحب فرمایا کہ تم ہماری دین کو حق جانتی ہو پہر مسلمان کیون نہین بن جاتی کہنی لگا کہ مین اگر مسلمان ہوجاون تو پہر یہہ پانچ سو روپیہ کے تنخواہ مجہکو کہان سی ملی انتہی اور مولانا محمد یعقوب صاحب سی مینی سنا کہ پہر وہ شخص مشرف باسلام ہوگیا اور سرکار انگریزی سی اوسکی تنخواہ بہی بحال رہی **چہٹی خوبی** علم اخلاق اور تصوف اور تزکیۂ نفس جیسا کہ دین اسلام مین بیان ہوا ہے ایسا کسی دین مین معلوم نہین ہوتا چنانچہ کتاب احیاء العلوم اور کیمیاء سعادت وغیرہما اور کتب اس علم کی دیکہنی سی اسکی خوبی معلوم ہوتی ہی اور یہہ سب علوم قرآن اور حدیث ہی نکلی ہین **ساتوین خوبی** اللہ کا کلام الفاظ جن صفتون کی تمنا ہی خاص اس دین مین موجود ہی اور کسی دین مین موجود اور محفوظ نہین رہا چنانچہ بیان اسکا پہلی باب کی تیسری اور چوتہی فصل مین ہی **آٹھوین خوبی** لکہہا اولیاء اور صلحاء صاحب ظاہر و باطن اور اہل کرامات موصوف باوصاف حمیدہ اس دین مین ہوئی **نوین خوبی** کوئی بات ایسی کہ عقل کے

نزدیک محال یا قبیح ہو دین اسلام مین نہین ہی اور جو کسی اور دین والی نی کسی بات پر کچھہ اعتراض کی ہین تو ہماری
علماء باصفا نی کہ اسدا اونکی قدر و منزلت زیادہ کری اونکی رد مین ایسی جواب لکھی ہین کہ مخالفون کی زبان بند
ہوگئی سی چنانچہ اکثر اعتراضات بیہودہ پادری لوگ واسطی مغالطہ دہی عامی مسلمانون کی کیا کرتی ہین سو اونکے
رد مین کتاب صولۃ الصلیم اور استفسا اور ازالۃ الاوہام اور سوائے اسکی بہت سی کتابین موجود ہین اونکو دیکہنا چاہیے
تاکہ حقیقت حال معلوم ہو ✤ **دسوین خوبی** حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا جامع جمیع خصال حسنہ ہونا
اور ہر طرح کی معجزات کا ظہور حضرت کی ہاتہہ پر ہونا کہ حق تعالی نی سب پیغمبرون کی خوبیون اور کمالات کو
حضرت کی ذات بابرکات مین جمع کردیا مصرع ؎ آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ✤ **گیارہوین خوبی**
حضرت اور حضرت کی اہلبیت اور اصحاب اور دوسرے خواص امت کا پادشاہی کو چہوڑنا اور درویشی کو اختیار
کرنا چنانچہ حضرت کے اہلبیت پر جسطرح کے تکالیف دنیاوی گذرتی تہی ظاہر ہین اونکی بیان سی جی بہر آتا ہی اور
حضرت عمر رضی اللہ عنہ باآنکہ اونکی خلافت کی دہوم دہام چین تک پہنچی تہی کسی نی دیکہا کہ تیرہ پیوند آپکے
چادر مین لگی ہوی تہی اور اون مین بعضی چمڑی کی بہی تہی اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیٹہہ
کی اسیر تہے جنگل سی لکڑیون کا بوجہہ اوٹہا کر لاتی اوسی طرح بازار مین چلی جاتی اور کہتے تہی ✤ طرقوا لامیرکم
یعنی اپنی امیر کی لی راہ دو اور ایسا ہی اور اچہون کا حال رہا **بارہوین خوبی** جماعت ہر عاقل جانتا ہی کہ جماعت مین بڑی بڑی فائدہ ہین از انجملہ ایک یہہ بہی ہی کہ آدمی
ایک جگہہ پر جمع ہوکر اپنا دکہہ درد ایک دوسری سی بیان کرین اور امور دینی اور دنیاوی مین ایک دوسرے
کے مددگار ہون سو ہماری واسطی حق تعالی نی کئی جماعتین مقرر فرمائین ایک جماعت قرابتی اور
ہمسایہ اور محلہ دارون کی پانچ وقت محلہ کی مسجد مین کیونکہ ان لوگون کا حق اورون سی مقدم
ہونا ہی دوسرے جماعت تمام شہر کے مسلمانون کی آہٹوین دن جمعہ کو جامع مسجد مین تیسرے
جماعت تمام پرگنہ کی مسلمانون کی ایک برس مین دو بار عید الفطر اور عید الضحی کے دن چوتہی جماعت ساری
جہان کی مسلمانون کی مکہ معظمہ مین حج کی دن **تیرہوین خوبی** عورتون کی لی پردہ کرنا
کہ یہہ بات عقل کی نزدیک بہت ہی خوب ہی سو خاص اسی امت مین ظاہر ہوی **چودہوین خوبی**
نشی کی چیزون کا حرام ہونا کہ جنکی سبب سی آدمی کی عقل کہ مدار سب امورِ دین و دنیا کا اسی پر ہی
مغلوب ہوجاتی ہی **پندرہوین خوبی** ترقی دین کی باوجودیکہ فرنگے لوگ لکہہا روپیہ خرچ
کرتی ہین اسبات پر کہ لوگ اونکا دین اختیار کرین چنانچہ پادریون کو نوکر رکہنا اور مدرسونکا

تعمیر کرنا اور کتابون کا تقسیم کرنا اسی واسطی ہی اور جو کوئی اونکا دین اختیار کرتا ہی اوس سی نان
ونفقہ کی مروت بہی کرتی ہین پہر باوجود اتنی تردد اور سامان کی کوئی عقلمند اونکی دین مین نہین +
آتا ہی اور اگر کوئی بی عقل اور حوادث زدہ بسبب طمع دنیاوی کی اونکا دین اختیار کرتا ہی تو کوئی
ہزارہا مین ایک آدہا ہوتا ہی اور دین اسلام باوجودیکہ بسبب نہونے سلطنت اہل اسلام کی اس ملک مین
ضعیف ہوگیا ہی اور اکثر اہل اسلام کہ متقی اور اہل مروت ہین چندان اسباب دنیاوی موجود نہین رکہتے
کہ کسی شخص مشرف باسلام کا روٹی اور پراپی اوپر کرلین اس حال پر بہی بہت سی آدمی اپنی حمیت
دنیاوی کو چہوڑکر دین اسلام کو اختیار کرنا اور درویشی اور مفلسی مین آنا غنیمت جانتی ہین چنانچہ اس
زمانہ مین چند شہرون مین بہت سی لوگ ایمان لائی ہین از انجملہ جوکہ میری دوست اور آشنا ہین اونکا
ذکر خیر بیان ہوتا ہی اور اون مین سی کئی شخصون نی تو اپنا اسلام ظاہر کردیا ہی اور بہت دیندار
اور نیک اخلاق ہین جنکی نام یہان لکہی جاتی ہین شیخ عبدالرحیم المعروف بہ منشی
فداحسین آگے انکا نام تہا جواہر سنگہ قوم کہتری باشندہ پایل بڑی بہادر اور خوش اخلاق
اور روزگار پیشہ ہمارے پایل کی یارون کی مجمع مین سب سی اول انہون نی اپنا اسلام ظاہر کیا
حجاب کی حالت مین واسطی اظہار اسلام کی بہت بیقرار رہتی ایک رات کسی مسجد سی اذان کی آواز کان
مین پڑی اللہ اور رسول کا نام سنکر تمام رات غلبہ محبت مین نیند نہ آئی صبح کی وقت انکا دادا
کہنی لگا رام رام یہہ اوسی بیقراری مین خفا ہوکر بولی کہ اللہ اللہ کہہ کر گہر بار کو چہوڑکر مجنون
کیطرح باہر نکلی ابنالی مین پہنچی کسیکو نہ پایا جسکی پاس مشرف باسلام ظاہری ہون غرض ایک مدت
تک انکا یہہ حال رہا کہ + ع عاشق و دیوانہ و گشتہ ایم + یار جویان گرد ہر دشتہ ایم +
آخر کوہ کسولی پر پہنچی وہان جاکر اسلام ظاہر کیا مان اور بہوی اور دو بیٹی اور مال اور دولت
اور جویلیان اور تمام ارام کی چیزون کو چہوڑکر اللہ اور رسول کیطرف ہجرت کرکی آئی + ع
آن کس کہ ترا شناخت جان را چہ کند + فرزند و عیال و خانمان را چہ کند + دیوانہ کنی ہر دو جہانش
بخشی + دیوانہ تو ہر دو جہان را چہ کند + اب ارادہ رکہتی ہین کہ روزگار کو ترک کرین تاکہ دین
کی طرح کی خرابیون سی سلامت رہی اللہ تعالی انکی مراد پوری کری + شیخ عبدالواحد
جہوٹی بہائی منشی فداحسین کی بہت صالح اور پارسا ہین انکی مسلمان ہونی کا عجیب قصہ ہی
جہوٹی عمر مین واسطی تحصیل علم کی منشی فداحسین کے پاس آرہی موضع کوم مین بخدمت

بخدمت بابرکت حضرت مولانا علاء الدین کی سبق شروع کیا اور کفر کی خرابیان اور اسلام کی خوبیان معلوم کین
ایک شان ایسی بیقرار ہوی کہ مغرب کی وقت اظہار اسلام کردیا اور کفر کی بیماری سی غسل صحت فرماکر مسلمانون کی
جماعت مین شامل ہوئی انکی مان اور بہت لوگ پایل سی آئی رونی چلانی لگی اونہون نی سوای اللہ اور
رسول کی کیسکی طرف التفات نکی ؎ کوئی لاکھہ بی سی ہو مجھپر فدا ہین تجھپر فدا مون مجھی اوس سے کیا
تہانہ دار ہندو تہا کہنی لگا اسکو پکڑکر لیجاؤ اونہون نی کہا کبھی نہ جاونگا تہانہ دار نی کہا تو کیون مسلمان ہوا
کہنی لگی دوزخ سی ڈرکر غرض ہرچند بیدینون نی آکی پھیر لیجانی کو زور لگایا انکو کسیکا قول نہ بہایا اب
تحصیل علوم مین مشغول ہین اور منشی فدا حسین انکی خبرگیران ہین مولوی نعمت اللہ جوان متقی صاحب
دل طالب العلم بلکہ عالم باعمل اور ناصح خلق خدا اور انکی پند و نصیحت سی بہت مرد اور عورتون کو فیض ہوا اور
ہوتا ہی آگی انکا نام تہا ہرنام داس قوم کہتری آسل باشندہ پایل احوال انکا یہہ ہی کہ جب سن تیز کو پہنچی حضرت
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا شعلہ دل مین بہڑکنی لگا اور دین ہنود کی خرابیان اور دین
اسلام کی خوبیان بخوبی ظاہر ہوگئین وطن مالوفہ سی ہجرت کرکر لودہیانہ مین آکر اسلام ظاہر کیا انکی باپ
اور بہائی اور کئی ہنود پایل سی آئی ان کی باپ نی بہت بیقراری اور رونا چلانا شروع کیا کئی دن تلک
ہنگامہ برپا رہا محکمہ انگریزی تک جانی کی نوبت پہنچی بفضل حقتعالی خیر رہی پہر مین انکو اپنی ساتہہ کوٹلہ
مالیر مین لیگیا پایل کی ہندون نی سرکار پٹیالہ مین اس خاکسار پر نالش کری کہ ہماری لڑکی کو پایل سے
پکڑ لیگیا ہی پٹیالہ سی رئیس کوٹلہ مالیر کی نام خط سفارش کا لائی اور کوٹلہ کی پنچایت نی بہی بہت زور
لگایا اور ایک دفعہ بہت ہندو جمع ہوکر میری مکان سکونت پر بطور بلوہ کی آئی اور بہت کش مکش ہوئی
لیکن بہرحال اللہ کا فضل شامل حال رہا ایکدفعہ انکا باپ بحضور رئیس کوٹلہ مالیر کی اسنی کہنی لگا
کہ بیٹا مین تیرا باپ ہون اونہون نی کہا میری باپ تو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین رئیس
اس بات سی بہت خوش ہوا اور فرمایا کہ کسیکا مقدور نہین کہ تجھکو پکڑکر لیجاوی تم چین سی رہو لیکن انکے
والد نا بزرگوار نی پیچہا نہ چہوڑا اور مدت تلک گرد رہا آخر نا امید ہوکر چلا گیا اب یہہ مالیر مین رہتی ہین اور
حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب کی خدمت مین تحصیل کرتی اور اورون کو پڑہاتی ہین اور حضرت سید
الانبیاء علیہ الصلوۃ والسلام کی جناب مین بزبان حال عرض کرتی ہین کہ ؎ بلند مرتبہ زان
خاک آستان شدام ؎ غبار کوی توام گر برآسمان شدہ ام ؎ شیخ عبدالحق یار وفادار اور مرد

ہوشیار اور بہت

مدت مسیری رفاقت مین رہی اور میری ساتھ ہی مظہر اسلام ہوئی آگی انکا نام تہا سدہ سنگہ قوم جاٹ ساکن نروانہ لڑکپن مین میری بڑی بہائی کی پاس نوکر ہوی جب جوان ہوئی دین اسلام کی حقیت معلوم کری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت مین آئی اور مدت دراز میری ساتہہ رہی اور بہت سی سفر کئی سنہ بارہ سو بہتر ہجری مین انکو عاقبت کا سفر درپیش آیا حق تعالی غریق رحمت کری اور انکا چہوٹا بہائی بہی مسلمان ہو کر بعد چند روز کی انکی سامنی ہی انتقال کر گیا تہا بعد مرنی کی ایکدن مینی عبدالحق کو خواب مین دیکہا کہ اچہی خوبصورت امرد کی شکل پر تہی مینی پوچہا کہ تمکو کچہہ عذاب قبر تو نہین ہوا کہنی لگی کچہہ تہوڑا سا عذاب ہی مینی تین دفعہ درود شریف پڑہہ کر اون پر دم کیا کہنی لگی کہ اب عذاب دور ہو گیا ✤ ہر مرض کی دوا درود شریف ✤ دافع ہر بلا درود شریف ✤ **شیخ عبدالعزیز** المعروف بہ عزیزالدین نیک مرد تہے دل صاحب ہنر ہین ماں اور باپ اور بیوی اور بیٹی اور دولت دنیاوی کو چہوڑ کر مسلمان ہوئی آگی انکا نام تہا سائین دتا قوم برہمن سنڈ ساکن پایل انکی ایک عجیب بات ہی کہ جن دنون مین یہہ فقیر اپنا ایمان مخفی رکہتا تہا ایک دفعہ پایل مین قریب دو برس کی اتفاق خانہ نشینی کا ہوا اور کئی شخص برادری وغیرہ کی پردی مین مسلمان تہی اور بعضی اوقات ہندؤن سی کہلی کہلی باتین ہوا کرتین اور بہت لوگون کو ہماری مسلمان ہونی کا ظن تہا اور میری چچا لالہ گنیڈی رای باوجود ہندو ہونی کی ہم لوگون سی محبت رکہتی تہی اور بات کلام مین اور بروقت ایذا رسانی کسی ہندو کی ہم لوگون کی مدد اور حمایت کرتی ہم نی اونکا نام ابوطالب مقرر کر لیا تہا اور ایک شخص بدمعاش ایک اور یار کا چچا تہا اور وہ اس گروہ کا بڑا دشمن اور ایذا رسان تہا اوسکا لقب ابوجہل شہیرا یا تہا چنانچہ ایکدن یہی ابوجہل ہماری گہر کی دروازہ پر کہڑا ہوا تہا یہہ صاحب یعنی میان عبدالعزیز کہ قوم کی برہمن اور ہماری پروہت تہی وہان آپہنچی مینی ابوجہل کو سنا کر انسی کہا کہ پروہت مین تو مسلمان ہو چکا ہون تمہاری کیا صلاح ہی کہنی لگی کہ مہاراج جہان جہان وہان ہی پروہت سبحان اللہ وبحمدہ یہہ لفظ ایسا مبارک ہوا حالانکہ اوسوقت انکو دین اسلام سی کچہہ واقفیت نہی بعد چند روز کی اللہ نی ایسا سبب کیا کہ گہر بار کو چہوڑ کر مسلمان ہوئی ✤ ؎ آن راکہ تو رہبر بے کس کم نکند ✤ وآن راکہ تو کم کنی کس رہبر نیست ✤ **شیخ خدا بخش** اور اونکا نام عبدالرزاق بہی ہی ایام جاہلیت مین بڑی اوباش تہی اوباطی انکا نام دیلی مشہور تہا اب اللہ تعالی نی انکو اپنی کمند رحمت سی کہینچا اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری مین کر دیا آگی انکا نام تہا لچمن قوم کہتری پنجابی پاشندہ پایل برادری مین ہماری قریب ہین **شیخ عبدالکریم**

ایک قوم کی بانی ہین ایک قوم کی بانی ہین اون ہی کی اولاد مین سی ہین اون ہی کی اولاد مین سی ہین

فہمولی کی اولاد مین سی ہین

اون ہی کی اولاد مین سی ہین

نوجوان پرہنرگار آگی انکا نام تہا اور ہو قوم برہمن کا پڑی باشندہ کوٹلہ مالیر لودہیانہ مین اظہار اسلام کیا
انکی مان ملنی کو آئی رونی لگی بیہہ صاحب کہنی لگی اگر مجہی محبت رکہتی ہی تو مسلمان ہوجا پہر اپنی مان
سی پہیلی قصورات معاف کروائی اب علم پڑہتی ہین شیخ عبدالرحمن جوان صالح آگی اونکی قوم بہتی
کہتری ساکن امرت سر وطن سی ہجرت کرکی آگی کوگئی ہی مدت سی اونکا حال معلوم نہین شیخ غلام محمد
پہاڑ کی سردارون مین تہی اور انکی ساتہہ بعضی حرم اور کئی ملازم مسلمان ہوی آگی انکا نام تہا کنور جو الانکہ
قوم کٹوچ انکی زیارت اس فقیر کو نصیب نہین ہوئی شوق اور ارادہ ہی رہا کہ اتنی مین انکی انتقال کی خبر پائی
اللہ جل شانہ جنت نصیب کری شیخ غلام محمد آگی انکا نام تہا وزیر سنگہ متوطن مانجہ شیخ غلام قادر
درویش آگی انکا نام تہا گورکہہ سنگہ متوطن مانجہ حاجی نور محمد بہت سی مال اور دولت چہوڑکر مسلمان
ہوی آگی انکا نام تہا گردیال قوم سراوگی باشندہ ابہا شیخ عبداللہ آگی انکا نام تہا دیوان سنگہ قوم
بنیا شیخ خدابخش سراج بہت نیک مرد ہین انکا قوم نہار پورا کہتری ساکن میرٹہہ اور انکی بہوئی بہای مسلمان
ہوکر بعد چند ماہ کی اس دنیا سی کوچ فرماکی غفراللہ لہ ولاخیہ شیخ الہی بخش بہت خوش خلق اور متواضع ہین
آگی انکا نام تہا موہن لعل قوم برہمن گوڑ ساکن بجبوڑ شیخ محمد آگی انکا نام تہا للو سنگہ قوم راجپوت ساکن
الور اور انکی بیوی بہی مسلمان موی شیخ عبداللہ شیرین مزاج آگی انکا نام تہا مادہو قوم گوڑ شیخ
کمال الدین مرد ہوشیار اور نیک بخت ہین بیوی اور بیٹی اور پوتی اور بہائی اور مکانات کو چہوڑکر اللہ اور
رسول کیطرف آئی اور انکی کئی دوست پردی مین مسلمان ہین اودگی انکا نام تہا منگل سنگہ قوم کہتری بادہ
ساکن کپورتہلہ اور اب ایک عورت کہ قوم کہتری سوڈی ہین سی مسلمان ہوی تہی انکی نکاح مین آئی الہی بخش
مرد صالح آگی انکا نام تہا رامانند قوم نجار ساکن بسی شیخ محمد حسین اگلا نام موہن قوم سود ساکن پٹیالہ
خدابخش پوربیہ عبدالباری نوجوان قوم برہمن ساکن تھانیسر سلطان محمد
اور سر محمد دو نوبہای آگی انکا نام تہا سلطان سنگہ اور شیر سنگہ قوم سکہہ ساکن اتاری شیخ
عبدالقادر خوب سیرت مرغوب صورت صاحب ہمت مہاجر الی اللہ آگی انکا نام تہا ٹہاکرداس قوم کہتری
پری متوطن جلندہر صاحب ثروت اور روزگار پیشہ تہی مدت تلک پردی مین مسلمان ہی آخر مثل حضرت
بلال رضی اللہ عنہ کی عشق محمدی نی انکی دل مین جوش مارا نوکری کو ترک کیا اور بقول بزرگی کہ
ملک دنیا کو وہ کیا خاک مین لیکر ڈالی جو کوی دولت دیدار کا سایل ہوی مان باپ مکان بہائی
زیور وغیرہ سب کو وطن ہی مین چہوڑا یعنی بسبب بیقراری کی ایسی جلدی کی کہ بعد ترک روزگار کے

وطن کو بہنی لگی اور سسرال مین جاکر اپنی بیوی کو ساتھہ لیکر روانہ ہوی لودہیانہ مین پہنچکر بیوی سی کہنی لگی
کہ مینی تو اللہ اور رسول کو اختیار کیا ہی اگر تمکو دین اسلام منظور ہی تو عین مراد اور نہین تو اسی گاڑی مین تمکو بھی
کو روانہ کردون اوس نیکبخت وفادار نی کہا کہ مجکو بہی دین اسلام منظور ہی پس وہان سی دونو میان بیوی مالیر کوٹلہ
مین تشریف لائی اور جب یہہ خاکسار بہی مالیر کوٹلہ ہی مین تہا چنانچہ وہان پہنچکر لباس کفر دور کرکی خلعت اسلام سے
مشرف ہوئی اور بڑے دھوم دھام اور شہرت ہوئی چند روز وہان تشریف رکہکر پانی پت مین آئی بعد ایک مہینی
کی شاہجہان آباد مین پہنچکر چند مدت پابند روزگار کی رہی اب بہ نیت تحصیل علوم روزگار کو ترک کردیا ہی
اور انکی بہنجی انکی اماں انکی بیوی کی باپ وغیرہ اقربا جمع ہوکر مالیر کوٹلہ مین آئی اور فریاد اور واویلا بہت
کیا اور وہان سی انکی تلاش مین کول تک پہنچی جب کہین انکا پتا نہ لگا ناامید ہوکر پہرائی جب انکے شاہجہان آباد
مین ہونی کی خبر سنی تو انکی بابپ نی کئی خط انکی نام بہیجی اور اپنا شوق لکہا اور انکو بڑی تمنا سی بلایا کہ
ہم تمکو اپنی قوم مین پہر ملینگی چنانچہ میان عبدالقادر نی اونکو یہہ مضمون لکہہ بہیجا کہ بندہ بخوشی خود
حقیقت دین اسلام کی دریافت کرکے مسلمان ہوا اور کسیطرح کی تکلیف مجکو نہین اور اگر ہوگی تو اپنی سعادت
سمجہون گا اب مجہی اور میری بیوی سی دین سی پہرنی کی امید ہرگز نرکہی بلکہ آپ کی خدمت مین عرض یہہ ہے
کہ اگر اپنی نجات منظور ہی تو دین اسلام اختیار کیجے اور مین اوسی طور آپ کا خادم اور فرمان بردار ہون
انشاء اللہ تعالی خدمت گذاری مین دریغ نکرون گا لیکن دین کی مقدمہ مین آپ کا تابع دار نہین ہون
انتہی مختصراً ای محمد یتر اور چہوڑ کدہر جاوی غریب ۔ بادشاہی سی تو بہتری گدائی تیرے ۔

شیخ عبدالقادر آگی انکا نام تہا موہن لال قوم کہتری متوطن پٹیالہ مرد ہنرمند
کندلہ کش ہین انکی بیوی بہی مسلمان ہوی کنبی کی لوگون کو چہوڑکر پٹیالہ سی ہجرت کرکی شاہجہان آباد
مین آرہی **شیخ محی الدین** نوجوان مرد صالح آگی انکا نام تہا ہربنس قوم کہتری لکڑ بڑی امیر کے
بیٹی ہین متوطن علیگڈہ ضلع پنجاب انکا باپ پنسن دار اور بہای شرشتہ دار اور یہہ محرر بہتی اول مدت تلک
پردی مین مسلمان رہی آخر خورشید عشق محمدی چہپا نہ سکا بی اختیار اظہار اسلام کردیا انکی بہائی کو
خبر ہوئی آیا اور انکو پکڑکر اپنی مقام پر لیگیا اور ساری رات انکو سمجہاتا رہا اور دین اسلام سی پہرنی کی ترغیب
دیتا رہا اور اوس رات اوسکی گہر مین کہانا بہی نہ پکا اور یہہ صاحب نیستی میان محی الدین ساری رات
بہائی کی سامنے خاموش بیٹہی رہی اور بزبان حال یہہ مضامین درد انگیز ادا کرتی رہی تہی ؎

ترا بر درد من رحمت نیاید ۔ رفیقی من یکی پر درد باید ۔ کہ با او قصہ گویم تا شب و روز ۔

دو بیتم را بهم خوشتر بود سوز ✤ ﷺ تندرستان را نباشد درد و ریش ✤ جز بهم دردی نگویم درد خویش ﷺ
ناصح از حال دلم هیچ خبردار نبود ✤ که بجای جو من خسته گرفتار نبود ✤ ﷺ او نه جا طبیب بهان سی میرا کام هو چکا
مت کر میری دوا مجهی آرام هو چکا ✤ ﷺ برو بکار خود ای ناصح این چه فریاد است ✤ مرا فتاد دل زره تر اچه
افتاد است ✤ اسی حال مین جب رات گذری صبح هوئی بمضمون اس بیت کی که ﷺ رخصت ای زندان جنون
زنجیر در کف کهڑا کی هی ✤ مژده خار دشت پهر نلوا میرا کجلای سی ✤ ناصح مشفق نصیحت اپنی بس کر کهو ✤
مین اوسی سمجهون هون دشمن جو مجهی سمجهائی سی ✤ بی اختیار رو مان سی اوٹهی اور کها که قضای حاجت کو
جاونگا ان کی برادر نامهربان نی ایک محافظ انکی ساتهه کر دیا یهه شهر سی دور آئی اور اوس محافظ کیطرف
دیکها اور جانا که زور مین مجهی کهتر ای تو کئی پهر زمین سی اوٹها کر اوس شیطان کو سنگسار کرنا شروع کیا جب
وه پیچهی کو بها گا انهون نی اوسکا پیچها چهوڑا اور اپنا پیچها چهوڑا کر ایکطرف کو مونهه کر کی چلنا شروع کیا ﷺ
یهه دل جو هاتهه سی چهوٹی مثل تیر جاتا هی ✤ اسی مین قید کر دیکها سه زنجیر جاتا سی ✤ تمام دن اور ساری رات
چلی صبح کو ایک مسجد مین که قریب کنارهٔ دریای اباسنده کی هی پهنچکر بسبب غلبه نیند اور ماندگی راه کے
بیتاب هو کر تهوڑی مدت آرام کیا وهان سی اوٹهکر دریای اباسنده سی پار هو کر ایک درویش بزرگ کی خدمت
مین چند مدت ٹهیری پهر پشور وغیره اضلاع کی سیر کری شاهجهان آباد مین تشریف لائی اور قرآن شریف حفظ
کرنا شروع کیا اب چندروز سی پهر وطن کیطرف تشریف لیگئی هین مصر عه هر کجا هست خدایش بسلامت
دارد ✤ شیخ عبد الرحمن مرد سخی صاف دل بیریا روزگار پیشه آگی انکا نام بتایا سنگه سوطن پایل قوم
کهتری سنچایل برادری مین میری بهای هین مدت تلک چهپی مسلمان رهی لیکن سندون سی مقابله اور مجیدون
کی رد مین اچهی اچهی شعر پنجابی زبان مین تصنیف کرتی رهی اور حضرت رسول مقبول صلی الله علیه وسلم کی مناقب
تصنیف کرتی اور خوش آوازی سی پڑها کرتی اور یهه خاکسار مضمون اس بیت کا انکی خدمت مین عرض کیا کرتا
ﷺ جب کے ٹهیری عین ایمان حب محبوب خدا ✤ الفت حضرت بهلا پهر کیا چهپانا چاهئی ✤ سو الحمد لله والمنته
که سنه بارهسو اکهتر هجری مین لودهیانه کی رساله کی مسجد مین وقت عصر کی اسلام اپنا ظاهر کیا شیخ
عبد الحق جوان صالح محبوب القلوب پرهیزگار هنرمند ذهین آگی انکا نام تها سو من لعل قوم کهتری سنچایل
ساکن پایل برادری مین میری بهتیجی لگتی هین ابتدا جوانی مین شرک سی بیزار هوی ختم المرسلین صلی الله علیه
وسلم کی متابعت اختیار کی مدت تلک ایمان مخفی رکها آخر جذبه رحمت الهی نی بزبان جاری فرمایا که ﷺ
تراز کنگره عرش میزنند صفیر ✤ ندانمت که درین دامگه چه افتاد است ✤ چنانچه مان اور بهنون

اور بہنون کی محبت سی دل اوٹھاکر وطن سی ہجرت کری اور اللہ اور رسول کیطرف آئی اور لودہیانہ مین پہنچ مسجد رسالہ کے شیخ عبدالرحمن کے ساتھہ کہ انکی بہت قریب ہین وقت عصر کی مشرف باسلام ظاہری ہوئی آگے روزگار پیشہ بھی اب علم کی تحصیل مین مشغول ہین شیخ عبدالکریم نوجوان صاحب ہمت آگی انکا نام تھانیدار متوطن پایل شیخ عبدالرحمن کے چچیری بہائی ہین جب انکو کفر بُرا اور اسلام اچھا لگا پردی مین مسلمان ہوی ایکدفعہ سرسری لودہیانہ مین تشریف لائی شیخ عبدالرحمن نے چاہا کہ انکو مسجد مین نماز پڑہاوین انہون نی کہا ابہی میرا ارادہ اظہار اسلام کا نہین شیخ عبدالرحمن نے کہا کہ مغرب کا وقت ہی کون دیکہیگا نماز تو مسجد مین ادا کرو جب مسجد مین گئی کسینی ہندون سی کہہ دیا کہ ایک شخص آج مسلمان ہوا ہی یعنی ہندو مسجد کی دروازی آکر یہہ حال پوچہنی لگی ایک دوست نے کہا کہ آج کوئی مسلمان نہین ہوا اتنی مین میان عبدالکریم صاحب مسجد سی باہر آکر فرمانی لگی کہ مین مسلمان ہوا ہون آخر ایک دن ظاہر ہونا تہا سو آج ہی سہی بعد ازان انکا بڑا بہائی ملامت اور نصیحت کرنیکو آیا ؎ حضرت ناصح جو آوین دیدہ و دل فرش راہ * کوی مجکو یہہ تو سمجہاوی کہ سمجہاوین گی کیا * لیکن انہون نی کچہہ خیال نکیا دوسری دفعہ انکا بہائی اور سو سی زیادہ ہندو جمع ہوکر آئی اور انکو پکڑنی لگی میان محمد حسین خانصاحب کہ بڑی دیندار ہین اکیلی سب ہندون سی مقابل ہوی اور بہت دنگہ اور فساد ہوا اول کوتوالی مین پہر حاکم وقت کی آگی گئی میان عبدالکریم نی دونو جگہہ جاکر کہا کہ مین ہندون کی دین کے قباحتین دیکہکر مسلمان ہوا ہون برہمانی اپنی بیٹی سی قصد جماع کیا فلانی نی یہہ کیا اور فلانی نی یہہ چنانچہ حاکم وقت نی چار ہندون پر کہ میان عبدالکریم کا بہائی بہی اونہین مین تہا دو دو مہینی کی قید یا دس دس روپیہ جرمانہ مقرر کیا عبدالکریم نی اپنی بہائی کی سفارش کرکی آدہا جرمانہ معاف کروایا اور آدہا اپنی پاس سی دیکر اوسکو قید سی چہڑایا شیخ عبداللہ نوجوان سہارنپور مین مسلمان ہوئی آگی انکا قوم تہا بنیا ماں اور باپ اور بیوی کو چہوڑکر مسلمان ہوئی * ؎ دلارامی کہ داری دل در و بند * دگر چشم از ہمہ عالم فرو بند * خدا بخش پوربیہ سہارنپور کی جامع مسجد مین جمعہ کی دن عین وعظ مین آکر مسلمان ہوئی چونکہ تلقین اسلام مقدم تہا اسواسطی ایک لخطہ کی لئی وعظ و پند کو بند کیا گیا اور انکو اسلام تلقین کیا گیا بیوی اور کنبی کی لوگون کو چہوڑکر اللہ اور رسول کی طرف آئی ہین شیخ احمد نیک مدروزگار پیشہ ساکن موضع مچہراء خدا بخش مرد صالح متواضع مہمان نواز ساکن تہانیسر شیخ محمدی معہ بیوی اور ایک بیٹی کی مسلمان ہوی اور ایک بیٹا بعد اظہار اسلام کی ہوا پہلی کا نام ہی حافظ کریم بخش دوسری کا حافظ الٰہی بخش دونو صاحب حافظ قرآن جوان صالح متبع سنت نیت بخیر اور تجارت پیشہ ہین نام پہلا شیخ محمد

کا گنگارام اور حافظ کریم بخش کا فیز قوم بنیا متوطن سوارہ **عبداللہ** جوان صالح باپ اور بیوی کو چھوڑ کر
مسلمان ہوے پہلا نام خیراتی قوم گڈریا ساکن میرٹھ **عبدالحق** چپراسی **عبداللہ** موذن آگی انکا نام
تہا دولت **عبداللہ** رفیق مولانا اکرام اللہ صاحب پانی پتی کی **عبداللہ** نوجوان **خدا بخش**
مرد مسکین مسجد نشین طالب علم ساکن ضلع بروٹ **محمد دین** جوان متقی کم گو طالب علم مولوی نعمت اللہ کی
شاگردون مین مین اور اسوقت میری رفاقت مین ہین آگی انکا نام تہا کاہنا قوم سکہہ **عبدالرحمن** جوان صالح
صاف دل ہر یا خندہ لب آگے انکا نام تہا ہرکرن قوم برہمن تگا ساکن پرجہت گڈہ بیوی اور اولاد اور تمام قوم
کو چھوڑ کر مسلمان ہوئی **عبدالنور** موذن مرد نیک اور انکا بیٹا عبدالکریم دونو مسلمان ہوئی متوطن ضلع
لاڈوہ **شیخ عبدالرحمن** ساکن میرٹھہ قوم کایت **عبداللہ** ساکن میرٹھہ **رحمن بخش** ساکن
کٹن گڈہ **مولوی شیخ عبدالرحمن** آگے انکا نام تہا بہمی نراین قوم کایت متوطن شاہ جہان آباد
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا احوال اور دین اسلام کی حقیت اور کفر کا بطلان معلوم کر کی یک بخت مشرف
باسلام ظاہر ہوی اور قران مجید حفظ کیا اور علم فقہ اور حدیث اور تفسیر حاصل کیا ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ
مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ اور بعضی شخص ایسی ہین کہ دلسی بصدق تمام ایمان لائی ہین
لیکن ابتلک ظاہر مسلمان نہین ہوئی اور اکثر اون مین ایسی خوش اعتقاد اور راسخ نہاد ہین کہ کیا اونکی خوبی
کو بیان کرون حق تعالی اپنی فضل سی اونکا کہیوا پار کری اور اسلام ظاہری نصیب کری چنانچہ اونکی نام
قدیمی بسبب اخفای کی مینی یہان نہین لکہی مگر نام اسلام کی جو اونکی مقرر ہوگئی ہین یہان لکہتا ہون
عبداللہ کہتری انکی بیوی بہی ایمان لائی اور دو تو حجاب کی حالت مین فوت ہوئی کبہی ایسا ہوتا کہ میان
عبداللہ کی مہینی پہلی رمضان شریف سی اونکا کہانا چہوڑ دیتی تاکہ اس پردی مین رمضان کی روزہ رکہی
جاوین **علی محمد** کہتری اگرچہ حجاب مین رہی لیکن جب کوئی شخص دین اسلام کی مذمت کرتا اوسکو جواب خوب
دیتی اوسی حال مین اونکا انتقال ہوا اور کئی بار مجکو خواب مین نظر آئی ایکدفعہ مینی پوچہا کہ اللہ نی تمسی کیا
معاملہ کیا کچہہ عذاب تو نہین ہوا بولی کہ کچہہ عذاب نہین ہوا مینی کہا کہ تم تو بڑی شریر تہی کہنی لگی کہ اللہ
تعالی نی بخشدیا **عبدالستار** کہتری خوب سیرت نیک صورت نیز طبع مرد قابل ہین **امیر علی** کہتری
مرد قابل خوش اخلاق اور انکی چہوٹی بہائی نام اونکا محمد اور امیر علی کی بیوی بہی مسلمان ہی اور انکو واسطے
اظہار اسلام کی تاکید کیا کرتی ہی اور انکی ایک دوست پردی مین مسلمان ہتی فوت ہوگئی اونکو مینی نہین دیکہا
لیکن سنا ہے کہ عجب آدمی ہتی **عبدالغفار** کہتری **عبدالوہاب** برہمن **محمد اسحق** کہتری **شیخ احمد**

اونکی بیوی بہی
ان باپ کی بیوی کو چھوڑ کر
اونکی بیوی بہی مسلمان ہوی
عبدالکریم دونو مسلمان ہوی

برہمن انکی بیوی بہی پردی مین ایمان دارہی اور ایک دفعہ شیخ احمد نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین
دیکہاہی عبد السلام فقیر نرلا نجات اللہ کہتری رحمۃ اللہ کہتری عبد الکریم سود ٭
عبد الرحیم سنیاصفۃ اللہ کہتری عبد الرحمن کلال محمد عثمان کہتری اور انکا ایک چہوٹا بہائی
غلام قادر کہتری ضیاء الدین بنیا محمد عمر کہتری عبد الغفور سنیا یہ چہیون صاحب
بڑی امیر زادی ہین عبد العزیز جاٹ احمد صدیق جاٹ عبد الکریم کہتری عبد العزیز
کہتری اور انکی کئی دوست جنکی نام اب یاد نہین ہین عبد اللہ کہتری قربان حسن کہتری
عبد اللطیف کہتری اور انکی ایک دوست بیبی حجاب کی حالت مین فنا ہی گذر گئی نثار احمد
اور کئی یار انکی عبد اللہ سراوگی جنکا ذکر پہلی باب کی چہٹی فصل مین ہی عبد العزیز کہتری درویش محمد
برہمن شہاب الدین کہتری عبد الحمید کہتری محمد صدیق برہمن اور سوای انکی
بعضون کی نام مجہکو سوقت یاد نہین ہین حق سبحانہ و تعالی ان سبکو دنیا اور عاقبت مین خوش رکہی اور
تمام مسلمانون مردون اور عورتون کو ایمان کی ساتہہ جہان سی اوٹہاوی اور عذاب سی بچاوی اور اسیطرح
اور کافرون کو ہدایت کری اور ہمکو ابدالاباد حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت مین رکہی اور مدینہ
منورہ مین موت نصیب کری ؎ نکل جاوے دم تیری قدمون کی نیچی ٭ یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہی
آمین یا ارحم الراحمین ۞ والحمد للہ رب العالمین حمدا کوافی نعمہ ویکافی مزیدہ
کرمہ والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین محمود
رب العالمین فخر الاولین والاخرین شفیع المذنبین ہادی المضلین رحمۃ للعالمین
النبی الامی احمد المجتبی محمد المصطفی وعلی الہ الطیبین واصحابہ الطاہرین والتابعین
لہم باحسان الی یوم الدین وعلی جمیع المومنین والمسلمین والمومنات والمسلمات الاحیاء
منہم والاموات واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ۞ اب مسلمانون کی خدمت مین
عرض یہہ ہی کہ مصنف اور کاتب اور مہتمم مطبع اور پڑہنی اور سنی والی بلکہ تمام مومنین اور مومنات کی
حق مین دعای سلامتی ایمان اور عافیت دنیا اور آخرت کی کرین خوش بگو عاشقانہ بگو مخلصانہ بگو

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۞

تمت بالخیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شیخ سلیم نی کہتہا بہہائی راکہہا نام سلونی — دیکہو یہہ پنڈت کی باتین ساری کریا کہوی — کہو یہہ کون دہرم ہی

دروپتی رانی مہابہوانی ارجن جکی ناری — پانچون پانڈی اوسکو بہوگین اپنی اپنی باری — کہو یہہ کون دہرم ہی

سب دیوون مین بڑے مہادیو جٹا سی نکلی گنگا — سب بیوون کی مورت پوجین اوسکا پوجین لنگا — کہو یہہ کون دہرم ہی

تانبا کانسا اور پیتل دلین اور جلین چولہاوین — سب مردون مل ڈنڈوت کرین نرمل ہوکر جاوین — کہو یہہ کون دہرم ہی

کورا ماتا بڈی بدہا تاوون سنگ ایسی کرین — پان پہول اور سیوی پوجا پاپ کٹین اوکی ہرین — کہو یہہ کون دہرم ہی

جی جی ناراین جگ کے شامی سب کے انتر کیانی — ناری جکی اوول گئی کچہو نیک سدہ نہین جانے — کہو یہہ کون دہرم ہی

ششت بہاکے سرجن ہاری من کرم کے انتر کیانی — جیو جنت کیری سوپکی سدہ راکہین سکہہ بسرانی — کہو یہہ کون دہرم ہی

جوہر انتر گیانی ہوتی سیتا سدہ کیون نہین راکہی — ٹہیک ٹہکانا کہین نجا جب لوکن مین بہاگے — کہو یہہ کون دہرم ہی

ہنومان سی کہا رام نی کہین ہیرو تم جاؤ — سیتا گہر سی نکس کہی ہی نیک سدہ لی آؤ — کہو یہہ کون دہرم ہی

ہنومان بیوراد یالا کے سیتا راون جہ لے — مہا بچہہ کر راون سیتی سیتا اولٹی پہر لی — کہو یہہ کون دہرم ہی

سیتا من اور بچہار اون کی موت بواکر نت واہی کو جہ کے — راون کی مورت نرام سی راکہی — کہو یہہ کون دہرم ہی

باپ بہائی ناہین انت کو ساتہ اوکہ ہے — رام کان مین بہنک پڑی جب سیتا گہر سی کاہی — کہو یہہ کون دہرم ہی

جو سیتا ستونتی ہوتی تو کتیون پہر ایسا کینا — پاپ اودی ہوی سیتا کی جب رام دیوتا دینا — کہو یہہ کون دہرم ہی

جو سیتا ستونتی ہوتی تو کاہیکو راون ہرتا — ستونتی سراپی پرت جل گئی سیتا راون جلتا — کہو یہہ کون دہرم ہی

کشن مراری ات بل کاری ہت جکی گاوین — پرناری پر گرداری اور جہی وہ چہین کے کہاوین — کہو یہہ کون دہرم ہی

برج کی ناری سکی پیاری نتاوتہہ جمنا نہاوین — جنکی بستر ہرن ہوا در برجہہ اور برجہہ جاوین — کہو یہہ کون دہرم ہی

مار بچاری پہرین او کہاڑی چین گات کو بوڑی — کہین نیت کرو مت کا نہا کو مار تو سی چھوڑی — کہو یہہ کون دھرم ہے

کہا مراری ہوی او کہاڑی جل سی نکس تم او — گات او کہارا دیکھون تہارا بت ہون بسرا و — کہو یہہ کون دھرم ہے

ماتھی اوپر مکٹ سہرین اور سب مل ہرگن گاوین — آپ ناچین اور اوسی نچاوین امیا راس کراوین — کہو یہہ کون دھرم ہے

راس کراوین سب مل گہورین بابو لالا کا کا — بہری سب سہامین ناچت ڈولین بہاو بتاوت سہا ری — کہو یہہ کون دھرم ہے

پر کہاؤ نکی یار نچاوین جیہین پدوی ٹہانی — ایک ہانڈی مین سبکی کرچہی نیک اتر نہین پاکہا — کہو یہہ کون دھرم ہے

پہلی پوجین سیس نواوین سب مل ارتی گاوین — جو نار نچانی پدوی ٹہانی تو اپنی نچا نہین جانے ہو — کہو یہہ کون دھرم ہے

کشن مراری جای دوار کا ایسا ندر مچایا — پیچہی کہورین اور ستاوین سب دہر مے کہایا ین — کہو یہہ کون دھرم ہے

بڑی متیلی مین چہپی مراری کہاج بہو جہہ گی — جادو بنس مین دبت ڈاکی آپسمین جیج کروایا — کہو یہہ کون دھرم ہے

چل بہدر جی بی گوپن کو دوار کا سیتی بہاگے — ایک تیڑی تیر جو بارا پران مکت ہو گئے — کہو یہہ کون دھرم ہے

گو و بہیل گئی رادی کجا کنولی رکمن پیارے — سب گوپین گیلی مین او تہہ پہنچل تو تنی لاگے — کہو یہہ کون دھرم ہے

تر لوکنی کے ناتہہ کی ناری جنکی یہہ گت ہووی — کالی سکہی کاست نرا کہا دہرم بہشٹ کری سا ری — کہو یہہ کون دھرم ہے

گنگا جاوین اور نہاوین گانڈبہی او سمین دوین — بوڈی اونکی پوجن ہاری اونکی کیا پت ہووے — کہو یہہ کون دھرم ہے

گانڈ جنہون کی او تم بہری منہہ مدہم کرتیا — جو گیا مین کرلاڈالین اوسی نارا ضی ہووین — کہو یہہ کون دھرم ہے

کالی وہ مین کودی مرا ہے ناگ ہاتہہ سی بہی — موہنہ جنہونکا گاندمسی ہم دبرک اسیو نکا جینا — کہو یہہ کون دھرم ہے

کہی شیخ سلیم سنو بہائی ساد ہو ہے او چرچ یہہ آوے — ناگ ایک پہونکار جو ماری جہلس کالی ہو گئی — کہو یہہ کون دھرم ہے

مان کو پوجین باپ کو لادین ہما رت مین جانو — تر لوکی کی ناتہہ کا رنگ کیا ناگ کی پہونکی جاوے — کہو یہہ کون دھرم ہے

جیتی پوجین موی نہ پہوچین وہ ورنہ بہا جین — پہر وا کی چام کی پہنین پہنیا مہا رت مین پاپو — کہو یہہ کون دھرم ہے

مسلمان جو گئو نا سی تو مٹیا جان کہناوین — ڈیڈ چمار دن ہاتہہ کچاوین ٹیکا دہاری جاوین — کہو یہہ کون دھرم ہے

ہاڈ ماس سب دودہ نکالین سب پہین مل کہاوین — گئو ہتیا تو آپ کرین جو گئو چمارون نوت جاوین — کہو یہہ کون دھرم ہے

گئو موت کو مکہہ مین ڈالین جنتہا آنکہہ لگاوین — دیکھو یہہ پنڈت کی ریتین اس دیکھہ گہنیا وین — کہو یہہ کون دھرم ہے

گئو گوبر کی او تم ٹہانی موہنہ مدہم کرتیا — جو گئو پانی مین مکہہ بوڑی تو جہوٹا کبہی نکہناوین — کہو یہہ کون دھرم ہے

تہنڈتی ناری رام سنواری جل جمنا پر وین — چاتر موسومین مین پانی پیہٹ ہندو کا جینا — کہو یہہ کون دھرم ہے

بہن آگی پیٹ او کہاری ٹیکا بندی لاوین — جو بن مالی کہو لکی گاتی مردون بیچ نہاوین — کہو یہہ کون دھرم ہے

کہی شیخ سلیم سنو بہائی ساد ہو ہے او چرچ یہہ آوی — روپ سروپ انوپ نہا کی جہنپ جوبن دکہلاوین — کہو یہہ کون دھرم ہے

پور کہہ او نہون کے مت کے جینی او کمو لاجہ آوی — پور کہہ او نہون کے مت کے جینی او کمو لاجہ آوی — کہو یہہ کون دھرم ہے

راجہ اندر بسنہرگی بسی بیکنٹھ مجھارا — گو تم رکھہ کی گئی چھتاری پای اہلکن مرارا — کہو یہہ کون دھرم ہی

لاج کلاج کہو مت کبو یہہ گو بت دان کہلاوے — اونکی اوری کوئی کہوری کوئی جن رس لیجاوے — کہو یہہ کون دھرم ہی

داتا بانٹی دکھنا کیجے جہاتی پہاڑ کوئی لتاوی کوئی لوٹی — منکہ جنم کا یہہ پہلے کوئی کاموسی ٹوٹی — کہو یہہ کون دھرم ہی

یہہ پاپ مہینا رگ رس یہہ نا ہندون جن آوی — نرناری کا بالک بوڑہا سب کے پیٹ ڈگ جاوے — کہو یہہ کون دھرم ہی

کیچڑ گوبر گہولین ڈالین آپسین دہوم مچاوین — نرناری سب ناچن لاگین ایسو پہاگ رچاوین — کہو یہہ کون دھرم ہی

مولہہ پرآوی سوتکین بکاوین لاج نکاموسی کرین — لی گلال ہاتہن مین ڈولین نرناری کی مکہہ پرلین — کہو یہہ کون دھرم ہی

کاموکی ناری کوئی رنگ والی کوئی کوئی بہرلیوی — پورکہہ کہڑا تماشا دیکھی نیک اوتر نہین دیوی — کہو یہہ کون دھرم ہی

بکین بکاوین مولی گاوین کودین اور سناوین — بہڑوا بہڑوا کہین کہاوین نرناری پر دہوم مچاوین — کہو یہہ کون دھرم ہی

جہانتہہ اوکہارین لنگ کہلارین ساد سنت کہلاوین — نرناری مین پہرین اوکہاری نیک نہین بچاوین — کہو یہہ کون دھرم ہی

مات پتا کی کہوپری اپنی ہاتہہ سی کوٹ چہیت جلاوین — بی کا نور گنگا کو جاوین ایسو تیرت نہاوین — کہو یہہ کون دھرم ہی

سور کا کلاپور جنکی کانت اوٹہہ نرکہہ جو کہاوین — انہی جنکی مات پتا سو مکت کہان سی پاوین — کہو یہہ کون دھرم ہی

مسلمانو نکو نام دہرین اور ہاڈماس کہاوین — یہہ ہندو رجوت کہاوین نیک نہین بچاوین — کہو یہہ کون دھرم ہی

سیکہہ سیکہہ پنڈت ہو بیٹہین پہر آپ ہی پاک کہاوین — اور نکو اپدیس بتاوین آپ نرک مین جاوین — کہو یہہ کون دھرم ہی

ہاتہہ سی اپنی پہر لاوین جبکا دیو بناوین — جہک جہک اوسکو سیس نواوین اولٹا گیان بتاوین — کہو یہہ کون دھرم ہی

گیارس بارس اور ماوس چودس پونو نہاوین — گہی شکر کا شیرا کرکی پہلا ہر کی کہاوین — کہو یہہ کون دھرم ہی

لیپ پوت کے چوکا دیوین بہت کرین ستہرائی — اوڑہ مکہی بہو جن پر بیٹہی جوٹ کہان پترائی — کہو یہہ کون دھرم ہی

نو درگا کا برت کرین اور دوان ہوم رچاوین — جیتا بکرا گردن مارین ایسو پاپ کماوین — کہو یہہ کون دھرم ہی

کیڑی اوپر چاکر جیتا بنس چلاوین — ناہ جلی تو مار جلاوین ایسا ست کرواوین — کہو یہہ کون دھرم ہی

مٹی کی گنگور بناوین مذی اوپر لیجاوین — بہن بہانجی اوسکی آگی رستی مین نچواوین — کہو یہہ کون دھرم ہی

رامائن بہاگوت مین دیکہی سوین سار مٹی کا ئی — کہی شیخ سلیم سنو بہائی ساد ہوئی نہین بنائی — کہو یہہ کون دھرم ہی

تقریظ تصنیف واقف اسرار خفی وجلی مولوی محمد حسین نبتی متخلص بہ فقیہ

سکل ری مولا تیری انعام کا — ہر جگہہ چمکایا نور اسلام کا — کر تجلیگاہ اپنا دل میرا — سرمہ ہو جائی یہہ آب وگل مرا

یا میری اللہ الفت اپنی دی — مجہکو تو خالص محبت اپنی دی — بہول اس دنیا کی سب دہن جائے دل — تیری نور عشق سی بہن جائے دل

کیا بڑی نعمت ملی مولی کا شکر — کیونکہ ہو اس نعمت عظمی کا شکر — جسکو مرسل سوی انس و جن کیا — اوس سی لاکہوں تین ہو مین کیا

چندا برق جسمال مصطفے — خرمن کفار کر ڈالے فنا — واہ آب خنجر خیر البشر — شرک کی آتش بجہای سر بسر

یا خدا اوس ذات پر مرصع دشنام	اس فقیر حسنہ سے لاکھون سلام

اما بعد عرض بندہ بی تو فیر محمد حسین فقیر خلف شیخ محمد اسمعیل سلمہ اللہ الجلیل ساکن بنت ہادی اللہ سکنہ الی السنۃ خدمت برادران دین اور مومنین صداقت آئین مین یہہ ہی کہ جند الحقہ قند مکرر و خوشا بدیہ تبات توحید خالق اکبر یعنے خالق اکبر یعنی کتاب بی مثل و مانند تحفۃ الہند مطبع ہاشمی میرٹھ مین مکرر طبع ہوی اور تلخی کفر و بدعت دفع ہوئی

✣ اشعار ✣	چاہی اس قدسی سر یک مرور	ذائقہ تبدیل کرڈالی ضرور	یعنی جو جو تلخکام کفر مین
جاہلیت سی غلام کفر ہین	اور غفلت سے پی نام و نمود	جو عمل مین لائی ہین رسم ہنود	چکہین شیرینی وحدت کا مزا
اور نبات فعل سنت کا مزا	یہہ عسل تو ہی عسل ہی خوش مذاق	گرچہ کڑوا جانی کوئی بیذوق	مصنف اسکی مولبسنا

حقایق آگاہ مولوی محمد عبید اللہ سلمہ اللہ مین ✣ اشعار ✣ پاک صورت نیک سیرت بی مثل

عالم دین صاحب علم و عمل ✣	بیر یا حاجی بیت اللہ مین ✣	زایر بیت رسول اللہ مین ✣	انکا حرفہ وعظ اور تذکیری
وعظ مین انکی بہت تاثیر ہی	جب زبان پر ہووی جی دلمین ہو	کیون نہو اثر انکا نہ مجلس مین ہو	کیون نہو آخر گلستانکی ہوا ✣
لاتی ہی بوی خوش راحت فزا	اور باعث طبع مکرر کی محب باوقار	نیکو کار نیک دار خلیق عجیب وناد	منشی محمد عبد القادر

سلمہ اللہ اکبر ہین ✣ اشعار ✣ مہربان روی مہرہانی خوی | بس ظریف اور مشفق دلجوی

جو ند دیکہا جوان صالح ہو	تو کوی آنکر انہین دیکہو	جی سی مین سنون کہ خیر زبان	دی خدا انکو خوبی دو جہان
	تیری رحمت سی یا خدای غفور	سر سے انکے سعی ہو مشکور	

اور اہتمام اسکی طبع کا مطبع زیب مطابع مرغوب طبایع ہاشمی مین ہوا جو کہ منسوب باسم حبیب لبیب فی فضل وسخا اخلاق گستر دیندار خلقی وجلی مولوی محمد ہاشم علی مہتمم مطبع ہاشمی ہی ✣ شعر ✣

✣ وجاہت انکی دیتی ہے خبر ای اہل دین ایسے	جوانی مین نہین دیکہی صلاحیت کہین ایسے

اور زیادہ حسن و خوبی اس کتاب کی کیون نہو کہ قلم مرصع رقم جواہر نگار جادو طراز منشی محمد ممتاز سی مزین بکتابت ہوی سبحان اللہ کیا خوشنویس مثل خوش اخلاق اپنی کی اور مرد صالح وحلیم الطبع ہین اور مرصع نگاری انکی کب ایسی ہی کہ اس سیاہی سی کاغذ سیاہ لکہا کرین بلکہ یون سزاوار ہی کہ آب زری بر جلد اور زمرد بر تحریر فرمایا کرین شعر

بآب زر اگر لکہا کرین لوح زبرجد پر	تو زیبا ہی نہین ہی بلکہ الواح زمرد پر

والحمد للہ علی ختم الاحسان ✣ مادہ تاریخ عربیہ ✣ ھیا بشری للمتقین بطبعھا ✣ قطعہ تاریخ فارسیہ

برختم کتاب تحفۃ الہند	گوئیم ہزار شکر غفار	دیدم کہ برای سال طبعش	میکرد فقیر فکر بسیار
	گفتم سر لات و وود بریدہ	شد طبع کتاب رد کفار	

قطعہ تاریخ ہندیہ

جب مطبع ہاشمی مین از بس ۔ مرغوب چھپی یہہ تحفۃ الہند
نکلی دل فکر سے یہہ تاریخ ۔ کیا خوب چھپی یہہ تحفۃ الہند
۱۲ ۷۷

الٰہی اسکی مصنف اور باعث طبع اور مہتمم اور جملہ شائقین ناظرین اور سب مومنین کا خاتمہ بالخیر ہو اور سب بزرگون کی طفیل اس فقیر کو بھی نصیب جنت کی سیر ہو وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

قصیدہ خاتمۃ الطبع از مہتمم مطبع ہاشمی

ای ہاشم کرادا شکر اوس خدا کا ۔ بھیجا ہے جسنی بھیجا مصطفی سا
اور اوسنی راہ ہر یک کو بتائی ۔ جہان سی کفر بطلان کو مٹایا
ہوئی جب اوسکی پیدایش کے شہرت ۔ گری بت کا پنے اوٹھا ایوان کسرا
کہانت کی میری ساری عالم ۔ ہین اسرائیل کے نبیون کے بہتا
ہین لاکھون وہ لکھون کس کسکا احوال ۔ ہوی اور اب بھی ہین موجود ہر جا
ہین ایک صاحب عبید اللہ نامی ۔ کہ جنکا ہند مین ہر جا ہی چرچا
فضیلت مین وہ یکتا ہے زمانہ ۔ شریعت مین بھی کم ثانی ہی اونکا
لکھا ہی ایک رسالہ تحفۃ الہند ۔ کہ جس سی کھل گیا بطلان سارا
تہا پہلی اوسکو تحسین نی کیا طبع ۔ ہوا خوبی سی وہ مطبوع دل کا
ہوا وہ تحفہ چھپ کر ایسا نقیم ۔ کہ طالب کو پتا اوس کا نپایا
تو پھر منشی عبد القادر آئی ۔ اور آکر پھر کیا مذکور اوس کا
کہا سنکر اوسی مینی بھی دل مین ۔ سر نو پھر یہہ چھپ جاوی تو اچھا
لیا ذر منشی موصوف سے کل ۔ اور اپنی ہاشمی مطبع مین چھاپا
بصد کوشش خط نزہت رقم سے ۔ ہوا سر سبز یہہ باغ متنا
ہوئی جب مجکو فکر سال تاریخ ۔ اور اوسکی مادہ کو دلمین سوچا
تو ہاتف نی کہا ناگہہ سر بحث ۔ مبرہا تحفۃ الہند اب چھپا کیا

مادہ تاریخ

(زمتاز علی کا بسر شال میخوان)
(رقمہائے نزہت رقم ہم بسی)